بسم اللہ الرحمن الرحیم

"فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ۔ الخ"

پس (اے مسلمانو) اگر تم کسی امر میں اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو ۔ الخ

فتاویٰ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

دینی و دنیاوی مسائل پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو فتاویٰ کا قابلِ قدر مجموعہ

اسلامی پبلشنگ کمپنی، لاہور

قیمت -/۴۰ روپے

DATA ENTERED

٢٩٤٢٣٨

١٩

٣٥٠٧٥٥

Marfat.com

فہرست مضامین فتاویٰ نبویؐ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	دیدار باری کے فتوے	۵	۲۵	جنتی دوزخی کے فتوے	۱۲
۲	تقدیر کے فتوے	۵	۲۶	پانی کے فتوے	۱۲
۳	خلق خدا	۶	۲۷	اہل کتاب کے برتنوں کے فتوے	۱۲
۴	دنیا میں خدا کا دیدار	۶	۲۸	وسوسوں کی بابت فتوے	۱۳
۵	قیامت کے فتوے	۷	۲۹	پانی کے مسائل کے فتوے	۱۳
۶	کیفیت وحی کے فتوے	۷	۳۰	وضو اور نماز کے فتوے	۱۳
۷	لڑکی لڑکے کے فتوے	۷	۳۱	عورتوں کی ضرورتوں کے فتوے	۱۳
۸	اولاد مشرکین کی بابت فتوے	۷	۳۲	طہارت کے فتوے	۱۴
۹	تفسیر قرآن کے فتوے	۷	۳۳	جرابوں کے مسح کے فتوے	۱۵
۱۰	امر آخرت کے فتوے	۸	۳۴	تیمم کے فتوے	۱۵
۱۱	خوش اخلاقی کے فتوے	۸	۳۵	عورتوں کے مخصوص مسائل کے فتوے	۱۶
۱۲	گناہ کبیرہ کے فتوے	۸	۳۶	نماز کے فتوے	۱۶
۱۳	تفسیر قرآن کے فتوے	۸	۳۷	تہجد کے فتوے	۱۷
۱۴	سوالات عبداللہ بن سلامؓ	۹	۳۸	جمعہ کے فتوے	۱۸
۱۵	اسلام و ایمان کے فتوے	۹	۳۹	ایک وتر کے فتوے	۱۹
۱۶	تفسیر قرآن کے فتوے	۹	۴۰	اچانک موت کے فتوے	۲۰
۱۷	مشرکوں کی اولاد کی بابت فتوے	۹	۴۱	فرشتوں کے ادب کے فتوے	۲۰
۱۸	سلب کے بارے میں فتوے	۱۰	۴۲	ایمان کے فتوے	۲۰
۱۹	نیک خواب کے بارے میں فتوے	۱۰	۴۳	زکوٰۃ و خیرات کے فتوے	۲۰
۲۰	افضل اعمال کے فتوے	۱۰	۴۴	رونے کے فتوے	۲۳
۲۱	ہجرت کے فتوے	۱۰	۴۵	بھول چوک کی معافی کے فتوے	۲۴
۲۲	جنت کی نعمتوں کے فتوے	۱۰	۴۶	نفلی روزوں کے فتوے	۲۶
۲۳	حل طلب مسئلہ	۱۲	۴۷	لیلۃ القدر کے فتوے	۲۶
۲۴	نیکی بدی کے فتوے	۱۲	۴۸	حج کے فتوے	۲۷

صفحہ	عنوان	نمبر	صفحہ	عنوان	نمبر
۶۸	عدت کی خوراک و پوشاک کے فتوے	۷۶	۲۸	احرام وغیرہ کے فتوے	۴۹
۷۰	پرورش کے فتوے	۷۷	۳۰	قربانی اور بقرہ عید کے فتوے	۵۰
[illegible]	قصاص اور بدلے کے فتوے	۷۸	۳۱	تین مسجدوں کی فضیلت کے فتوے	۵۱
[illegible]	قتل پر قسم کے فتوے	۷۹	۳۲	قرآن کی سورتوں کے فتوے	۵۲
۷۵	حدود شرعی کی بابت حضور کے فتوے	۸۰	۳۳	ذکر خدا کے فتوے	۵۳
[illegible]	زنا بالجبر کی بابت فتوے	۸۱	۳۳	دعاؤں کے فتوے	۵۴
۷۹	شریعت اور سیاست	۸۲	۳۵	ایمان و اسلام کے فتوے	۵۵
۸۰	دین اسلام ہر طرح کامل مکمل ہے	۸۳	۳۸	تجارت اور محنت مزدوری کے فتوے	۵۶
۸۳	سیاست شرعیہ	۸۴	۳۸	فضائل اعمال کے فتوے	۵۷
۸۴	قرآن پر فیصلہ	۸۵	۳۹	آنحضرتؐ سے متعلق سوالات	۵۸
۸۵	کھانے پینے کی چیزوں کے فتوے	۸۶	۴۳	اکراہ و نیت کے فتوے	۵۹
۸۷	شکار کے فتوے	۸۷	۴۴	تجارت و سوداگری کے فتوے	۶۰
۸۸	مہمانی کے فتوے	۸۸	۴۷	سچائی اور قرض کے فتوے	۶۱
۸۹	عقیقہ کے فتوے	۸۹	۴۸	ناحق اور ظلم کی مذمت کے فتوے	۶۲
۸۹	پانی اور شراب کے فتوے وغیرہ	۹۰	۴۸	رہن کے فتوے	۶۳
۹۰	قسموں اور نذروں کے فتوے	۹۱	۴۸	میاں بیوی کے فتوے	۶۴
۹۲	حضور کے فتوے بابت جہاد	۹۲	۴۹	مال یتیم کے فتوے	۶۵
۹۴	دوا علاج کے فتوے	۹۳	۴۹	گری پڑی چیزوں کے فتوے	۶۶
۹۶	جادو کے اثر کے فتوے	۹۴	۵۱	ہدیہ اور عطیہ کے فتوے	۶۷
۹۶	طاعون وغیرہ کی بابت فتوے	۹۵	۵۱	میراث کے فتوے	۶۸
۹۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متفرق سوالات اور آپ کے جوابات	۹۶	۵۳	آزادگی غلام کے فتوے	۶۹
			۵۵	نکاح وغیرہ کے فتوے	۷۰
[illegible]	کبیرہ گناہوں کا حضور کا بیان	۹۷	۵۹	میاں بیوی کے تعلقات کے فتوے	۷۱
[illegible]	فصل	۹۸	۶۰	رضاعت کے فتوے	۷۲
[illegible]	ختم المرسلین صلعم کے متفرق فتاوی کی فصل	۹۹	۶۱	طلاق کے فتوے	۷۳
[illegible]	حضور کے پیاروں کی نسبت فتوے	۱۰۰	۶۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدت کے فتوے	۷۴
[illegible]	چھینک کی دعا اور اس کا جواب	۱۰۱	۶۷	فصل متفرق فتاوے	۷۵

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فتاویٰ نبوی

دیدار باری تعالیٰ

م۱ آپ سے سوال ہوا کیا مومن اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ نے جواب دیا کہ ٹھیک دوپہر کو جبکہ مطلع صاف ہو سورج کے دیکھنے میں تمھیں کوئی زحمت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا بالکل نہیں۔ فرمایا اسی طرح چودھویں رات کا چاند سر پر ہو اور آسمان میں ایک بالشت بھر ابر نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا مطلقاً نہیں۔ آپ نے فرمایا بس اسی طرح تم اپنے پروردگار تبارک تعالیٰ کو دیکھو گے (متفق علیہ) م۲ سوال ہوتا ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھ سکیں گے وہ ایک ہے اور ہم سے تمام روئے زمین بھری ہوتی ہوگی؟ جواب ملتا ہے کہ دیکھو اس کی مخلوق میں بھی اس دیکھنے کی مثال موجود ہے سورج چاند جو خدا کی ایک مخلوق ہے اور وہ بھی چھوٹی سی مخلوق ہے لیکن تم سب بہ یک وقت اسے دیکھتے ہو اور وہ تمھیں سب کو نہ کوئی گھمسان ہوتا ہے اور نہ کوئی بھیڑ بھاڑ پھر خدا جو بہت ہی قدرتوں والا ہے وہ اس پر بہت زیادہ قادر ہے کہ وہ تمھیں دیکھے اور تم اسے دیکھو۔ (مسند احمد)

تقدیر پر ایمان

م۳ آپ سے سوال ہوتا ہے کہ مسئلہ تقدیر کیا ہے؟ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں یہ اس میں ہے جو پہلے ہی سے فیصل ہو چکا ہے اور اس سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے؟ یا اس میں سے جو نا پید ہوگا اور اب وجود میں آئے گا؟ آپ نے فرمایا یہ اس میں ہے جو مقرر کر دیا گیا ہے اور جس سے فراغت پائی جا چکی ہے م۴ پوچھا گیا کہ کیا عمل کس چیز میں داخل ہیں؟ فرمایا عمل کئے جاؤ ہر ایک پر وہی اعمال آسان ہوں گے جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے اگر وہ اہل سعادت سے ہے تو اس پر نیکی والوں کے اعمال ہی آسان ہوں گے اور اگر وہ شقاوت والوں میں ہے تو اہل شقاوت کے ہی اعمال ہی آسان ہوں گے پھر آپ نے آیت فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی سے دو آیتوں تک تلاوت فرمائیں (مسلم) م۵ آپ سے سوال ہوتا ہے کہ لوگ جو اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں کیا اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جانتا ہے (مسلم)

Marfat.com

خلق خدا

۶ سوال ہوتا ہے کہ آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کہاں تھا؟ آپ نے اسے برا نہ مانا اور جواب دیا بادل میں تھا اوپر بھی خلا اور نیچے بھی ہوا۔ (مسند احمد) ۷ اس عالم کی پیدائش کی ابتداء کے بارے میں جب حضور سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے سوا اور کوئی نہ تھا اس کا عرش پانی پر تھا اس نے ذکر میں ہر چیز لکھ لی (صحیح بخاری شریف) ۸ سوال ہوتا ہے کہ جس دن زمین بدلی جائے گی لوگ کہاں ہوں گے؟ فرماتے ہیں پلصراط پر اور روایت میں ہے پلصراط کے پاس اندھیرے میں ۹ پھر سوال ہوتا ہے کہ سب سے پہلے پلصراط سے پار کون لوگ ہوں گے فرمایا مہاجر فقراء (مسلم) ان دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں تبدیل کے شروع کے وقت لوگ پلصراط کے اگلے حصے پر ظلمت میں ہوں گے۔ جب وہ پلصراط پر ہوں گے تب تبدیل تمام ہو جائے گی ۱۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوتا ہے کہ آیت فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ کا کیا مطلب ہے؟ یعنی نیک لوگوں سے حساب بہ آسانی لیا جائے گا۔ فرمایا یہ تو صرف روبرو ہو جاتا ہے (مسلم) ۱۱ آپ سے سوال ہوتا ہے کہ جنتی سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟ فرمایا مچھلی کی کلیجی کی زیادتی ۱۲ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد صبح کا کھانا کیا ہوگا؟ فرمایا جنتی بیل جو جنت کے چوطرف چرتا چگتا رہا تھا ۱۳ پھر سوال ہوا اس پر وہ کیا پئیں گے؟ فرمایا سلسبیل نامی چشمے کا پانی (مسلم)

دنیا میں خدا کا دیدار

۱۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کیا آپ نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو دیکھا ہے جواب عنایت فرمایا نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں (مسلم) یہاں جواب بھی بیان فرمایا اور اس کے ساتھ ہی دیدار سے روک کی چیز کو بھی واضح فرما دیا یعنی وہ نور جو اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے کہ اگر وہ کھل جائے تو کوئی چیز قائم نہ رہ سکے۔

قیامت

۱۵ آپ سے سوال ہوتا ہے کہ یا رسول اللہ جبکہ ہوائیں اور درندے اور سڑنا گلنا ہمارے بدن کا ریزہ ریزہ الگ الگ کر دے گا پھر ہمارا رب ہمیں کیسے جمع کرے گا؟ آپ نے فرمایا اس کی نشانی اور نظیر تو تم آپ دیکھتے ہو زمین خشک اور بنجر پڑی ہے جسے دیکھ کر تمہارے دل میں خیال گزرتا ہے کہ یہ کیسے آباد ہو سکتی ہے لیکن جب مینہ برس جاتا ہے تو وہی لہلہانے لگتی ہے سرسبز ہو جاتی ہے پس جو خدا زمین کے اگانے اور جلانے پر قادر ہے وہ اس سے بھی زیادہ قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے (مسند احمد) ۱۶ سوال ہوتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم اپنے پروردگار سے ملاقات کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ آپ نے فرمایا تم سب کھلم کھلا بغیر چھپے لکے اس کے سامنے پیش کئے جاؤ گے وہ اپنے ہاتھ سے پانی کا ایک چلو تم پر ڈالے گا جس کے قطرے تمام مخلوق کے منہ پر آ پڑیں گے مسلمانوں کے منہ تو نورانی اور سفید ہو جائیں گے اور کافروں کے چہرے کوئلے جیسے سیاہ پڑ جائیں گے (مسند احمد) ۱۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس دن سورج اور چاند تو روک دیا جائے گا پھر ہم کیسے دیکھ سکیں گے؟ آپ نے جواب عطا فرمایا کہ جیسے تم اس وقت دیکھ رہے ہو یہ سورج کے طلوع ہونے کا وقت تھا زمین پر روشنی پھیل چکی تھی لیکن سورج پہاڑوں کی اوٹ میں تھا ۱۸ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ نیکیوں اور بدیوں کی جزا کیسے ہوگی؟ فرمایا نیکیاں

Marfat.com

دس گنی کرکے اور برائیاں برابر برابر یا معاف فرمادی جائیں گی نمبر۱۹ پھر دریافت کیا گیا کہ جنت میں ہم کس چیز کو دیکھیں گے ؟ فرمایا صاف شہد کی نہروں کو پاک شراب کی نہروں کو جن پر جام تیر رہے ہوں گے جس سے نہ سر چکرائے نہ ندامت ہو دودھ کے جاری چشموں کو جن کا مزہ نہ بگڑے پانی کے دریاؤں کو جو کبھی متغیر نہ ہوں اور ان میووں کو جنھیں تم جانتے ہو اور ان کے ساتھ ان ہی جیسے اور جو ان سے بہت ہی بہتر ہیں اور پاک صاف بیویوں کو نمبر۲۰ پھر سوال ہوا کہ کیا ہمارے لئے وہاں بیویاں بھی ہوں گی ؟ فرمایا ہاں نہایت نیک بخت جو تم نیک بختوں کے لئے ہوں گی جن سے تم لذت وسرور حاصل کروگے جیسے کہ دنیا میں لذت حاصل کرتے تھے ہاں وہاں بال بچوں کی جھنجھٹ نہ ہوگی (مسند احمد)

کیفیت وحی

نمبر۲۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے ؟ فرمایا کبھی تو جیسے گھنٹی کی پیہم آواز یہ مجھ پر سب سے زیادہ شاق گذرتی ہے وہ جب ختم ہوتی ہے تو مجھ سے جو فرمایا گیا ہے وہ مجھے بالکل یاد ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ بصورت انسان میرے پاس آتا ہے (بخاری مسلم)

لڑکا لڑکی

نمبر۲۲ آپ سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ کبھی تو بچے باپ پر جاتے ہیں اور کبھی ماں پر ؟ آپ نے فرمایا جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو شبیہہ باپ کی ہوتی ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو اولاد کی مشابہت ماں سے ہوتی ہے (متفق علیہ) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر چڑھ جائے اور غالب آجائے تو خدا کے حکم سے لڑکا ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آجائے تو بحکم خدا لڑکی ہوتی ہے اس حدیث کی بابت ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ توقف فرماتے تھے کہ یہ لفظ محفوظ ہوں فرماتے تھے کہ محفوظ پہلے ہی الفاظ ہیں لڑکا لڑکی ہونے کا کوئی طبعی سبب نہیں یہ تو صرف خدا کے حکم سے ہوتا ہے اور فرشتہ آپ کرتا ہے اسی لئے یہ روزی اجل اور سعادت شقاوت کے ساتھ ہی ہوتا ہے میں کہتا ہوں اگر یہ لفظ محفوظ ہوں تو بھی دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں پانی کی سبقت مشابہت کا سبب ہے اور پانی کا غلبہ لڑکا لڑکی ہونے کا باعث ہے واللہ اعلم۔

اولاد مشرکین

نمبر۲۳ حضور سے پوچھا گیا کہ مشرکین کی کسی بستی پر چھاپہ یا شبخون مارا جائے اور ان کے ساتھ ہی ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاتیں تو ؟ آپ نے فرمایا وہ بھی تو آخر انہی میں سے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حضور کے اس فرمان کا کہ وہ بھی ان ہی میں سے ہیں مطلب یہ ہے کہ دنیوی احکام میں اور ضمانت کے نہ ہونے میں یہ نہیں کہ عذاب آخرت میں اس لئے کہ جب تک کسی پر حجت خداوندی پوری نہ ہوجائے اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں کرتا۔

تفسیر قرآن

نمبر۲۴ آیت وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى کی تفسیر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا اس سے مراد میرا جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا ہے جس پر میں نے انھیں سوائے ان دو مرتبہ کے اور کبھی نہیں دیکھا (مسلم) نمبر۲۵ جب آیت اِنَّكَ مَيِّتٌ سے تَخْتَصِمُوْنَ تک نازل ہوئی تو سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا دنیا کی ہماری آپس کی یہ باتیں وہاں پر دوہرائی جائیں گی حالانکہ گناہ الگ ہیں ؟ آپ نے فرمایا ہاں یقیناً یہ تو ہونا ہی ہے جب تک

کہ تم ہر حقدار کو اس کا حق نہ پہنچا دو حضرت زبیر نے کہا پھر تو قسم خدا کی یہ امر بڑا ہی سخت ہے۔

امرِ آخرت

س۲۶ آپ سے پوچھا گیا کہ کافر کا حشر اس کے منہ کے بل کیسے ہوگا؟ جواب دیا کہ کیا جو خدا پیروں کے بل دنیا میں چلاتا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ سر کے بل آخرت میں چلائے۔ س۲۷ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ اپنی اہل کو بروز قیامت یاد بھی فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا لیکن تین جگھوں میں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا جبکہ ترازو رکھی جائے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ نیکیاں بڑھیں یا برائیاں بڑھیں؟ جبکہ اعمال نامے اڑائے جائیں جب تک یہ نہ معلوم ہو جاتے کہ داہنے ہاتھ میں آیا یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے جس وقت جہنم پر پلصراط رکھی جائے اور اس سے پار گذرنے کا حکم ہو جائے اس کے دونوں جانب آنکس ہوں گے اور لوہے کے آنکڑے سے جس سے لوگ پکڑ لئے جاتے ہوں گے اور ان کے جسم چھل جاتے ہوں گے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ نجات پاتا ہے یا نہیں س۲۸ سوال ہوا کہ ایک شخص ایک قوم سے محبت تو رکھتا ہے لیکن عمل میں ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا انسان ان کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے س۲۹ سوال، کوثر کیا چیز ہے؟ جواب، وہ ایک نہر ہے جو خدا نے مجھے دی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے شہد سے زیادہ میٹھا ہے وہاں وہ پرند ہیں جن کی گردنیں بختی اونٹوں کے گردنوں کے برابر ہیں لوگوں نے کہا پھر تو وہ بہترین چیز ہیں آپ نے فرمایا ہاں ان کے کھانے والے سب سے زیادہ انعام والے ہیں س۳۰ سوال۔ انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی چیز کیا ہے؟ جواب، دو کھوکھلی چیزیں منہ اور شرم گاہ س۳۱ سب سے زیادہ جنت میں لے جانے والی چیز کیا ہے؟ جواب۔ اللہ کا ڈر اور اخلاق کی اچھائی۔

خوش اخلاقی

س۳۲ جس عورت کے دو تین خاوند دنیا میں ہو گئے ہوں وہ جنت میں کسے ملے گی؟ جواب اسے اختیار دیا جائے گا جسے چاہے پسند کرے؟ وہ ان میں سے اسے پسند کرے گی جو دنیا میں اس سے خوش اخلاقی سے پیش آتا رہا ہو۔

گناہ کبیرہ

س۳۳ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا باوجودیکہ پیدا کرنے والا وہی ایک ہے س۳۴ پوچھا گیا پھر کونسا گناہ؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو قتل کر دے اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی س۳۵ پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا اپنی پڑوسن سے بدکاری کرنا س۳۶ سوال۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اعمال سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے نزدیک کونسا ہے؟ فرمایا نماز کو بروقت ادا کرنا۔ اور روایت میں ہے اول وقت ادا کرنا س۳۷ پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا اللہ کی راہ کا جہاد س۳۸ پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا ماں باپ سے سلوک و احسان۔

تفسیر قرآن

س۳۹ یا رسول اللہ قرآن میں ہے یَا اُخْتَ هَارُوْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ کی بہن تھیں حالانکہ ان دونوں کے زمانے میں بہت فاصلہ ہے؟ جواب ہارون سے مراد موسیٰ کے بھائی نہیں بنی اسرائیل اپنے نبیوں کے نام پر اپنے نام برابر رکھا کرتے تھے اور نیک لوگوں کے ناموں پر بھی۔

Marfat.com

سوالات عبداللہ بن سلام

م۴۰ پوچھا جاتا ہے کہ قیامت کی شرطوں میں سے پہلی شرط کیا ہے ؟ فرماتے ہیں آگ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی عبداللہ بن سلام نے حضور سے جو تین سوالات کئے تھے ان میں سے ایک یہی تھا دوسرا جنتیوں کے پہلے کھانے کا تیسرا اولاد کی مشابہت کے سبب کا۔ لیکن اس میں غلط سلط واہی اور جھوٹ ملا ملا کر لوگوں نے ایک کتاب کی کتاب لکھ ماری جس کا نام مسائل عبداللہ بن سلام رکھ لیا حالانکہ آپ کے یہ تینوں سوال صحیح بخاری میں مع حضور کے جواب کے موجود ہیں ۔

اسلام اور ایمان

م۴۱ آپ سے سوال کیا جاتا ہے ؟ اسلام کیا ہے ؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے کی گواہی دینا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دینا نماز کا قائم کرنا زکوٰۃ کا ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ شریف کا حج کرنا م۴۲ آپ سے ایمان کی بابت سوال ہوتا ہے تو فرماتے ہیں اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر مرنے کے بعد جینے پر یقین رکھنا اور ایمان لانا م۴۳ احسان کی نسبت سوال ہوا تو فرمایا تیرا خدا کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے دیکھ نہیں رہا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے ۔

تفسیر قرآن

م۴۴ آپ سے پوچھا گیا کہ قرآن میں ہے کہ وہ دیتے ہیں جو دیتے ہیں لیکن دل ان کے ڈرتے رہتے ہیں اس سے مراد کون لوگ ہیں ؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں صدقے خیرات کرتے ہیں تاہم دل میں خوفزدہ رہتے ہیں کہ کہیں ہماری یہ نیکیاں غارت نہ ہو جائیں قبولیت سے رک نہ جائیں م۴۵ حضور سے آیت وَاِذَا اَخَذَ رَبُّكَ الخ کی تفسیر دریافت کی جاتی ہے تو آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر پھیرا اس سے ان کی اولاد نکل آئی فرمایا میں نے انہیں جنت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ جنتی اعمال کریں گے پھیر ہاتھ پھیر کر اور اولاد نکالی اور فرمایا یہ سب جہنمی ہیں اور جہنم ہی کے عمل کریں گے م۴۶ ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کا کیا شمار رہا ؟ آپ نے فرمایا سنو جس کسی کو جنت کے لئے بنایا گیا ہے اسے جنتی اعمال کی توفیق دی جاتی ہے وہ مرتے دم تک یہی اعمال کرتا رہتا ہے اور جنت واصل ہو جاتا ہے اور جو بندہ جہنم کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ مرتے دم تک جہنمی اعمال میں ہی لگا رہتا ہے انہی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے م۴۷ حضور سے آیت عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ کی بابت سوال ہوتا ہے تو آپ فرماتے ہیں بلکہ تم اچھائیوں کا حکم کئے چلے جاؤ اور برائیوں سے روکتے رہا کرو یہاں تک کہ بخیلی کی پیروی کی جائے خواہشوں کے پیچھے لگ لیا جائے دنیا کو ترجیح دے لی جائے ہر ذی رائے اپنی رائے کو پسند کرنے لگے ایسے وقت تم صرف اپنی اصلاح میں لگ جاؤ اور عوام الناس کو بالکل ہی چھوڑ دو م۴۸ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا دوائیں اور دم کیا تقدیر کی کسی [illegible] ت کو لوٹا دیتے ہیں آپ نے فرمایا وہ خود تقدیر میں داخل ہیں ۔

مشرکوں کی اولاد

م۴۹ مشرکوں کے جو چھوٹے بچے مر جاتے ہیں ان کی نسبت سوال کرنے پر آپ فرماتے ہیں وہ کیا کچھ عمل کرنے والے تھے اس کا بخوبی اللہ کو علم تھا اس جواب سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حضور نے ان کے بارے میں توقف فرمایا [illegible] جاننے کہ یہ بڑے ہو کر جو عمل کرنے والے تھے وہ چونکہ خدا کو پہلی سے معلوم تھا اس لئے ان اعمال کے مطابق جو اس کے علم میں تھے

Marfat.com

انھیں جزا یا سزا دی جاتے گی نہیں بلکہ اللہ کا علم ان کے روز قیامت کے امتحان میں ظاہر ہو جائے گا اور اس پر سزا جزا مرتب ہو گی جیسے اور بہت سی احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے اور اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ ان سے قیامت کے دن امتحان لیا جائے گا اطاعت گذار جنت میں داخل کئے جائیں گے اور نافرمان جہنم میں جائیں گے۔

سبا کا بیان

سنہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبا کسی زمین کا نام ہے یا کسی عورت کا؟ جواب دیا کہ نہ زمین کا نام ہے نہ عورت کا بلکہ یہ ایک شخص تھا جس کے دس عرب بچے ہوئے ان میں سے چھ تو یمن میں رہے اور چار شام میں لخم جذام غسان اور عاملہ یہ قبیلے شامی ہیں۔ ازد اشعری حمیر کندہ مدحج انمار یہ قبیلے یمنی ہیں ۵۱ اس پر کسی نے پوچھا انمار کون ہیں؟ آپ نے فرمایا خثعم اور بجیلہ انمار میں سے ہیں۔

نیک خواب

۵۲ آیت لَهُمُ الْبُشْرٰی الخ کی تفسیر پوچھنے والے کو آپ نے فرمایا اس آیت میں جس بشارت کا ذکر ہے اس سے مراد سچے اور نیک خواب ہیں جو مومن آپ دیکھے یا اس کے بارے میں کسی اور کو دکھاتے جائیں۔

افضل عمل

۵۲ پوچھا گیا کہ سب سے افضل آزادگی گردن کونسی ہے؟ فرمایا وہ غلام جو اپنے مالک کو بہت پیارا ہو اور جس کی قیمت بہت زیادہ ہو ۵۳ یا رسول اللہ سب سے افضل جہاد کونسا ہے؟ فرمایا جس کی سواری کاٹ دی جائے اور جس کا خون بہایا جائے ۵۴ سوال کون سا صدقہ سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ جواب: تندرستی اور مال کی محبت اور چاہت کے وقت فقیری کے خوف اور امیری کی تمنا کے وقت کا ۵۵ سوال۔ کون سا کلام افضل ہے؟ فرمایا وہ جسے خدا نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمالیا یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ ۵۶ پوچھا گیا کہ آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ یا یوں سوال ہوا کہ آپ نبی کب بنے؟ فرمایا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے صحیح لفظ حدیث یہی ہیں عوام کی روایت میں ہے جبکہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یہ لفظ باطل ہیں محفوظ لفظ پہلے ہی ہیں۔

ہجرت کا فتویٰ

۵۷ مسند احمد میں ہے کہ ایک اعرابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کی طرف کی ہجرت کی خبر دیجئے کہ کیا یہ وہ چیز ہے کہ جس میں خود آپ ہی تھے؟ یا مخصوص ہے کسی قوم کے ساتھ؟ یا خاص ہے کسی خاص زمین کی طرف؟ یا آپ کے فوت ہونے کے بعد یہ ہجرت کبھی منقطع ہو جائے گی؟ تین بار اس نے اپنے سوال کو دہرایا اور بیٹھ رہا اور آپ خاموش ہی رہے پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا حضور یہ حاضر ہے آپ نے فرمایا ہجرت اس کا نام ہے کہ تو ظاہری اور باطنی برائیوں کو چھوڑ دے نماز کی پابندی کرے زکوٰۃ ادا کرتا رہے پھر تو مہاجر ہے گو اپنے دیس میں ہی مرے۔

جنت کی نعمتیں

۵۸ ایک اور کھڑا ہوتا ہے اور پوچھتا ہے کہ حضور یہ تو بتلائیے کہ جنتیوں کے کپڑے پیدا کئے جائیں گے یا بنے جائیں گے؟ اسکے اس سوال پر صحابہ ہنس پڑے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر ہنس رہے ہو کہ ایک جاہل ایک عالم سے سوال کرتا ہے؟ پھر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آپ نے فرمایا جنتیوں کے کپڑے کے بارے میں سوال کرنے والے کہاں ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ وہ یہ حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ان سے اہل جنت کے پھل شق ہوں گے تین بار یہی فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا جنت میں ہم اپنی عورتوں سے ملیں گے بھی؟ آپ جواب دیتے ہیں اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنتی صبح ہی صبح ایک سو کنواریوں سے مل لیگا۔ حافظ ابو عبداللہ مقدسی فرماتے ہیں اس کی سند کے راوی میرے نزدیک تو صحیح کی شرط کے ہیں ۶۰ یہی سوال اور دفعہ ہوا تو فرمایا بار بار تم اپنی جنتی بیویوں کے پاس جاؤ گے اور جب فارغ ہوئے اسی وقت وہ پھر سے پاک صاف باکرہ ہو جائیں گی اس کی سند کے راوی بھی صحیح ابن حبان کی شرط پر ہیں ۶۱ معجم طبرانی میں اسی سوال کے جواب میں آپ کا فرمان ہے کہ شوق سے اور خوشی سے اور کامل شہوت سے بار بار جنتی مجامعت کریں گے لیکن پھر بھی نہ عضو میں سستی آتے گی اور نہ شہوت منقطع ہوگی اس روایت میں لفظ وصم ہے اور وصم کے لفظی معنی سختی سے دھکا دینے کے ہیں ۶۲ اور روایت میں اسی معجم میں اسی سوال کے جواب میں یہ بھی ہے کہ دونوں جانب سے گھناؤنا خاص پانی نہ ہوگا ۶۳ سوال ہوا کہ کیا اہل جنت سوئیں گے بھی؟ فرمایا نیند موت کی بہن ہے اہل جنت سوئیں گے نہیں ۶۴ پوچھا جاتا ہے کہ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ جواب دیتے ہیں کہ اگر تو چاہے گا تو گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے جو بالکل یاقوت کا ہوگا تو اس پر سوار ہوگا اور جہاں چاہے گا وہ تجھے اڑا کرے جاتے گا ۶۵ حضور کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں پہنچا دیا تو وہاں جس چیز کو تیرا جی چاہے گا اور جس چیز سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی سب کچھ ملے گا اس کو آپ نے وہ نہیں فرمایا جو گھوڑے کے سائل سے فرمایا تھا ۶۶ معجم طبرانی میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ حُوۡرٌ عِیۡنٌ کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا وہ حوریں ہوں گی بڑی بڑی آنکھوں والی سیاہ پلکوں اور سیاہ بالوں والی ۶۷ پوچھا کَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَکۡنُوۡنِ ۚ کی تفسیر کیا ہے؟ جواب دیا کہ صفائی میں موتیوں جیسی ہیں جو لڑی میں پروتے ہوتے ہوں لیکن کسی انسانی ہاتھ سے نہیں ۶۸ دریافت کیا فِیۡہِنَّ خَیۡرٰتٌ حِسَانٌ ۚ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا بہترین عادات و اخلاق والی خوبصورت نورانی چہروں والی ۶۹ دریافت کیا کہ کَاَنَّہُنَّ بَیۡضٌ مَّکۡنُوۡنٌ ۙ کے کیا معنیٰ ہیں؟ فرمایا ان کی نزاکت ایسی ہوگی جیسے انڈے کے چھلکے کے اندر کی جھلی عُرُبًا اَتۡرَابًا ۙ کی کیا تفسیر ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان دیندار عورتیں بڑھاپے کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوتی تھیں انہیں اللہ تعالیٰ نئے سرے سے پیدا کرے گا اور انہیں باکرہ بنا دے گا یہ اپنے خاوندوں سے بے عشق و محبت رکھنے والی ہوں گی اور نوعمر کم سن ہوں گی ۷۰ پھر ام سلمہ پوچھتی ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی عورتیں جو جنت میں جائیں گی افضل ہوں گی؟ یا حوریں؟ فرمایا بلکہ دنیا کی جنتی عورتیں حوروں سے بہت ہی افضل بہتر ہوں گی جیسے کہ اوپر کا کپڑا نیچے کے کپڑے سے افضل و بہتر ہوتا ہے ۷۱ حضور اس کی وجہ؟ فرمایا ان کا نماز روزہ اور عبادت خدا۔ ان کے چہرے میں ڈوبے ہوتے ہوں گے ان کے لباس خالص ریشمی ہوں گے ان کے رنگ سفید نورانی ہوں گے ان کے کپڑے سبز ہوں گے ان کے زیور زرد ہوں گے ان کی انگوٹھیاں بھی موتیوں کی ہوں گی ان کی کنگھیاں بھی سونے کی ہوں گی یہ مل جل کر یہ ترانے گائیں گی۔ کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی مرنے والی نہیں۔ ہم آسودہ حال ہیں کبھی تنگ حال ہونے کی نہیں ہم یہیں رہنے والیاں ہیں نہ کبھی ناراض ہوں نہ ناراض کریں خوش نصیب ہیں وہ جو ہمیں پالیں اور ہم بھی خوش نصیب ہیں جو ایسے خاوند ہمیں مل گئے ۷۲ پھر پوچھتی ہیں کہ یا رسول اللہ بعض عورتوں کے دو دو تین تین چار چار خاوند ہو جاتے ہیں اگر وہ بھی جنت میں گئی اور ان کے یہ تمام خاوند بھی جنت میں گئے تو وہاں یہ کسے ملے گی؟ آپ نے فرمایا ام سلمہ اسے اختیار ہوگا ان میں سے جسے چاہے پسند

کرے جو دنیا میں سب سے زیادہ خوش خلقی کے ساتھ اس سے پیش آیا ہو کہنے لگی کہ خدایا میں تو اس کے پاکیزہ اخلاق سے آرام پر رہی تھی اسی پر سب کو ترجیح دیتی ہوں اسی کے نکاح میں مجھے دیدیا جائے سنو ام سلمہ خوش اخلاقی ہی سے دنیا و آخرت کی بھلائی ملتی ہے۔

حل طلب مسئلہ

۷۳ سوال۔ قرآن میں ہے تمام زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور کل آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوتے ہوں گے؟ تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ جواب پلصراط پر

نیکی بدی

۷۴ سوال۔ ایمان کیا چیز ہے؟ جب تجھے نیکی سے خوشی اور مسرت حاصل ہو گناہ سے رنج اور تکلیف ہو تو تو مومن ہے؟ ۷۵ سوال۔ گناہ کیا ہے؟ جواب۔ جب کوئی کام تیرے دل میں دھکڑ پکڑ کرے اسے چھوڑ دے ۷۶ سوال۔ نیکی کیا ہے اور گناہ کیا ہے؟ جواب۔ نیکی وہ جس سے دل مطمئن ہو نفس اس سے سکون حاصل کرے گناہ وہ جو دل میں کھٹکے اور سینے میں تردد کرے۔

جنتی دوزخی

۷۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ ہم جو عمل کرتے ہیں وہ کسی بالکل نئی چیز میں ہے یا اس میں جس سے فراغت حاصل کرلی گئی ہے؟ فرمایا بلکہ اس میں جس سے فراغت حاصل کرلی گئی ہے ۷۸ پھر یا رسول اللہ عمل کس حیثیت میں ہے؟ فرمایا اے عمر وہ حاصل نہیں ہو سکتی مگر عمل سے ہی۔ اب حضرت عمر کہنے لگے کہ پھر ہم تو پوری کوشش کرتے رہیں گے یا رسول اللہ ۷۹ یہی اگلا سوال ۶ ایک بار آپ سے حضرت سراقہ بن جعشم نے کیا آپ نے یہی جواب دیا۔ ۸۰ انھوں نے پوچھا پھر ایسی صورت میں عمل کی کیا ضرورت؟ آپ نے فرمایا عمل کئے چلے جاؤ ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے۔ سراقہ کہتے ہیں کہ میں تو اس وقت سے برابر عمل میں بڑھ ہی رہا ہوں۔

فصل۔ پانی کے مسائل

۸۱ سوال۔ کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کرلیں؟ جواب اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے ۸۲ بیر بضاعہ جس میں حیض کے لتے اور گندگی اور کتوں کے گوشت ڈالے جاتے ہیں کیا اس سے وضو ہو سکتا ہے؟ فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ۸۳ جو پانی جنگل بیابان میں ہو جہاں چوپائے اور درندے بھی آتے جاتے رہتے ہوں اس کا کیا حکم ہے؟ جب پانی دو قلے ہو جائے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

اہل کتاب کے برتن

۸۴ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے ہیں یہ لوگ خنزیر کھاتے ہیں شرابیں پیتے ہیں۔ آیا ہم ان کے برتنوں کو اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں کہ اگر اور برتن نہ ملیں تو انھیں دھو کر ان میں کھا پکا سکتے ہو ۸۵ صحیحین میں ہے ہم اہل کتاب کی زمین میں ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھالیں؟ فرمایا نہ کھاؤ مگر اور برتن نہ ہیں تو پھر انہیں دھولو اور ان میں کھاؤ ۸۶ مسند اور سنن میں صحابہ کا سوال ہے کیا ہم مجوسیوں کے برتن میں کھا سکتے ہیں جبکہ ہم ان کی طرف بے بس کر دیئے جائیں فرمایا ایسی مجبوری کی صورت میں انھیں دھولو اور ان میں کھالو ۸۷ ترمذی میں ہے کہ مجوسیوں کی ہنڈیا کی بابت آپ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا انھیں دھو کر خوب صاف کرلو

پھر ان میں پکا سکتے ہو۔

وسوسے

مسئلہ ۸۸ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جس کے دل میں وسوسہ گذرتا ہے کہ شاید ہوا نکل گئی؟ آپ نے فرمایا وہ نماز سے نہ پھرے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا بو نہ آئے۔

پانی کے مسائل

مسئلہ ۸۹ آپ سے مذی کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ اس میں وضو کافی ہے مسئلہ ۹۰ سائل کہتا ہے میرے کپڑے پر جو لگ جائے اس کا کیا کروں؟ فرمایا ایک چلو پانی کا لے کر جہاں کپڑا اسنا ہو وہاں بہا دو اسے امام ترمذی صحیح بتلاتے ہیں مسئلہ ۹۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جاتا ہے کہ غسل کو کون سی چیز واجب کرتی ہے؟ اور پانی کے بعد کے پانی کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اسے مذی کہتے ہیں اور ہر نر مذی ڈالتا ہے تو اس سے اپنی فرج کو اور انثیین کو دھو ڈال اور نماز کی طرح وضو کرلے مسئلہ ۹۲ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ آپ سے عرض کرتی ہیں کہ مجھے استحاضہ کی بیماری ہے میرا خون آتا ہی رہتا ہے تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے یہ خون حیض نہیں ہے جب تیرے حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب چلا جائے تو اپنے جسم سے خون دھو ڈال اور نماز شروع کر دے مسئلہ ۹۳ ایسی عورت کے بارے کے سوال پر آپ نے فرمایا کہ جن مقررہ دنوں میں وہ حیض سے ہو جایا کرتی تھی ان دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز روزے کو بجا لایا کرے ہاں ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے۔

وضو اور نماز کے مسائل

مسئلہ ۹۴ سوال۔ یارسول اللہ بکری کا گوشت کھانے سے وضو ہے؟ جواب۔ اگر چاہو کر لو چاہو نہ کرو مسئلہ ۹۵ اونٹ کے گوشت سے وضو ہے؟ فرمایا ہاں اونٹ کے گوشت سے وضو کر لیا کرو مسئلہ ۹۶ کیا بکریوں کے بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں وہاں نماز پڑھ لیا کرو مسئلہ ۹۷ پوچھا گیا اونٹوں کے بندھنے کی جگہ میں؟ فرمایا نہیں مسئلہ ۹۸ ایک شخص آپ سے آن کر دریافت کرتا ہے کہ ایک شخص نے غیر عورت سے وہ سب کچھ کیا جو میاں بیوی سے کرتا ہے صرف مجامعت نہیں کی اس پر آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ الخ نازل ہوتی یعنی دن کے دونوں حصوں میں اور رات کی گھڑیوں میں نماز کو قائم کرتے رہو یقیناً نیکیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وضو کر کے پھر نماز پڑھ حضرت معاذ نے پوچھا کیا یہ حکم خاص اسی کے لئے ہے؟ یا عام مسلمانوں کے لئے؟ آپ نے فرمایا بلکہ تمام مسلمانوں کیلئے یہ حکم عام ہے۔

عورتوں کے مسائل

مسئلہ ۹۹ حضرت ام سلیم دریافت کرتی ہیں کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل واجب ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ خاص پانی کو دیکھ لے مسئلہ ۱۰۰ تو ام سلمہ نے پوچھا کہ کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ پھر بچے کی مشابہت اس سے کیسے ہو جاتی ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام سلیم نے پوچھا کہ اگر عورت اپنے خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو آپ نے فرمایا جب وہ یہ دیکھے تو غسل کرے مسئلہ ۱۰۱ مسند میں ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں جو خواب میں وہ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو آپ نے فرمایا جب تک انزال نہ ہو اس پر غسل نہیں جیسے کہ انزال بغیر مرد پر غسل نہیں مسئلہ ۱۰۲ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ

Marfat.com

فی الجنۃ حضورؐ سے مذی کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے اور روایت میں ہے کہ جب تو مذی دیکھے تو وضو کر اپنا عضو دھو ڈال اور جب منی دیکھے تو غسل کر لیا کر (مسند احمد) نمبر ۱۰۳ حضورؐ ایک شخص تری تو دیکھتا ہے لیکن احتلام یاد نہیں فرمایا غسل کرے نمبر ۱۰۴ پوچھا اور جو شخص سمجھتا ہو کہ اسے احتلام ہو گیا لیکن تری نہیں پاتا وہ کیا کرے؟ فرمایا اس کے ذمے نہانا نہیں ہے (مسند احمد) نمبر ۱۰۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جاتا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی سے مجامعت کرتا ہے اور تھک کر الگ ہو جاتا ہے؟ اس وقت حضرت عائشہؓ جو بیٹھی ہوئی تھیں ان کی طرف اشارہ کر کے آپ فرماتے ہیں میں اور یہ ایسی حالت میں غسل کرتے ہیں (مسلم) نمبر ۱۰۶ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دریافت کرتی ہیں کہ میں اپنے بالوں کی مینڈیاں بہت مضبوط سے گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لئے انھیں کھولنا ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں تمہیں صرف یہ کافی ہے کہ تین لپیں بھر کر پانی بہا لو پھر سارا بنڈا دھو ڈالو (مسلم) ابوداؤد میں یہ ہے کہ ہر لپ کے ساتھ بالوں کو اچھی طرح مل دل لیا کرو نمبر ۱۰۷ ایک عورت آپ سے کہتی ہے کہ جس راہ چل کر ہم مسجد میں آتے ہیں وہ راستہ بڑا گندا ہے بارش جب برستی ہو تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد اس سے زیادہ کوئی صاف راستہ نہیں؟ اس نے کہا ہاں ہے فرمایا بس تو اس کا بدلہ یہ ہو گیا اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد اس سے طیب راستہ نہیں؟ سائلہ فرماتی ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ ہاں ہے فرمایا پھر وہ اسے لے جائیگا۔ (مسند احمد) نمبر ۱۰۸ آپ سے سوال کیا گیا کہ ہم مسجد کے ارادے سے چلتے ہیں نجس راستوں پر سے چلنا پڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کر دیتا ہے (ابن ماجہ) نمبر ۱۰۹ ایک عورت آپ سے سوال کرتی ہیں کہ ہمارے کپڑے پر خون حیض لگ جاتے تو ہم کیا کریں آپ جواب دیتے ہیں کہ اسے کھرچ ڈالو پھر پانی ڈال کر خوب دھو لو پھر اس میں نماز پڑھ سکتی ہو (متفق علیہ)

پاکیزگی

نمبر ۱۱۰ آپ سے سوال کیا جاتا ہے کہ اگر چوہا گھی میں گر پڑے تو؟ فرماتے ہیں اسے اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو اور باقی اپنا گھی اپنے کھانے کے استعمال میں لاؤ نمبر ۱۱۱ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکری مرجاتی ہے وہ اسے اس کی کھال سمیت پھنکوا دیتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم نے اس کا چمڑا اتار کیوں نہ لیا؟ تو آپ دریافت فرماتی ہیں کہ کیا مردہ بکری کی کھال ہم اتروا لیتے؟ آپ فرماتے ہیں سنو جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہے قل لا اجد الخ یعنی جو وحی مجھ پر آتی ہی جاتی ہے اس میں کسی کھانے والے پر جس کا کھانا حرام پاتا ہوں وہ صرف یہ ہے کہ از خود مرا ہوا جانور ہو یا بوقت ذبح بہا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔ تم اسے کھاتے تو نہیں ہو اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھا سکتے ہو یہ سن کر حضرت میمونہ نے آدمی بھیجکر اس کی کھال اتروا لی اور اسے رنگ کر اس کی ایک مشک بنوا لی جو پرانی ہونے تک ان کے کام آتی رہی (مسند احمد) نمبر ۱۱۲ آپ سے مردار کی کھال کی نسبت سوال

لہ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان عورتیں باپردہ نکلتی تھیں ان کی چادریں زمین پر گھسٹتی جاتی تھیں جن کی وجہ سے بارش کی کیچڑ وغیرہ گندگی سے آلودہ ہو جاتی تھیں اس کے بارے میں استفسار کیا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس کے بعد جو صاف راستہ ہے اس کی مٹی اسے پاک کر دیگی

ٹہ یہ جمے ہوتے گھی کے متعلق ہے پگھلے ہوتے گھی میں چوہا گر جائے تو تمام گھی پھینکنا پڑے گا۔

کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی پاکی دباغت دے لینا ہے (نسائی) م۱۱۳ ڈھیلوں کی نسبت سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ کیا تم تین پتھر نہیں پاتے دو دونوں طرف کے لئے اور ایک جگہ کے لئے یہ حدیث حسن ہے اور مالک کے نزدیک مرسلاً مروی ہے کہ کیا تم میں سے ایک تین پتھر نہیں پاتا؟ اس میں اور زیادتی نہیں م۱۱۴ حضرت سراقہ نے آپ سے پاخانے کے مسئلے کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ قبلے کی جانب سے ہٹ جائیں نہ قبلے کی طرف منہ کریں نہ پیٹھ اور ہوا کے رخ بھی نہ بیٹھیں (شاید اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ ہوا سے پیشاب کی چھینٹیں کپڑوں یا بدن پر اڑیں) اور تین پتھروں سے استنجا کریں ان میں لید گوبر[1] نہ ہو یا تین لکڑی کے ٹکڑوں سے یا تین پانی کے چلو سے (دار قطنی) م۱۱۵ وضو کے بارے میں آپ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا وضو پورا کامل کرو انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں پانی دینے میں مبالغہ کرو ہاں روزے سے ہو تو نہیں (ابوداؤد) م۱۱۶ حضرت عمرو بن علبہؓ آپ سے وضو کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں تو جب وضو کرنے بیٹھے گا اپنے دونوں ہاتھ خوب صاف کرے گا تو ہاتھوں سے گناہ پوریوں اور ناخنوں تک سے نکل جائیں گے اور پھر جب تو کلی کریگا ناک جھاڑیگا منہ دھوئیگا ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیگا تو تیری تمام خطائیں سر با جھڑ جائیں گی جیسے کہ تو اب پیدا ہوا (نسائی) م۱۱۷ ایک اعرابی نے آپ سے وضو کی بابت سوال کیا تو آپ نے اسے تین تین بار اعضائے وضو کو دھو کر دکھایا پھر فرمایا وضو اس طرح ہے جس نے اس پر زیادتی کی اس نے برا کیا حد سے گذر گیا اور ظلم کیا (مسند احمد) م۱۱۸ ایک اعرابی نے آپ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے اور وہ سفر ہے ۔ ستے ہے کچھ ہوا نکل جاتی ہے پانی کی کمی ہو جاتی ہے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا نماز کی حالت میں نکل جائے تو وہ وضو کرلے عورتوں کے پاخانے کی جگہ وطی نہ کرو اللہ تعالیٰ حق سے شرماتا نہیں (ترمذی)

جرابوں پر مسح

م۱۱۹ جرابوں پر مسح کرنے کی بابت آپ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن رات م۱۲۰ حضرت ابن ابی عمارہ نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں جراب پر مسح کر لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں م۱۲۱ پوچھا گیا ایک دن؟ فرمایا دو دن بھی م۱۲۲ پوچھا اور تین دن بھی؟ فرمایا ہاں اور بھی جس قدر تو چاہے (ابوداؤد) اہل علم کی ایک جماعت تو کہتی ہے کہ بغیر کسی مدت کے تقرر کے مسح جرابوں پر جائز ہے وہ اس حدیث کے ظاہر پر عامل ہے دوسری جماعت کہتی ہے کہ یہ مطلق ہے اور حدیث مقید ہے اور مقید مطلق پر قاضی ہوتی ہے ۔ پس مسافر زیادہ سے زیادہ تین دن تک جرابوں پر مسح کر سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔

تیمم

م۱۲۳ ایک اعرابی نے آپ سے دریافت کیا کہ ہم ریتیلے میدانوں میں چار چار پانچ پانچ ماہ گذارتے ہیں ہم میں نفاس والی اور حیض والی عورتیں بھی ہوتی ہیں جنبی مرد و عورت بھی ہوتے ہیں فرمائیے ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا کہ مٹی کو لازم پکڑے رہو (مسند احمد) م۱۲۴ حضرت ابوذر نے آپ سے ذکر کیا کہ میں پانی سے دور ہوتا ہوں میرے ساتھ میری اہلیہ بھی ہوتی ہے اور

---

[1] لید گوبر سے اس لئے منع فرمایا کہ جنوں کی خوراک ہے جب وہ اسے اٹھاتے ہیں تو گوشت سے پر پاتے ہیں۔ اسی طرح ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

مجھے نہانا ضروری ہو جاتا ہے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا پاک مٹی پاک کرنے والی ہے گو دس سال تک تجھے پانی نہ ملے جب مل جائے تو غسل کر لیا کر ورنہ تیمم کافی ہے یہ حدیث حسن ہے ۱۲۵ حضرت علی نے آپ سے پوچھا کہ میں نے اپنے پہنچے کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے پٹی باندھ رکھی ہے فرمایا اسی پر مسح کر لیا کرو۔ (ابن ماجہ) ۱۲۶ صحابہ نے حضور سے غسل جنابت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا مرد اپنا سر کھول کر اسے دھوتے یہاں تک کہ بالوں کی جڑیں تر کرلے عورت پر اپنے سر کا کھولنا ضروری نہیں اسے یہی کافی ہے کہ تین لپیں پانی کی اپنے سر پر بہالے (ابوداؤد) ۱۲۷ کسی نے آنحضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ میں نے جنابت کا غسل کیا پھر صبح کی نماز بھی ادا کر لی پھر دن نکلے معلوم ہوا کہ بقدر ایک ناخن کے جسم میں ایسی جگہ رہ گئی ہے جہاں پانی نہیں پہنچا آپ نے فرمایا اگر تو اس پر تر ہاتھ پھیر لیتا تو کافی تھا (ابن ماجہ)

عورتوں کے مسائل

۱۲۸ ایک عورت کے حیض کے بارے کے سوال پر آپ نے جواب میں فرمایا کہ ایسی عورت پانی اور بیری کے پتے لے کر بیٹھے خوب صفائی کرے اپنے سر کے بالوں کو خوب مل دل کر دھوتے یہاں تک کہ جڑیں بھی دھل جائیں پھر اپنے اوپر پانی بہالے پھر ایک مشک آلود پھایا لے کر صفائی کرلے ۱۲۹ آپ سے ایک عورت نے جنابت کے غسل کی نسبت سوال کیا تو آپ نے فرمایا پانی لے کر خوب پاکیزگی حاصل کرو پھر اپنے سر پر بہا کر خوب ملو یہاں تک کہ جڑیں بھی بھیگ جائیں پھر اپنے پنڈے پر پانی بہالو ۱۳۰ ایک صاحب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ عورت کی حیض کی حالت میں کیا میرے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تہمد باندھ لے پھر اوپر کے جسم سے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے (مالک) ۱۳۱ ترمذی میں ہے کہ اس سوال پر کہ کیا حائضہ عورت کے ساتھ کھا سکتے ہیں؟ آپ نے کھانے کی اجازت دی ۱۳۲ دار قطنی میں ہے کہ اس سوال پر کہ نفاس والی عورت کب تک بیٹھی رہے؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک مگر یہ کہ اس سے پہلے پاکیزگی دیکھ لے۔

مسائل نماز

۱۳۳ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ تمام عملوں میں سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے نزدیک کون سا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے لئے بکثرت سجدے کر تا رہ ہر ہر سجدہ پر اللہ تعالیٰ تیرے درجے بڑھائے گا اور تیرے گناہ معاف فرمائے گا ۱۳۴ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز گھر میں بہتر ہے یا مسجد میں افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر سب سے زیادہ مسجد کے قریب ہے مجھے گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی نماز سے زیادہ محبوب ہے سوائے فرض نماز کے (ابن ماجہ) ۱۳۵ آپ سے گھروں میں نماز پڑھنے کا سوال ہوتا ہے تو فرماتے ہیں اپنے گھروں کو نورانی بنا لیا کرو (ابن ماجہ) ۱۳۶ سوال۔ یا رسول اللہ بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم کب کریں؟ جواب۔ جب وہ دائیں بائیں میں تمیز کرنے لگیں ۱۳۷ یا رسول اللہ ہم اس مخنث کو قتل کر دیں جو مرد ہو کر عورتوں سے مشابہت کرتا ہے؟ فرمایا نمازیوں کے قتل سے مجھے ممانعت ہے (ابوداؤد) ۱۳۸ نماز کے وقتوں کا سوال ہوتا ہے تو آپ سائل سے فرماتے ہیں دو دن ہمارے ساتھ نمازیں پڑھو سورج ڈھلتے ہی حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم ہوتا ہے پھر تکبیر کہنے کا۔ پھر جبکہ سورج بہت اونچا ہے بالکل چمکدار ہے پوری تیزی پر ہے عصر کی اقامت کا حکم ہوتا ہے سورج کے غروب ہوتے ہی مغرب کی اقامت کا حکم ہوتا ہے شفق کے غائب ہوتے ہی عشا کی اقامت ہوتی ہے صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی نماز فجر کا حکم ہوتا ہے دوسرے

Marfat.com

دن ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھتے ہیں عصر کی نماز کچھ دیر کر کے پڑھتے ہیں لیکن سورج اس وقت بھی اونچا ہی ہے مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ لیتے ہیں عشا کی نماز تہائی رات گذر جانے تک بعد ادا کرتے ہیں صبح کی نماز ذرا سویرا کر کے پڑھتے ہیں پھر فرماتے ہیں نماز کے وقتوں کا پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا حضور میں حاضر ہوں فرمایا نماز کا وقت وہ ہے جو تم نے دیکھ لیا۔ (صحیح مسلم شریف)

تہجد س ۱۳۹ پوچھا گیا کہ کیا کسی وقت اللہ کی نزدیکی بہ نسبت دوسرے وقت کے زیادہ بھی ہوتی ہے؟ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ آدھی رات کے وقت اپنے بندوں سے بہت ہی قریب ہوتا ہے پس اگر تم اس وقت ذکر اللہ کر سکتے ہو تو ضرور کر لو س ۱۴۰ یا رسول اللہ صلوٰۃ وسطیٰ کون سی نماز ہے؟ جواب عصر کی نماز ہے س ۱۴۱ کیا رات دن میں ایسا وقت بھی ہے کہ اس وقت نماز کا پڑھنا مکروہ ہو فرمایا ہاں صبح کی نماز کے بعد نماز سے رک جاؤ جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتے وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھ سکتے ہو نماز حاضر ہے اور قبولیت کے قابل ہے جب تک کہ آفتاب بیچ میں نہ آجائے جب وہ تیرے سر پر آکر ایسا کھڑا ہو جائے جیسے کوئی نیزہ ہو تو اس وقت بھی نماز چھوڑ دے اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اس کے دروازے کھل جاتے ہیں جب سورج تیرے دائیں کنارے اونچا چڑھ جائے اور ڈھل جائے تو پھر نماز حاضر اور قبول شدہ ہے عصر کی نماز تک جب عصر کی نماز پڑھ لے تو جب سورج چھپ جانے تک نماز نہ پڑھ (ابن ماجہ) اس میں نماز کی ممانعت کا تعلق صبح کی نماز کے پڑھنے سے ہے نہ کہ اس کا وقت ہو جانے سے س ۱۴۲ ایک شخص آپ سے کہتا ہے کہ میں قرآن میں سے کچھ بھی یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا آپ مجھے وہ سکھا دیجئے جو مجھے کافی ہو آپ نے فرمایا کہہ لو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اس نے کہا یا رسول اللہ یہ تو سب اللہ کے لئے ہوئے میرے لئے کیا بتلاتے ہیں؟ فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا جیسے کوئی کسی چیز کو لے رہا ہو یہ دیکھ کر حضور نے فرمایا اس نے تو اپنے دونوں ہاتھ خیر سے پُر کر لئے (ابوداؤد) س ۱۴۳ حضرت عمران بن حصین کو لواسیر کی بیماری تھی حضور سے نماز کا سوال کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھو نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹے لیٹے کروٹ کے بل پڑھ (بخاری) س ۱۴۴ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کیا میں امام کے پیچھے پڑھوں؟ یا چپ رہوں؟ فرمایا بلکہ چپ رہ یہی تجھے کافی ہے (دار قطنی) مراد الحمد کے سوا کی قرأت کے وقت چپ رہنا ہے کیونکہ الحمد کا تو خاص آپ کا حکم ہے اور اس کے بغیر نماز کے نہ ہونے کو آپ نے صاف لفظوں میں فرما دیا ہے س ۱۴۵ لکڑ ہاروں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور ہم تو برابر سفر ہی میں رہا کرتے ہیں ہم نماز کے بارے میں کیا کریں؟ فرمایا رکوع میں تین تسبیحیں پڑھ لو اور سجدے میں بھی صرف تین تسبیحیں پڑھ لیا کرو (شافعی مرسلاً) س ۱۴۶ حضرت عثمان بن ابو العاص نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو شیطان نے بڑا تنگ کیا نماز بھی مجھ پر مشکل ہو پڑی ہے غلط ملط کر دیتا ہے آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس کا احساس ہو تو اللہ سے پناہ مانگ اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے کہتے ہیں میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطانی حرکت مجھ سے دور کر دی (مسلم شریف) س ۱۴۷ ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ جن کپڑوں کو پہنے ہوتے میں اپنی بیوی سے مجامعت کروں؟

Marfat.com

اسی میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ اس میں کوئی ناپاکی نہ ہو۔ ہو تو دھو ڈال س ۱۴۸ حضرت معاویہ بن حیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ ہم اپنی شرمگاہوں کے بارے میں کہاں تک مقید ہیں اور کہاں تک آزاد ہیں؟ آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر بجز اپنی بیوی کے اور اپنی ملکیت کی لونڈی کے س ۱۴۹ پوچھا گیا کہ اگر مرد مرد کے ساتھ ہی ہو؟ فرمایا جہاں تک ہو سکے خیال رکھ کہ کوئی بھی شرمگاہ دیکھنے نہ پائے س ۱۵۰ دریافت کیا گیا کہ اگر تنہائی ہو؟ فرمایا پھر بھی اللہ تعالیٰ سے شرم و لحاظ رکھنا چاہیئے (مسند احمد) س ۱۵۱ سوال ہوا کہ کیا ایک کپڑے سے نماز ہو جاتی ہے؟ جواب دیا کہ کیا تم میں سے ہر شخص دو کپڑے پاتا ہے (متفق علیہ)۔ ۔ ۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار میں ہوتا ہوں اور صرف ایک کرتہ ہی پہنے ہوئے ہوتا ہوں تو کیا میں اسی میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا گھنڈی لگا لیا کرو اور کچھ نہ ملے تو کانٹے سے ہی سہی (مسند احمد) نسائی میں یہ بھی ہے کہ گرمی کا زمانہ ہوتا ہے اور میں صرف کرتا ہی پہنے ہوئے ہوتا ہوں س ۱۵۲ ایک صاحب سوال کرتے ہیں کہ کیا پوستین پہنے ہوئے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا پھر دباغت کہاں ہے؟ س ۱۵۳ کمان اور ترکش کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ترکش کو تو علیحدہ کر دو ہاں کمان رہتے ہوئے نماز پڑھ سکتے ہو (دار قطنی) س ۱۵۴ حضرت ام سلمہؓ دریافت کرتی ہیں کہ کیا عورت چادر اور دوپٹے سے نماز ادا کر سکتی ہے جبکہ تہمد باندھے ہوئے نہ ہو؟ فرمایا ہاں اس وقت پڑھ سکتی ہے جب چادر اتنی لمبی چوڑی ہو کہ قدم ڈھانپ لے (ابو داؤد) س ۱۵۵ حضرت ابوذرؓ دریافت کرتے ہیں کہ زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی؟ آپ فرماتے ہیں مسجد حرام س ۱۵۶ پوچھا پھر کونسی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ س ۱۵۷ دریافت کیا ان دونوں کے بننے کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ فرمایا چالیس سال کا۔ پھر تیرے لئے ساری زمین[1] مسجد ہے جہاں وقت نماز آجائے وہیں نماز ادا کرے (متفق علیہ) س ۱۵۸ مستدرک حاکم میں ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ سے کشتی میں نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو ہاں اگر غرق ہونے کا خوف ہو تو اور بات ہے س ۱۵۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوتا ہے کہ نماز میں سجدے کی جگہ سے کنکریوں کو ٹھیک کرنا درست ہے یا نہیں؟ فرمایا خیر ایک مرتبہ کرلے یا بالکل ہی نہ کرے س ۱۶۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ایک بار لیکن ایک بار بھی نہ کرنا ہی تیرے لئے بہتر ہے بلکہ یہ اس سے بھی اچھا ہے کہ تجھے سو اونٹنیاں ملیں جن میں سے ہر ایک بہت اچھی اور سیاہ رنگ کی ہو۔ یہ یاد رہے کہ مسجد نبوی کے فرش پر کنکریاں بچھی ہوتی تھیں تو صحابہ سجدے کے وقت انھیں درست کر لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ تو ایسا کرنے کی رخصت دی تاہم اس کے بھی چھوڑنے کی فضیلت بیان فرمادی یہ حدیث مسند میں ہے س ۱۶۱ آپ سے نماز کے اندر التفات کرنے کے مسئلہ کو دریافت کیا جاتا ہے تو آپ جواب دیتے ہیں کہ یہ تو اچک لینا ہے اس سے شیطان بندے کی نماز کا حصہ چھین لیتا ہے س ۱۶۲ آپ سے ایک

---

[1] مگر آپ نے سات جگہوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا ہے (۱) مذبح خانہ۔ قبرستان۔ ڈھیری پر جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جائیں۔ راستے کے درمیان میں حمام میں۔ اونٹوں کے باندھنے کی جگہ۔ اور خانہ کعبہ کی چھت پر (ترمذی ابن ماجہ)

Marfat.com

صاحب دریافت کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنی منزل میں نماز پڑھ لے پھر مسجد میں آئے اور یہاں نماز کھڑی ہو تو کیا ان کے ساتھ بھی نماز پڑھے ؟ فرمایا پھر تو تیرے لئے اکٹھا ملا ہوا حصہ ہے۔ (ابو داؤد) ۱۶۳؎ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے سیاہ رنگ کے کتے کے گذر جانے سے نماز کے ٹوٹ جانے کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ نہ سرخ رنگ کتا ہو نہ زرد رنگ تو آپ فرماتے ہیں سیاہ رنگ کتا شیطان ہے ۱۶۴؎ ایک شخص آپ سے ذکر کرتا ہے کہ میں نماز میں کھڑا ہوا لیکن ایسا خیال چوکا کہ نہیں معلوم طاق رکعتیں ہوئیں یا جفت ؟ فرمایا اس سے بہت بچنا چاہیئے کہ شیطان تم سے تمہاری نماز میں کھیل کرے جو نماز پڑھے اور اسے یہ بھی تحقیق نہ ہو کہ اس نے طاق رکعتیں ادا کیں یا جفت تو اسے دو سجدے سہو کے کر لینے چاہئیں یہ دونوں اس کی نماز پوری کر دیں گے (مسند احمد)

جمعہ کی فضیلت

۱۶۵؎ آپ سے پوچھا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن کو فضیلت کیوں دی گئی ؟ جواب دیتے ہیں کہ اسی دن تمہارے باوا آدم علیہ السلام کی طینت مطبوع ہوئی اسی میں قیامت کی بے ہوشی ہوگی اسی میں موت کے بعد کی زندگی ہوگی اسی میں پکڑ دکڑ ہے اس کی آخری تین ساعتوں میں ایک ساعت ہے کہ اس میں جو شخص خدائے تعالیٰ سے جو مانگے اللہ اس کی دعا قبول فرماتا ہے ۱۶۶؎ آپ سے جمعہ کی اس ساعت کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا نماز جمعہ کے کھڑی ہونے سے ختم ہونے تک کے عرصہ میں یہ ساعت ہے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ پہلی اور اس دوسری حدیث میں اختلاف ہے نہیں بات یہ ہے کہ آخری ساعت ساعت اجابت ہے لیکن جبکہ وہ ساعت اجابت ہے تو نماز کھڑی ہونے کی ساعت بھی اجابت کے لئے بہترین ساعت ہے جیسے کہ وہ مسجد جس کی نیو تقوے پر ہے تو مسجد قبا لیکن مسجد نبوی اس بارے میں اس سے اولیٰ ہے بعض نے یہ تطبیق دی ہے کہ یہ ساعت بدلتی رہتی ہے کبھی دن کی آخری ساعت کبھی نماز کے وقت کی ساعت لیکن اس تطبیق سے اچھی تطبیق وہ ہے جو ہم نے پہلے بیان کی ۱۶۷؎ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جمعہ کے دن کی بھلائیاں بتلائیے آپ نے فرمایا اس میں پانچ فضیلتیں ہیں۔ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اسی دن وہ زمین کی طرف اتارے گئے۔ . . . . اسی دن وہ فوت ہوئے اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں اللہ تبارک تعالیٰ سے جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے جب تک کہ گناہ کی اور قطع رحمی کی دعا نہ ہو۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی کوئی مقرب فرشتہ کوئی آسمان کوئی زمین کوئی پہاڑ کوئی پتھر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو (احمد وابن ماجہ)

ایک وتر

۱۶۸؎ رات کی تہجد کی نماز کی بابت آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ دو دو رکعت ہے جب صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک وتر پڑھ لو (بخاری مسلم) ۱۶۹؎ حضرت ابوامامہ پوچھتے ہیں کہ میں وتر کی نماز کے رکعت پڑھوں ؟ آپ جواب دیتے ہیں ایک رکعت ۱۷۰؎ کہتے ہیں مجھے اس سے زیادہ کی بھی طاقت ہے فرماتے ہیں پھر تین رکعت پھر فرماتے ہیں پانچ رکعت پھر فرماتے ہیں سات رکعت ۱۷۱؎ ترمذی میں ہے کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کی بابت آپ سے سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ اس سے مراد جفت اور طاق رکعت کی نماز ہے ۱۷۲؎ سنن دارقطنی میں ہے کہ ایک صاحب نے آپ سے وتر کی بابت پوچھا تو آپ نے تین وتروں کی بابت فرمایا کہ دو پڑھ کر سلام پھیر کر پھر ایک پڑھو ۱۷۳؎ یا رسول اللہ افضل نماز کونسی ہے ؟ فرمایا جس کا قیام لمبا ہو (مسند احمد)

Marfat.com

۱۸۴ پوچھا گیا کہ رات کے کس وقت تہجد پڑھنا افضل ہے؟ فرمایا آدھی رات کو اور اس کے عامل بہت کم ہیں ۱۸۵ نسائی شریف میں ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی ساعت بہ نسبت دوسری ساعت کے خدا سے زیادہ قریب کرنے والی ہے؟ فرمایا ہاں درمیان آدھی رات کا وقت۔

اچانک موت

۱۸۶ آپ سے پوچھا جاتا ہے کہ اچانک موت کی بابت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا وہ مومن کے لئے تو راحت ہے اور فاسق شخص کیلئے افسوسناک پکڑ ہے (مسند احمد) اسی لئے دو روایتوں میں سے ایک روایت حضرت امام احمد سے بھی مروی ہے کہ آپ نے اچانک موت کو مکروہ نہیں سمجھا ہاں دوسری روایت میں آپ سے کراہت بھی مروی ہے ۱۸۷ مسند کی ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ایک مرتبہ جا رہے تھے ایک دیوار جھک رہی تھی تو آپ تیزی سے اس کے نیچے سے گزر گئے اس کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں تو ایسی ناگہانی موت کو پسند نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ ان دونوں حدیثوں میں کوئی منافاۃ نہیں (اچانک موت کا راحت ہونا اور بات ہے اور ایسے مواقع سے بچنے کی امکانی کوشش اور بات ہے)

فرشتوں کا ادب

۱۸۸ آپ سے سوال کیا گیا کہ کسی کافر کا جنازہ گذرے تو بھی ہم کھڑے ہو جائیں؟ فرمایا ہاں تم جنازے کے لئے تو کھڑے نہیں ہوتے تمہارا کھڑا ہونا تو ان کی بزرگی کے لئے ہے جو جان قبض کرتے ہیں (مسند احمد) ۱۸۹ ایک یہودی کے جنازے کے لئے جب آپ کھڑے ہو گئے تو آپ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ موت گھبراہٹ کی چیز ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

ایمان کی باتیں

۱۹۰ ایک عورت نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے ایک ایماندار لونڈی آزاد کی جائے۔ آپ نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا تیرا رب کون ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ۔ پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے فرمایا بے شک یہ مومنہ ہے اسے آزاد کر دو۔ ابوداؤد ۱۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا سوال وجواب قبر کے وقت ہماری عقلیں ہماری جانب لوٹائی جائیں گی؟ فرمایا ٹھیک اسی طرح جس طرح آج ہیں (مسند احمد) ۱۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عذاب قبر ہوگا؟ فرمایا ہاں عذاب قبر برحق ہے۔

فصل زکوٰۃ وخیرات کے مسائل

۱۹۳ اونٹ کی زکوٰۃ کی بابت سوال ہوتا ہے تو آپ جواب دیتے ہیں کہ جو اونٹ والا اونٹ کے حقوق ادا نہ کرے گا اور ان کے حقوق میں یہ بھی داخل ہے کہ جس دن وہ پانی کے گھاٹ پر جائیں مسکینوں کی خبر گیری ان کے دودھ سے بھی کی جائے غرض ان کے حقوق ادا نہ کرنے والوں کو قیامت کے دن ایک چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا اور اس کے وہ تمام اونٹ جن میں چھوٹے بچے بھی ہوں گے اسے اپنے قدموں سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے لین ڈوری جہاں ختم ہوتی کہ پھر سے روندنا اور کاٹنا شروع ہوا پچاس ہزار سال والے قیامت کے دن اسے یہی عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلوں سے فراغت ہو جائے پھر وہ اپنا رستہ دیکھ لے گا یا تو جنت کی طرف یا جہنم کی طرف ۱۹۴ گایوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کی نسبت بھی یہی فرمایا ۱۹۵ گھوڑوں کی نسبت سوال ہوا تو

Marfat.com

فرمایا گھوڑے پالنے والے تین طرح کے ہیں ایک کے اوپر تو بوجھ ہیں دوسرے کے لئے پردہ ہیں تیسرے کے لئے اجر ہیں اجر
ان کے لئے ہے جو راہ خدا کے لئے پالے یہ جس چراگاہ میں چرنے چگے اس کے پالنے والے کو ثواب ملتا ہے یہ اگر رسی تڑوا کر کسی ایک یا دو
اونچائیوں پر چڑھ جائے یہ بھی اس کے ثواب کا سبب ہے اس کے نشان قدم اس کی لید بھی اس کے پالنے والے کی نیکیوں میں داخل ہے
اگر یہ کسی نہر پر سے گذرے اور اپنے پالنے والے کے ارادے کے بغیر ہی اس میں سے پانی پی لے یہ بھی اس کی نیکیوں میں شامل ہے الغرض
یہ گھوڑا تو اپنے مالک کے لئے سراسر نیکی ہی نیکی ہے اور جو شخص اس لئے پالے کہ اس سے اپنی حاجت روائی کرے : سروں کا محتاج
نہ ہونا پڑے پھر اس کی گردن میں اس کی سواری میں جو خدا کا حق ہے اسے بھی نہ بھولے یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے اور جو
شخص فخر و غرور کے لئے اہل اسلام کے خلاف کے لئے پالے اس پر یہ گھوڑا بوجھ اور گناہ ہے م ۱۹۶ گدھوں کی بابت سوال ہوتا ہے
تو ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں مجھ پر سوائے اس جامع اور شامل آیت کے اور کوئی فرمان نازل نہیں ہوا۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الخ (صحیح مسلم) م ۱۹۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں کہ میرے پاس سونے کے کنگھن ہیں تو کیا یہ اس خزانے
میں داخل ہیں جس پر جہنم کی وعید ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ جو چیز زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے پھر اس کی زکوٰۃ نکال دی جائے وہ
اس خزانے میں داخل نہیں (مالک) م ۱۹۸ یا رسول اللہ کیا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی اور حق ہے؟ جواب۔ ہاں۔ سنو قرآن فرماتا ہے
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ الخ (دار قطنی) م ۱۹۹ ایک عورت آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ زیور ہے
میرا خاوند بھی مسکین آدمی ہے اور میرا بھتیجا بھی تو کیا میں اپنے ان زیوروں کی زکوٰۃ انھیں دیدوں تو کافی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ
ہاں م ۲۰۰ ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابو سیارہ نے حضور سے کہا کہ شہد کی مکھیوں کے چھتے میرے ہاں ہیں آپ نے فرمایا اس میں
سے دسواں حصہ ادا کرتے رہو انھوں نے کہا پھر انھیں میرے حق میں محفوظ کر دیتے جائیں آپ نے ایسا ہی کیا م ۲۰۱ حضرت عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کہ سال گذرنے سے پہلے میں زکوٰۃ دیدوں؟ آپ نے انھیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی (مسند
احمد) م ۲۰۲ یا رسول اللہ زکوٰۃ فطر کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر چھوٹے پر بڑے پر آزاد پر غلام پر ایک صاع ہے کھجور کا یا جو کا
یا پنیر کا م ۲۰۳ مالدار لوگ پوچھتے ہیں کہ زکوٰۃ کے تحصیلدار ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو ان کی زیادتی کے انداز سے ہم اپنا مال ان سے چھپا لیں
فرمایا نہیں (ابوداؤد) م ۲۰۴ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا ہے کہ میں مالدار ہوں ساتھ ہی عیال دار بال بچوں
والا ہوں مجھے بتلائیے میں کیسے خرچ کروں اور کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ نکال وہ پاکیزگی ہے جو تجھے پاک صاف
کر دے گی۔ صلہ رحمی کر اور اپنے رشتے داروں کی خبر گیری کر سائل کا پڑوسی کا مسکین کا حق پہچان اس نے کہا حضور میرے لئے تو ان لفظوں
میں کچھ کمی کیجئے آپ نے یہ آیت تلاوت فرما دی فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ الخ قرابت داروں کو ان کا حق پہنچا اور مسکین کو اور مسافر کو
اور اسراف و فضول خرچی نہ کر اس نے کہا بس یہ کافی ہے م ۲۰۵ پھر پوچھتا ہے یا رسول اللہ جب میں اپنی زکوٰۃ آپ کے قاصد کو دیدوں
تو میں اللہ اور رسول کے نزدیک بری ہو گیا؟ آپ نے فرمایا ہاں جب تو میرے قاصد کو دیدے تو تو اس سے بری ہو گیا تیرا اجر ثابت ہو گیا
پھر اسے جو بدل ڈالے اس پر گناہ رہے گا (مسند احمد) م ۲۰۶ آپ سے سوال ہوتا ہے کہ آپ کے مولیٰ حضرت ابو رافع کو ہم صدقہ

دے سکتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں ہم آل محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں تو قوم کا مولیٰ بھی انہی میں سے ہے ۲۰۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارادہ کرتے ہیں کہ اپنی خیبر والی زمین سے قرب خدا حاصل کریں حضور سے دریافت کرتے ہیں کہ میں کس طرح کروں؟ آپ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو اصل روک کر صدقہ کر دو یعنی وقف کر دو چنانچہ حضرت عمر نے یہی کیا ۲۰۸۔ حضرت عبداللہ بن زید نے اپنا باغ راہ للہ میں دیدیا ان کے والدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا حضور ہماری روزی کا ظاہر ذریعہ تو صرف یہی تھا اس کے سوا ہمارے پاس کوئی مال نہیں آپ نے اسی وقت حضرت عبداللہ کو بلوایا اور فرمایا اللہ کے ہاں تیرا صدقہ تو قبول ہو گیا اور وہ تیرے ماں باپ پر واپس ہے چنانچہ اس کے بعد وہ ان کے ماں باپ کے پاس ہی رہا (نسائی شریف) ۲۰۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جاتا ہے کہ کونسی خیرات افضل ہے؟ جواب دیتے ہیں کہ تحفہ دینا اس طرح کہ تم میں سے کوئی درہم یا سواری کے جانور یا دودھ کے لئے بکری یا گائے تحفۃً دیدے (مسند احمد) ۲۱۰۔ اسی سوال کے جواب میں ارشاد ہے کہ باوجود کمی مال کے صدقہ کرنا سب سے پہلے اپنی عیال سے شروع کرو (ابوداؤد) ۲۱۱۔ یہی بات اور مرتبہ پوچھی جاتی ہے تو جواب دیتے ہیں کہ صحت اور مال کی چاہت مسکینی کے خوف اور امیری کی تمنا کے وقت کی خیرات سب سے افضل ہے ۲۱۲۔ اسی سوال کے جواب میں ایک بار فرمایا پانی پلانے کا صدقہ سب سے افضل ہے اور ایک بار اسی سوال کے جواب میں فرمایا ۲۱۴۔ حضرت سراقہ بن مالک پوچھتے ہیں کہ میرے حوض پر کسی کے اونٹ آکر پانی پی جائیں تو مجھے ثواب ملے گا؟ فرماتے ہیں ہاں ہر ایک گرم کلیجے میں اجر ہے ۲۱۵۔ دو عورتوں نے پوچھا کہ کیا وہ اپنا صدقہ اپنے خاوندوں کو دے سکتی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں انہیں دوہرا دوہرا اجر ملے گا قرابت داری کا اجر اور صدقہ کا اجر (متفق علیہ) ۲۱۶۔ ابن ماجہ میں ہے کہ کیا میں اپنے خاوند کو اور اپنے ہاں پلنے والے یتیموں کو دیدوں تو کافی ہے؟ آپ نے فرمایا اس کے لئے دو اجر ہیں صدقے کا اور قرابت کا ۲۱۷۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوچھتی ہیں کہ میرے پاس سوائے اس کے جو حضرت زبیر مجھے دیں اور مال تو ہے نہیں تو کیا میں صدقہ کروں؟ آپ فرماتے ہیں ہاں صدقہ کرو روک نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم سے روک لے گا (متفق علیہ) ۲۱۸۔ ایک غلام آپ سے پوچھتا ہے کہ کیا میں اپنے مالک کے مال سے خیرات کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں ثواب تم دونوں میں آدھوں آدھ ہے (مسلم) ۲۱۹۔ حضرت عمر نے ایک گھوڑا للہ دیا پھر حضور سے پوچھا کہ وہ بکتا ہے میں خرید لوں؟ آپ نے فرمایا نہ خرید و اپنے صدقے کو واپس نہ لو گو وہ تمہیں ایک درہم کا ہی دیدے اپنے صدقے کو واپس لینے والا ایسا ہے جیسے کوئی قے کر کے چاٹ لے (متفق علیہ) ۲۲۰۔ آپ سے معروف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کسی نیکی کو ہلکی نہ گنو گو تو ایک رسی کا ٹکڑا دے یا تو جوتی کا تسمہ دیا جائے یا اپنے ڈول میں سے کسی پیاسے کو پانی ہی پلادے یا راستے سے کسی ایذا دینے والی چیز کو دور ہٹا دے یا کسی مسلمان سے بخندہ پیشانی ملاقات کرے یا کسی مسلمان سے سلام کرے یا کسی انجان کی وحشت کو دور کرے (احمد)

ناظرین کرام تمہیں تمہارے رب کی قسم سچ کہو یہ پاک فتوے کیسے پیارے کتنے میٹھے کس قدر نفع دینے والے اور کیسے جامع ہیں واللہ اگر لوگ اپنی توجہ اسی طرف کرلیں تو پھر نہ انہیں دوسروں کے فتووں میں یہ نورانیت نظر آئے نہ یہ لذت پائیں نہ یہ

۳۰۷۵۵

Marfat.com

خلافت ملے نہ اس کی ضرورت رہے کہ فلاں نے یہ فتویٰ دیا اور فلاں نے یہ۔ اللہ ہماری مدد فرمائے اور اپنے نبی کے کلام کی جستجو کی توفیق دے اور پھر اس پر عمل کرنے کی بھی آمین۔

مسئلہ ۲۲۱ ایک صحابی آپ سے کہتے ہیں کہ میں نے خیرات کا ایک غلام اپنی والدہ کو دیا تھا اب ان کا انتقال ہوگیا ہے آپ نے فرمایا تیرے صدقہ کا ثواب تجھے مل گیا اور اب بطور ورثے کے وہ تیری چیز ہے (شافعی) مسئلہ ۲۲۲ ایک عورت آپ سے کہتی ہیں کہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی دی تھی اب وہ فوت ہوگئیں آپ نے فرمایا تیرا اجر واجب ہوگیا اور میراث نے اس لونڈی کو اب پھر تیری لونڈی کر دی مسئلہ ۲۲۳ یا رسول اللہ میری والدہ فوت ہوگئیں میرا خیال ہے کہ اگر وہ بولتیں تو ضرور صدقہ کرنے کو کہتیں تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کا ثواب انہیں ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں (بخاری و مسلم) مسئلہ ۲۲۴ یا رسول اللہ میرے والد انتقال کر گئے کوئی وصیت انہوں نے کی نہیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں ثواب پہنچے گا فرمایا ہاں (مسلم) مسئلہ ۲۲۵ حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ زمانہ جاہلیت میں میں جو نیکی کیا کرتا تھا نماز غلاموں کی آزادگی صدقہ وغیرہ تو کیا مجھے جبکہ میں اب مسلمان ہوگیا ہوں ان کا بدلہ بھی ملے گا؟ آپ نے فرمایا جو نیکیاں تو نے کی ہیں وہ سب اسلام لانے کے بعد تجھے ملیں گی (متفق علیہ) مسئلہ ۲۲۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے دریافت فرماتی ہیں کہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کرتا تھا مسکینوں کو کھانا دیتا تھا تو کیا اسے کچھ نفع ملے گا؟ آپ نے فرمایا کوئی نفع نہ ہوگا اس لئے کہ اس نے پوری عمر میں کسی دن نہیں کہا کہ خدایا قیامت کے دن میرے گناہ معاف فرما دینا (مسلم) مسئلہ ۲۲۷ یا رسول اللہ وہ تونگری کیا ہے جس کے بعد سوال کرنا حرام ہو جاتا ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا (مسند احمد) مسئلہ ۲۲۸ اور روایت میں ایسے ہی سوال کا جواب ہے کہ صبح و شام کا کھانا۔ ان دونوں جوابوں میں کوئی منافات نہیں کیونکہ یہ ایک دن کی تونگری ہے اور وہ عام حالات پر نظر ڈال کر سال بھر کی تونگری ہے یہ جواب باختلاف حال سائل جداگانہ ہوتے تھے واللہ اعلم مسئلہ ۲۲۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے پاس ایک عطیہ بھیجا آپ دوڑے بھاگے حاضر حضور ہو کر عرض کرنے لگے کہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں کہ تم میں سے کوئی کسی سے کچھ لے آپ نے فرمایا یہ اس وقت جب سوال کیا ہو اور بے سوال کئے جو مل جائے وہ تو خدا کا دیا ہوا رزق ہے تب آپ نے فرمایا واللہ نہ میں کسی سے کچھ مانگوں گا اور نہ بے مانگے آئی ہوئی چیز کو واپس لوٹاؤں گا (مالک)

فصل روزوں کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

مسئلہ ۲۳۰ سوال۔ یا رسول اللہ کون سے روزے افضل ہیں؟ جواب: تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے روزے مسئلہ ۲۳۱ سوال کونسا صدقہ افضل ہے؟ جواب۔ رمضان المبارک کے مہینے میں جو دیا جائے (ترمذی) مسئلہ ۲۳۲ صحیح حدیث میں ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ فرمایا محرم کے مہینے کے مسئلہ ۲۳۳ فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا آدھی رات کی نماز۔ ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ہو سکتا ہے کہ محرم کے روزے بھی مراد ہوں اور ہو سکتا ہے کہ حرمت والے سب مہینوں کے روزے مراد ہوں۔ مسئلہ ۲۳۴

Marfat.com

حضرت عائشہؓ آپ سے کہتی ہیں کہ حضور آپ میرے پاس آتے تب روزے سے تھے پھر مالیدہ کیسے کھالیا؟ فرمایا ہاں رمضان کے سوا اور دنوں میں یا قضار رمضان کے روزے رکھنے والے قائم مقام اس شخص کے ہیں جو اپنے مال میں سے کوئی رقم خیرات کی نیت سے نکالے پھر اس میں سے جتنا دل بڑھے دے دے اور جتنا دل بخیلی کرے روک لے (نسائی) ۲۳۵ حضرت ام ہانی کے ہاں آپ جاتے ہیں وہاں کچھ پی کر پھر حضرت ام ہانی کو عنایت کرتے ہیں آپ پی لیتی ہیں پھر کہتی ہیں حضور میں روزے سے تھی آپ نے فرمایا نفلی روزے رکھنے والا اپنے نفس کا امیر ہے اگر چاہے پورا کرے اگر چاہے توڑ دے (مسند احمد) ۲۳۶ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا تیار کیا اور حضور کو اور آپ کے چند ساتھیوں کو بلوایا ان میں سے ایک بزرگ فرمانے لگے کہ میں تو روزے سے ہوں آپ نے فرمایا اس تمہارے بھائی نے تو کھانا تیار کر لیا ہے اس نے تکلیف اٹھائی ہے اب تم روزہ توڑ دو پھر کسی دن قضا کر لینا (دار قطنی) ۲۳۷ حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ کے پاس کہیں سے ہدیہ میں گوشت آتا ہے دونوں روزہ سے ہوتی ہیں روزہ توڑ کر اسے کھالیتی ہیں حضور کے آنے پر آپ سے مسئلہ دریافت کرتی ہیں آپ فرماتے ہیں اور دن اس کی قضا کر لینا (احمد) ۲۳۸ یا رسول اللہ میری آنکھیں دکھ رہی ہیں ہوں میں روزے سے تو کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں آپ نے جواب دیا ہاں لگا سکتے ہو (ترمذی) ۲۳۹ یا رسول اللہ کیلئے آنے سے وضو کرنا فرض ہے آپ نے فرمایا اگر فرض ہوتا تو میں قرآن میں پاتا (دار قطنی) ان دونوں حدیثوں کی سند میں کلام ہے ۲۴۰ حضرت عمر بن سلمہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا روزے دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ان ام سلمہ سے پوچھ لو انھوں نے فرمایا کہ ہاں حضور ایسا کرتے ہیں وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے سب اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا سنو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور اس کا تقویٰ رکھنے والا ہوں (مسلم) ۲۴۱ مسند احمد میں ہے کہ کسی نے رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا پھر تو بہت گھبرایا آخر اپنی بیوی کو اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے بھیجا ان سے حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ حضور ایسا کر لیا کرتے ہیں انہوں نے جاکر اپنے خاوند سے کہا اس کی بے چینی اور بڑھ گئی وہ کہنے لگا کہ ہم رسول اللہ کے مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے جو چاہتا ہے حلال کر دیتا ہے تم پھر جاکر مسئلہ دریافت کر دیہ دوبارہ آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر پر موجود تھے آپ نے پوچھا کون ہیں کیسے آئی ہیں ام سلمہؓ نے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تم نے انھیں خبر نہ کر دی کہ میں خود ایسا کرتا ہوں عرض کیا یہ تو کہہ دیا لیکن ان کے خاوند تو اس سے پرانی میں اور بڑھ گئے اور یوں یوں کہا اب تو حضور کو بڑا ہی غصہ آگیا اور فرمانے لگے واللہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ خدا کی حدوں کو جاننے والا ہوں (مالک احمد شافعی) ۲۴۲ ایک نوجوان آپ سے پوچھتا ہے کہ کیا روزے کی حالت میں میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں ۲۴۳ ایک بڈھے عمر کے شخص بھی آپ سے یہی پوچھتے ہیں آپ انہیں اجازت دیتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ بوڑھے لوگ اپنے نفس کے روکنے پر زیادہ قادر ہوتے ہیں ۲۴۴ ایک شخص آپ سے دریافت کرتا ہے کہ میں تھا تو روزے سے لیکن میں نے بھولے سے کھا پی لیا آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا پلایا (ابو داؤد) دار قطنی میں ہے کہ اپنا روزہ پورا کر اللہ نے تجھے کھلا پلا دیا تجھ پر قضا نہیں یہ واقعہ رمضان المبارک کے پہلے ہی روزے کا ہے ۲۴۵ ایک عورت آپ کے ساتھ کھانے کو بیٹھ گئیں پھر یکایک ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہا میں روزے سے

Marfat.com

لیکن بھولے سے کھانے کو بیٹھ گئی حضرت ذوالیدین کہنے لگے واہ واہ پیٹ بھر لیا پھر روزہ یاد آیا حضور نے فرمایا تم اپنا روزہ پورا کرو
اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تمہیں روزی پہنچادی (مسند احمد) ۲۴۶ یا رسول اللہ یہ سفید دھاگے اور سیاہ دھاگے کا قرآن میں ذکر ہے
سے کیا مراد ہے؟ فرمایا دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی (نسائی) ۲۴۷ حضور آپ ہیں تو روزہ پر روزہ رکھنے سے ممانعت فرماتے
پھر خود کیوں رکھتے ہیں؟ فرمایا میں تو تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلا پلا دیتا ہے (متفق علیہ) ۲۴۸ یا رسول اللہ صبح کی
کا وقت آجاتا ہے اور غسل جنابت مجھ پر چڑھا ہوا ہوتا ہے تو کیا میں روزہ رکھ لوں آپ نے فرمایا یہی میری حالت ہوتی ہے اور
روزہ رکھتا ہوں اس نے کہا ہم میں اور آپ میں برابری ہی کیا آپ کے تو سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہیں آپ نے فرمایا واللہ مجھے تو
ب باری سبحانہٗ سے امید ہے کہ تم سب سے زیادہ خوف خدا میرے دل میں ہے تم سب سے زیادہ علم مجھے ہے کہ کس چیز سے بچنا
ہیے (مسلم) ۲۴۹ یا رسول اللہ سفر میں روزہ رکھیں؟ فرمایا اختیار ہے خواہ رکھو خواہ نہ رکھو (مسلم) ۲۵۰ حمزہ بن عمرو آپ سے پوچھتے
ہیں کہ میں سفر میں روزہ رکھنے پر قادر ہوں تو کیا مجھے اجازت ہے فرمایا یہ تو اللہ کی طرف سے رخصت ہے جو لے اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا
چاہے اس پر کوئی گناہ نہیں (مسلم) ۲۵۱ دار قطنی میں حسن سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان شریف کی
قضا کے روزوں کو پے درپے نہ رکھنے کی بابت سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ اس کا تمہیں اختیار ہے دیکھو اگر تم پر قرض ہوتا اور تم اس
میں سے ایک دو درہم ادا کرتے تو کیا اتنا ادا نہ ہوتا؟ یاد رکھو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ معافی دینے والا اور درگزر کرنے والا ہے ۲۵۲
بخاری مسلم کی حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے آپ سے کہا کہ میری والدہ فوت ہو چکی ہیں ان پر نذر کے روزے تھے تو کیا میں ان کی
طرف سے وہ روزے پورے کر سکتی ہوں؟ فرمایا اگر تیری ماں کے ذمے کسی کا قرض ہوتا اور تو ادا کرتی تو کیا ادا ہو جاتا اس نے کہا ہاں
فرمایا اسی طرح یہ بھی جاؤ اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھو ۲۵۳ ابوداؤد میں ہے کہ ایک عورت سمندر میں کسی کشتی پر تھی وہاں اس نے
نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ سلامتی سے پہنچادے گا تو ایک مہینے کے روزے رکھوں گی سلامتی سے پہنچ تو گئیں لیکن روزے رکھنے سے پہلے
ہی فوت ہو گئیں اس کی لڑکی یا بہن نے حضرت سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے انھیں ان کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم عطا فرمایا ۲۵۴ حضرت
حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ مومنوں کی ماؤں نے حضور سے کہا کہ آج ہم روزہ سے تھیں کچھ کھانا ہدیۃً آیا ہم نے وہ کھا پی لیا فرمایا اس کی جگہ اور
ایک روزہ رکھ لینا (احمد) یاد رہے کہ دوسری روایت میں ہے کہ نفلی روزے دار اپنے نفس کا امیر ہے یہ اس کے خلاف نہیں اس لئے کہ
قضا کرنا افضل ہے ۲۵۵ بخاری مسلم میں ہے کہ ایک صحابی حاضر حضور ہو کر عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا میں تو ہلاک
ہو گیا میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی پر واقع ہو گیا آپ نے فرمایا تجھ میں قدرت ہے کہ ایک غلام آزاد کرے؟ کہا نہیں فرمایا تجھ میں
طاقت ہے کہ پے درپے دو ماہ کے روزے رکھے۔ کہا نہیں۔ فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہا نہیں فرمایا اچھا بیٹھ جا
اتفاقاً اسی وقت آپ کے پاس کھجوروں کا بورا آیا فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا میں موجود ہوں فرمایا جاؤ لے جاؤ اور اسے صدقہ
کر دو کہنے لگا کیا مجھ سے بھی زیادہ مسکین پر؟ واللہ یا رسول اللہ مدینے کے اس سرے سے اس سرے تک کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ
محتاج نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ کچلیاں کھل گئیں پھر فرمایا کہ اچھا کھائی جاؤ تم بھی کھا لینا اور اپنے

Marfat.com

بال بچوں کو کھلا دیا ؁۲۵۶ مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ رمضان کے بعد اور کس مہینے کا
کا آپ مجھے حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر تو رمضان کے بعد روزے رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے روزے رکھ اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ
ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی ہے اور دوسری قوموں کی توبہ قبول فرمائے گا ؁۲۵۷ مسند احمد میں ہے کہ یا رسول اللہ کسی مہینے میں
آپ کو شعبان جتنے بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھتے؟ فرمایا ہاں عموماً لوگ اس مہینے سے غافل ہیں یہ مہینہ رجب و رمضان کے درمیان
ہے اسی میں اعمال رب العالمین کی طرف چڑھتے ہیں میری چاہت ہے کہ میرے عمل میرے روزے کی حالت میں چڑھیں ؁۲۵۸
صحیح مسلم شریف میں ہے کہ پیر کے دن کے روزے کی وجہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا اسی دن میں پیدا کیا گیا ہوں اور اسی دن مجھ پر قرآن
اتارا گیا ہے ؁۲۵۹ مسند احمد میں ہے کہ حضرت اسامہ نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نفلی روزے رکھتے ہی چلے جاتے ہیں اس
طرح کہ گویا اب چھوڑیں گے ہی نہیں اور اسی طرح چھوڑتے ہیں اور چھوڑتے ہی چلے جاتے ہیں گویا اب رکھیں گے ہی نہیں بجز دو دن
کہ اگر وہ روزوں میں آگئے تو تو آہی گئے ورنہ ان کا روزہ پھر بھی رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون سے دو دن؟ کہا پیر کا اور جمعرات کا فرمایا
ہاں ان دنوں میں رب العالمین کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں پس میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں میں
روزے سے ہوں ؁۲۶۰ ابن ماجہ میں ہے کہ یا رسول اللہ پیر اور جمعرات کے آپ کے روزے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا ان دونوں دن اللہ
تمام مسلمانوں کو مغفرت کر دیتا ہے بجز ان کے جو ایک دوسرے کو چھوڑے ہوتے ہوں فرماتا ہے کہ انہیں نہیں کہ جب تک کہ یہ آپس
میں صلح کر کے مل نہ جائیں ؁۲۶۱ صحیح مسلم شریف میں ہے یا رسول اللہ جو ہمیشہ ہر دن روزے سے ہی رہے وہ کیسا ہے؟ فرمایا
اسے روزہ رکھنے کا ثواب نہ افطار کرنے کا یا فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا ؁۲۶۲ اچھا جو دو دن روزے سے اور ایک دن بے
رہنا لازم کرلے؟ فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے ؁۲۶۳ اچھا جو ایک دن روزے سے رہے اور ایک دن بے روزہ رہے؟ فرمایا
حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ کا طریقہ یہی تھا ؁۲۶۴ یہ بھی بتلا دیجئے کہ جو دو دن افطار کرے اور ایک دن روزہ رکھتا رہے؟ فرمایا
کاش کہ مجھ میں اتنی قوت ہوتی۔ پھر آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے اور ہر سال کے رمضان کا روزہ ان کا ثواب اتنا ہے کہ گویا
عمر روزوں میں گذاری عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال گذشتہ کے اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف کرا دیتا ہے عاشورے کے دن کا روزہ
اگلے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ؁۲۶۵ مسند احمد میں ہے کہ کسی نے حضور سے پوچھا کہ میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں؟ اور اس
بولنا چالنا بند رکھوں؟ آپ نے فرمایا خاص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھ ہاں جن روزوں کی عادت ہے انہی میں جمعہ آجائے تو اور بات
بات نہ کرنے کی روزے کی نسبت سنو تو قرآن حدیث کی بھلی بات کا کسی کو حکم دے یا خلاف شرع بری بات سے کسی کو روکے یہ چپ
رہنے سے کہیں زیادہ افضل ہے۔

لیلۃ القدر کے سوال و جواب

؁۲۶۶ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا کہ میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف
کروں گا اب فرمائیے جناب کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جاؤ اور اپنا ایک دن کا اعتکاف پورا کرو ؁۲۶۷ مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابو

Marfat.com

...اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ لیلۃ القدر رمضان ہی میں ہے یا اور مہینوں میں؟ فرمایا رمضان شریف میں ۲۶۸ تو کیا نبیوں کی ...تک ہی وہ باقی رہتی ہے اور ان کی وفات پر اٹھ جاتی ہے؟ یا قیامت تک باقی ہے؟ فرمایا وہ قیامت تک باقی رہے ۲۶۹ ...رمضان کے کس حصہ میں ہے؟ فرمایا پہلے دس دنوں میں اس کی تلاش کرو یا آخری دس دنوں میں ۲۷۰ یا رسول اللہ ان دونوں ...روں میں سے کس عشرے میں ڈھونڈھیں؟ فرمایا آخری عشرے میں تلاش کرو اب اس کے بعد مجھ سے اس بارے میں اور کوئی سوال ... ۲۷۱ حضرت ابوذرؓ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ جو حق میرے آپ پر ہیں انھیں پیش کرکے میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اس ...ی عشرے کی کونسی رات لیلۃ القدر ہے؟ آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا آخری ہفتہ میں اسے تلاش کرو۔ اب خبردار اس کی ...ت کوئی سوال نہ کرنا ۲۷۲ ابوداؤد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے سوال کے جواب میں فرمایا اسے پورے ...نان میں تلاش کرو ۲۷۳ اسی ابوداؤد میں ہے کہ اسی سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا آج کونسی رات ہے۔ سائل نے کہا ...سویں فرمایا لیلۃ القدر یہی ہے پھر لوٹے اور فرمایا آئندہ رات یعنی تیئیسویں ۲۷۴ حضرت عبداللہ بن انیسؓ نے آپ سے پوچھا ...م اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟ فرمایا اسی رات یہ تیئیسویں رات کی شام تھی ۲۷۵ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ ام المومنین ...رت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے دریافت کیا کہ اگر میں اس رات کو پالوں تو کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا یہ دعا مانگو ...لھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنی اے اللہ تو تو معافی دینے والا ہے معافی کو ہی پسند فرماتا ہے پس مجھے بھی ...مافی عطا فرما۔

فصل مسائل حج کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

۲۷۶ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ مائی عائشہؓ نے آپ سے کہا کہ ...رسول اللہ ہم تو جہاد کو سب سے افضل عمل جانتے ہیں تو کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا تمہارے لئے افضل بہتر جہاد پاک حج ہے مسند احمد ...ں یہ بھی ہے کہ حج تمہارے لئے جہاد ہے ۲۷۷ حضرت ام معقل کہتی ہیں یا رسول اللہ مجھ پر حج فرض ہو چکا ہے اور ابو معقل کا ایک ...ونٹ ہے انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے لیکن میں تو اسے راہ للہ کر چکا ہوں آپ نے فرمایا انہیں دو کہ یہ اس پر حج کر آئیں حج بھی فی ...سبیل اللہ ہے چنانچہ حضرت ابو معقل نے انھیں اونٹ دے دیا ۲۷۸ اب وہ کہنے لگیں کہ حضور میں بڑھیا ہو گئی ہوں اور بہت بیمار ...رہا کرتی ہوں کیا کوئی عمل حج کے برابر بھی ہے آپ نے فرمایا رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج سے کفایت کرتا ہے یہ حدیث ابوداؤد ...میں ہے ۲۷۹ ایک صاحب نے کہا کہ حضور میں کرائے پر سواریاں دیتا ہوں جن پر لوگ حج کو جاتے ہیں میں انھیں لے جاتا ہوں تو لوگ ...کہتے ہیں کہ تیرا اپنا حج اس صورت میں ادا نہیں ہوتا آپ خاموش ہو رہے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت اتری لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ یعنی تم پر فضل خدا کی تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں آپ نے اسی وقت انھیں بلایا اور یہ آیت انھیں پڑھ کر سنائی اور فرمایا بے شک اس صورت میں تیرا حج ادا ہو جاتا ہے ۲۸۰ یا رسول اللہ سب سے افضل حج کونسا ہے فرمایا جس میں ذکر اللہ کی آواز بکثرت ہو اور جس میں قربانیاں خوب ہوں ۲۸۱ حضور یہ تو فرمائیے کہ حاجی کون ہے؟ جواب دیا کہ

Marfat.com

پراگندہ بالوں والا میلے کچیلے کپڑوں والا۔ س ۲۸۲ اچھا یا رسول اللہ قرآن میں ہے کہ جو راستے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج ہے اس راستے
سے کیا مراد ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری (شافعی) س ۲۸۳ کیا عمرہ واجب ہے؟ جواب نہیں لیکن تم عمرہ کرو یہی تمہارے لئے بہتر
(مسند احمد) س ۲۸۴ حضور میرے والد مسلمان ہو گئے ہیں ہیں بڑی عمر کے بہت بوڑھے جو سواری پر سوار ہونے کے بھی قابل نہیں اور حج
پر فرض ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کیا تم ان کے بڑے صاحبزادے ہو؟ انھوں نے کہا جی ہاں حضور
آپ نے فرمایا دیکھو اگر تمہارے والد کے ذمہ کوئی قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتے تو ان کی طرف سے ادائیگی ہو جاتی؟ انہوں نے کہا یقیناً فرمایا بس
تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو (مسند احمد) س ۲۸۵ دارقطنی میں صحیح سند سے ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے گذارش کی
میرے ابا بہت ہی ضعیف العمر شخص ہیں ان میں نہ حج کی طاقت ہے نہ عمرے کی وہ تو سواری پر سوار ہی نہیں ہو سکتے آپ نے فرمایا
تم اپنے ابا کی طرف سے حج و عمرہ کر لو۔ س ۲۸۶ ایک صاحب سوال کرتے ہیں کہ میرے والد حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے کیا میں ان
کی طرف سے حج ادا کر لوں؟ آپ نے فرمایا اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا پھر اللہ کا قرض
ادائیگی کا بہت زیادہ مستحق ہے اس حدیث کو امام احمد لائے ہیں س ۲۸۷ ایک عورت آپ سے کہتی ہے کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی دنیا
سے چلدی ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کر لو یہ حدیث بالکل صحیح ہے س ۲۸۸ ایک مرد
کے اسی سوال کے جواب میں کہ میرے والد بے حج انتقال کر گئے ہیں آپ نے فرمایا اگر ان پر کوئی قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے ادا کرتے
تو کیا وہ قبول ہو جاتا؟ اس نے جواب دیا کہ بے شک فرمایا پھر جاؤ تم ان کی طرف سے حج کر لو (دارقطنی) اس کی دلالت اس بات پر ہے
کہ سوال جواب کا تعلق قبولیت اور صحت کے متعلق تھا نہ کہ وجوب و فرض کے متعلق واللہ اعلم س ۲۸۹ ایک شخص کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ
کہتا ہوا سن کر آپ نے دریافت کیا کہ کیا تو اپنا حج کر چکا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا اپنا حج ادا کر پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا (شافعی و احمد)
یہ شبرمہ ان کے کوئی قریبی تھے س ۲۹۰ ایک عورت اپنا بچہ اٹھا کر حضور کو دکھا کر پوچھتی ہے کہ کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور
تجھے اجر ملے گا (مسلم) س ۲۹۱ بخاری مسلم میں ہے کہ کسی نے آپ سے کہا میری ہمشیرہ نے حج کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان
کا انتقال ہو گیا آپ نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا اس نے کہا ہاں فرمایا پس اللہ کو بھی ادا کر وہ ادائیگی کا سب سے زیادہ استحقاق
رکھتا ہے س ۲۹۲ متفق علیہ حدیث میں ہے کہ یا رسول اللہ احرام والا کیا پہنے؟ فرمایا کرتا عمامہ برنس پاجامہ ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا
اور جرابیں نہ پہنے ہاں جوتیاں نہ ہونے کی حالت میں جرابیں پہن سکتا ہے لیکن انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچی کرے س ۲۹۳ ایک صاحب جبہ
پہنے ہوتے تھے اور خوشبو میں معطر ہو رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں کہ میں جس حالت میں ہوں وہ آپ
ملاحظہ فرما رہے ہیں اور میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا ہے اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا جبہ اتار ڈالو اور زردی ڈالی خوشبو چھڑا لو (متفق
علیہ) بعض طرق میں ہے کہ اپنے عمرے میں بھی وہی کر جو اپنے حج میں کرتا ہے س ۲۹۴ بخاری مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابو قتادہ نے
شکار کھیلا وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے نہ تھے اس شکار کا گوشت ان کے ہمراہیوں نے بھی کھایا اور وہ سب اس وقت احرام
سے تھے جب حضور سے ملاقات ہوئی تو یہ مسئلہ آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کیا اس شکار کا کچھ گوشت اب بھی تمہارے پاس ہے

حضرت ابوقتادہ نے آپ کو اس کے شانے کا گوشت دیا جسے آپ نے تناول فرمایا اس وقت آپ خود احرام کی حالت میں تھے س ۲۹۵ یا رسول اللہ احرام کی حالت میں کن کن جانوروں کو قتل کر سکتے ہیں؟ فرمایا سانپ کو بچھو کو چوہے کو کاٹ کھانے والے کتے کو اور حملہ کرنے والے درندے کو ۔ مسند احمد میں اتنی زیادتی اور بھی ہے کہ کوے کو کنکر مار دے اسے قتل نہ کرے س ۲۹۶ حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا آپ سے پوچھتی ہیں کہ میرا ارادہ حج کا ہے اور ہوں میں بیمار؟ آپ نے فرمایا حج کو جاؤ اور یہ شرط کر لو کہ جہاں مجھے میری بیماری روک دے وہیں میں احرام کھول دوں گی (اسلام شریف) س ۲۹۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بحالت حج آپ سے سوال کرتی ہیں کہ میں بیمار ہوں؟ آپ نے فرمایا سواری پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لو س ۲۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ کیا میں بیت اللہ شریف کی داخل نہ کروں؟ آپ نے فرمایا حطیم میں چلی جاؤ یہ بھی بیت اللہ میں سے ہے س ۲۹۹ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ میں طے کی پہاڑیوں سے آ رہا ہوں اپنی سواری کو تھکا دی اپنی جان کو تکلیف میں ڈال دی واللہ ہر ہر پہاڑ پر ٹھہرتا ہوا آیا تو کیا میرا حج ہو گیا؟ آپ نے جواب دیا کہ جس نے اس نماز فجر کو ہمارے ساتھ پا لیا اور اس سے پہلے رات کو یا دن کو وہ عرفات میں بھی پہنچا اس نے اپنا حج پورا کر لیا اور اپنے میل کچیل سے پاک صاف ہو گیا یہ حدیث بالکل صحیح ہے س ۳۰۰ چند نجدیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی کیفیت کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ حج عرفات کا نام ہے پس جو شخص نماز فجر سے پہلے آ گیا اس کا حج پورا ہو گیا اور جس نے تاخیر کی اس پر کوئی گناہ نہیں پھر آپ نے اپنے پیچھے ایک صحابی کو سوار کر لیا جو ان کلمات کی منادی کرتا رہا (مسند احمد) س ۳۰۱ یا رسول اللہ میں نے بے خبری میں قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا آپ نے فرمایا قربانی کر لو کوئی حرج نہیں س ۳۰۲ یا رسول اللہ میں نے بے خبری میں شیطان کو کنکر مارنے سے پہلے ہی قربانی کر لی آپ نے جواب دیا کہ کنکر اب پھینک لو کوئی حرج نہیں پس جس چیز کی تقدیم تاخیر کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا آپ یہی فرماتے رہے کہ کر لو کوئی حرج نہیں (متفق علیہ) مسند احمد میں یہ لفظ ہیں کہ اس دن جس امر کے بارے میں آپ سے سوال کیا گیا جو بھولے سے ہو گیا یا نادانستہ ہو گیا ہو کوئی کام آگے پیچھے ہو گیا ہو یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہو سب کے جواب میں یہی ارشاد مبارک ہوتا رہا کر لو کوئی حرج نہیں س ۳۰۳ ایک سند سے یہ بھی مروی ہے کہ یا رسول اللہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سر منڈوا لیا۔ آپ نے فرمایا اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں س ۳۰۴ ایک صحابی پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب کنکریاں پھینک لو کوئی حرج نہیں س ۳۰۵ ایک روایت میں ہے کہ آپ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے سر منڈوانے سے پہلے قربانی کر لی تھی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا تھا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں الغرض لوگ آتے تھے پس بعض تو کہتے تھے کہ س ۳۰۶ میں نے طواف سے پہلے صفا مروہ کی سعی کر لی اور فلاں چیز بعد میں کی اور فلاں کام پہلے کر لیا آپ جواب میں یہی فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں۔ حرج اور ہلاکت تو اس شخص پر ہے جس نے ظلم کر کے کسی مسلمان کی بے عزتی کی (ابوداؤد) س ۳۰۷ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو جوؤں نے بہت ستا رکھا تھا تو آپ نے حکم دیا کہ وہ احرام کی حالت میں ہی اپنا سر منڈوا دیں اور ایک بکری ذبح کر دیں یا چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا تین روزے رکھ لیں س ۳۰۸ جس نے قربانی کا اونٹ ساتھ لیا تھا اسے آپ نے فتویٰ دیا کہ اس پر سوار ہو جاتے (متفق علیہ) س ۳۰۹ حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سے قربانی کے ان جانوروں کی نسبت سوال کرتے ہیں جو راستے میں گر جائیں چلنے کے قابل نہ رہیں آپ فرماتے ہیں انھیں ذبح کر ڈالو اور ان کی جوتیاں ان کے خون میں ڈبو کر ان کی گردن پر نشان کر دو اس جانور کو نہ خود کھاؤ نہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو کھلاؤ بلکہ عام لوگوں کو اذن عام دید و کہ وہ اس کا گوشت لے جائیں اور کھالیں۔

قربانی اور بقرہ عید کے فتوے

۳۱۰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے عرض کرتے ہیں کہ میں نے قربانی حج کے لئے ایک نہایت ہی اعلیٰ اونٹنی تین سو اشرفیوں کی خریدی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے فروخت کر کے اس قیمت سے بہت سے جانور خرید لوں اور انھیں سب کو قربانی دیدوں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اسی کو قربانی دو ۳۱۱ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی سنت ہیں ۳۱۲ پھر یا رسول اللہ ہمارے لئے اس میں کیا ہے؟ فرمایا ہر ہر بال کے بدلے ایک نیکی ۳۱۳ اچھا تو یا رسول اللہ اون کے روؤں کی نسبت کیا ہے؟ فرمایا ہر ہر روئیں کے بدلے میں ایک نیکی (مسند احمد) ۳۱۴ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ پوچھتے ہیں کہ حج اکبر کا کونسا دن ہے؟ آپ فرماتے ہیں بقر عید کا (ترمذی) ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ بقرہ عید والے دن جمروں کے درمیان کھڑے ہو کر حجۃ الوداع میں آپ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ سب نے کہا قربانی کا فرمایا یہی حج اکبر کا دن ہے قرآن فرماتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں میں حج اکبر کے دن اعلان عام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے بری ہیں اس آیت کا اعلان بھی قربانی کی عید کے دن ہی ہوا تھا صحیح حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے بھی یہی فرمایا ہے ۳۱۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حج فسخ کر کے عمرہ کر لینے کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا پھر اس کے مستحب ہونے کا پھر اسے ضروری طور پر کر لینے کا۔ اس کے بعد اسے منسوخ کرنے والا کوئی حکم صادر نہیں ہوا ہم شریعت کا مسئلہ یہی جانتے ہیں اس کے وجوب کا قول ہی اس کے منع کے قول سے زیادہ قوی اور زیادہ صحیح ہے۔ بیشک بلا شبہ صحیح سندوں سے حضور کا ارشاد مبارک ثابت ہے کہ جو شخص قربانی اپنے ہمراہ نہ لایا ہو وہ عمرے کا احرام باندھے اور جو قربانی لایا ہو وہ عمرے کے ساتھ ہی حج کا بھی احرام باندھے ہاں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور عمرے کا ملا جلا احرام باندھا تھا یہ روایت بیس سے زیادہ سندوں سے ثابت ہے آپ کے سوا صحابی اسے آپ سے نقل کرتے ہیں یہی حکم آپ نے انھیں بھی دیا تھا جو اپنے ساتھ قربانی لائے تھے اور جن کے ساتھ ان کی قربانیاں نہ تھیں انھیں اسے توڑ کر تمتع کا حکم دیا آپ کا یہ فرمان اور آپ کا یہ فعل ہمارے نزدیک تو اس وضاحت سے ثابت ہے کہ گویا آنکھوں دیکھی بات ہے واللہ التوفیق ۳۱۶ کسی نے حضور سے دریافت کیا کہ اگر میں سوائے اس مادہ کے جو تحفے میں ملی ہو اور جانور نہ پاؤں تو کیا اسی کی قربانی کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے بال لو ناخن لو مونچھیں تراشو زیر ناف کے بال لے لو تیری پوری قربانی خدا کے نزدیک یہی ہو جائے گی (ابوداؤد) اس حدیث میں لفظ منیحہ ہے اس سے مراد وہ بکری ہے جو اسے دوسرے نے بطور تحفے کے اس لئے دی ہو کہ اس کے دودھ سے نفع اٹھائے اس کی قربانی سے اسے اس لئے روک دیا گیا ہے کہ یہ اس کی ملکیت نہیں دوسرے نے اسے ایک وقت مقررہ تک کے لئے دی ہے جس کے بعد اسے پہنچانا لازمی امر ہے اس لئے بھی اس کی قربانی نہیں کر سکتا

Marfat.com

م۳۱۷ آپ نے اپنے سات صحابہ کو جو آپ کے ساتھ تھے حکم دیا ہر ایک نے ایک ایک درہم نکالا ان سے ایک قربانی کا جانور خریدا اور کہنے لگے حضور بہت گراں پڑا آپ نے فرمایا افضل قربانی وہ ہے جو بہت قیمتی ہو اور بہت عمدہ اور چکنی فربہ ہو پھر حضور کے حکم سے ایک نے ایک پاؤں پکڑا دوسرے نے دوسرا تیسرے نے ہاتھ چوتھے نے دوسرا ہاتھ پانچویں نے ایک سینگ چھٹے نے دوسرا سینگ اور ساتویں نے اسے ذبح کر دیا اس پر سب نے مل کر تکبیر پڑھی (مسند احمد) یہ یاد رہے کہ ان لوگوں کو ایک گھر والوں کے قائمقام کر دیا ایک بکری ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ یہ ایک ہی قافلے کے ایک ساتھ کے ہم سفر تھے م۳۱۸ ایک صحابی آپ سے سوال کرتے ہیں کہ میرے ذمہ ایک اونٹ کا قربان کرنا ہے اور مجھے اس کی طاقت بھی ہے لیکن ملتا نہیں کہ میں اسے خریدوں آپ نے فتویٰ دیا کہ سات بکریاں خرید کر انھیں ذبح کر ڈالو (مسند احمد) م۳۱۹ حضرت زید بن خالد آپ سے چھ مہینے کی بکری کے بچے کی قربانی کا سوال کرتے ہیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ تو اسے قربانی کر لے (مسند احمد) م۳۲۰ حضرت ابو بردہ بن نیار آپ سے اس بکری کی نسبت سوال کرتے ہیں جسے عید والے دن ذبح کی تھی آپ پوچھتے ہیں کہ کیا نماز عید سے پہلے ذبح کر لی وہ کہتے ہیں کہ ہاں فرمایا پھر تو وہ گوشت کھانے کی بکری ہوئی انھوں نے کہا اچھا میرے پاس چھ ماہ کا بچہ ہے جو مجھے تو دو دانت والی سے بھی زیادہ پسند ہے فرمایا خیر تمھیں تو وہی کافی ہے لیکن تیرے سوا کسی اور کو جائز نہیں (مسند احمد) یہ صحیح اور صریح ہے اس بات میں کہ نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں خواہ وقت ہو گیا ہو خواہ نہ ہوا ہو یہی ہمارا مذہب و مسلک ہے اس کے سوا کا قول قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے چنانچہ صحیحین میں حضرت جندب بن سفیان بجلی سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی ہو اسے چاہیئے کہ اس کے بدلے اور قربانی کرے اور جس نے ہماری نماز پڑھ لینے تک قربانی نہ کی ہو وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے بخاری مسلم میں حضرت انس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر چکا ہو وہ دوبارہ کرے اب اس فرمان کے خلاف جس کا فتویٰ ہو وہ شمار میں لانے کے لائق بھی نہیں ہے کیونکہ حضور کے فرمان کے ساتھ اور کسی کا قول کوئی چیز نہیں م۳۲۱ حضرت ابو سعید آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ میں نے بھیڑ قربانی کے لئے خریدا اس پر بھیڑیے نے حملہ کیا اور اس کی دم کے پاس کے گوشت کا لوتھڑا لے گیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کرے (مسند احمد)

حرمت والی تین مسجدوں کی فضیلت

م۳۲۲ ایک صاحب نے بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے لئے جانے کی آپ سے اجازت طلب کی تو آپ نے انھیں مکہ شریف میں ہی نماز پڑھ لینے کا فتویٰ دیا م۳۲۳ ایک اور شخص نے فتح مکہ والے دن آپ سے پوچھا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر مکہ فتح کر دے تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا آپ نے فرمایا یہیں پڑھ لو اس نے پھر سوال دوہرایا آپ نے فرمایا اب تمھیں اختیار ہے (ابو داؤد) م۳۲۴ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کہ زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام م۳۲۵ پوچھا اس کے بعد کونسی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ م۳۲۶ پوچھا ان دونوں کے بننے کے درمیان کا فاصلہ کے سال کا ہے؟ فرمایا چالیس برس کا (متفق علیہ) م۳۲۷ یا رسول اللہ ان دونوں مسجدوں میں کس مسجد کی بنیاد تقوے پر رکھے جانے کا ذکر قرآن میں ہے؟ جواب

Marfat.com

تمہاری اس مسجد کا یعنی مسجد مدینہ کا (مسلم) مسند امام احمد میں اس کے بعد حضور کا یہ فرمان بھی ہے کہ اس میں بھی بہت بھلائی ہے یعنی مسجد قبا میں۔

فصل فضائل قرآن اور سورتوں کے خواص

م۳۲۸ یارسول اللہ قرآن میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟ فرمایا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (یعنی آیت الکرسی) (ابوداؤد)۔

م۳۲۹ یارسول اللہ میں نے ایک قبر پر بے خبری میں خیمہ گاڑ دیا مجھے کیا خبر تھی کہ یہاں کسی آدمی کی قبر ہے کوئی آدمی سورۃ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اسے ختم کی آپ نے فرمایا یہ عذابوں کو روکنے والی سورت ہے یہ نجات دلوانے والی ہے اسے عذاب قبر سے نجات دیگی (ترمذی) امام ابن عبد البر کہتے ہیں یہ صحیح ہے م۳۳۰ ایک صحابی درخواست کرتے ہیں کہ مجھے کوئی جامع سورت پڑھائیے آپ نے اسے سورۃ اذا زلزلت الارض پڑھائی جب ختم کر چکے تو وہ کہنے لگا اس خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ میں تو ہرگز اس پر زیادتی نہ کروں گا جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا اس شخص نے فلاح پالی دو بار یہی فرمایا ملاحظہ ہو ابوداؤد م۳۳۱ ایک صاحب کہتے ہیں حضور میرے دل میں سورۃ قل ھو اللہ احد کی بڑی محبت ہے آپ نے فرمایا اس کی محبت نے تجھے جنتی بنا دیا م۳۳۲ حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں تو سورہ ہود اور سورۃ یوسف پڑھا کرتا ہوں آپ نے فرمایا تو کسی صورت کو نہ پڑھے گا جو اللہ کے نزدیک زیادہ مبالغہ والی ہو بہ نسبت سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے (نسائی) م۳۳۳ یارسول اللہ سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے نزدیک کونسا ہے؟ فرمایا ٹھہرتے ہی کوچ کر دینے والا۔ اس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ قرآن کریم کو ختم کرتے ہی پھر شروع کر دے یعنی سورۃ فاتحہ اور پھر تین آیتیں سورہ بقرہ کے شروع کی تلاوت کرے تو ختم کرنا گویا ٹھہرنا ہوا اور شروع کرنا گویا کوچ کرنا ہوا لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی صحابی یا تابعی سے ایسا کرنا ثابت نہیں ائمہ میں سے کسی نے اسے مستحب نہیں کہا اصل مراد حدیث سے یہ ہے کہ ایک غزوے سے فارغ ہوا اور دوسرے جہاد کی تیاری میں مشغول ہو گیا ایک نیکی ختم کی دوسری شروع کی کہ اسے بھی جلدی سے پوری کریں لیکن یہ جو قاریوں میں دستور پڑا ہوا ہے یہ مراد اس حدیث کی قطعاً نہیں و باللہ التوفیق تفسیر حدیث حدیث کے ساتھ ہی متصلاً بھی آئی ہے کہ اول سے آخر قرآن تک اس طرح پڑھے کہ ادھر ختم ہوا ادھر نیا دور شروع بھی ہو گیا ادھر اترا ادھر چڑھا اس جملے کے یہ دو معنی ہیں ایک یہ کوئی سورت یا کوئی جز ختم کیا اور دوسرا شروع کیا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ادھر قرآن ختم کیا ادھر شروع کر دیا م۳۳۴ یا رسول اللہ یہ تو فرمائیے کہ اہل اللہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ جو قرآن والے ہیں خدا والے ہیں اور اس کے خاص لوگ ہیں (مسند احمد) م۳۳۵ حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن کتنے دنوں میں ختم کروں؟ آپ نے فرمایا ایک ماہ میں م۳۳۶ کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا بیس دن میں م۳۳۷ کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں؟ فرمایا پھر پندرہ دن میں م۳۳۸ کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں؟ فرمایا پھر دس دن میں م۳۳۹ کہا مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے فرمایا اچھا پانچ دن میں م۳۴۰ کہا میں تو اس سے بھی کم دنوں میں ختم کر سکتا ہوں؟ فرمایا تین دنوں سے کم میں جس نے قرآن ختم کیا اس نے قرآن سمجھا ہی نہیں (مسند احمد) م۳۴۱ دو شخص کسی آیت کے بارے میں اختلاف کرنے لگے جن میں سے ہر ایک نے حضور سے ہی پڑھا تھا دونوں

Marfat.com

نے حضور سے پوچھا تو آپ نے دونوں سے فرمایا اسی طرح اتاری گئی ہے پھر فرمایا قرآن سات قرأتوں پر اترا ہے (متفق علیہ)

ذکر خدا کے فضائل کے سوال جواب

نمبر ۳۴۲ سوال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین میں سے سب سے افضل اجر و ثواب والا کون ہے؟ جواب سب سے زیادہ ذکر اللہ کرنے والا نمبر ۳۴۳ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے داروں میں سے سب سے بڑا ثواب والا کون ہے جواب سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا نمبر ۳۴۴ پھر اسی طرح نماز کا سوال وجواب ہے نمبر ۳۴۵ یہی جواب سوال زکوٰۃ کا ہے نمبر ۳۴۶ اور حج کے سوال پر بھی یہی جواب عنایت فرمایا ہے نمبر ۳۴۷ صدقہ کے سوال پر بھی یہی فرمایا کہ سب سے زیادہ ذکر اللہ کرنے والا افضل اجر والا ہے تب حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا کہ پھر تو ذکر اللہ کرنے والے ہی ساری بھلائیاں سمیٹ لے گئے حضور نے فرمایا ہاں یہ بالکل درست ہے (ملاحظہ ہو مسند احمد) نمبر ۳۴۸ مفردین کے بارے میں آپ سے سوال ہوا جو سبقت والے ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے۔ اور روایت میں ہے کہ جو ذکر اللہ کے ساتھ مشہور ہیں ان کے سارے بوجھ ذکر اللہ ہلکے کر دیتا ہے قیامت کے روز یہ گناہوں سے خالی ہوں گے (ترمذی شریف) نمبر ۳۴۹ یا رسول اللہ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا ذکر اللہ کی مجلسیں نمبر ۳۵۰ یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ تو بتلایئے کہ وہ اہل کرم کون ہیں؟ جنھیں قیامت کے دن کہا جائے گا کہ آج میدان محشر کے سب لوگ جان لیں گے کہ اہل کرم کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مسجدوں میں اللہ تعالیٰ جل وعلا کا ذکر زیادہ کرتے تھے (مسند احمد) نمبر ۳۵۱ استفتا۔ یا رسول اللہ ذکر خدا کی مجلسوں کا انعام کیا ہے؟ **فتویٰ** مجالس ذکر کا انعام جنت ہے (مسند احمد) نمبر ۳۵۲ ایک جماعت نے غزوہ کیا اور بہت جلد غنیمت حاصل کر کے واپس آئے تو لوگ آپس میں کہنے سننے لگے کہ ان سے زیادہ جلد لوٹنے والے اور ان سے زیادہ غنیمت کا مال حاصل کرنے والے اور تو ہماری نظر سے نہیں گذرے آپ نے فرمایا میں تمھیں ان سے بھی جلد لوٹنے والے اور ان سے بھی زیادہ انعامی رقم پانے والے بتلاؤں وہ لوگ جو صبح کی نماز میں آئیں پھر بیٹھے بیٹھے ذکر اللہ کرتے رہیں یہاں تک کہ سورج نکل آئے یہ سب سے زیادہ جلد لوٹنے والے اور سب سے زیادہ غنیمت حاصل کرنے والے ہیں (ترمذی) نمبر ۳۵۲ اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو فرمایئے کہ سب سے بہتر لوگ کون ہیں؟ فرمایا وہ کہ ان کے چہروں پر نظر پڑتے ہی یاد خدا آجائے (مسند احمد) نمبر ۳۵۳ یا رسول اللہ سب سے بہتر سب سے پاک سب سے بڑے درجے کا عمل اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل کا ذکر (مسند احمد)

دعاؤں کی نسبت حضور سے سوالات اور آپ کے جوابات

نمبر ۳۵۴ اے اللہ کے سچے رسول سب سے زیادہ کونسی دعا سنی جاتی ہے؟ فرمایا پچھلی آدھی رات کی اور فرض نمازوں کے بعد کی (مسند احمد) فرماتے ہیں اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی تو صحابہ نے عرض کیا کہ نمبر ۳۵۵ کہ پھر ہم کیا دعا کریں؟ فرمایا دنیا و آخرت کی عافیت اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔ (یعنی یوں کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَالُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ (ترمذی شریف) نمبر ۳۵۶ یا رسول اللہ ہم دعا کے خاتمے پر کیا کہیں؟ فرمایا آمین پر دعا کو ختم کرو (ابوداؤد) اے اللہ کے سچے رسول پوری نعمت کیا ہے؟ فرمایا جنت کا مل جانا اور جہنم سے چھوٹ جانا (ترمذی) خدایا

ہم تجھ سے تیری پوری نعمت طلب کرتے ہیں کہ ہمیں جنت الفردوس مل جائے اور عذاب دوزخ سے چھٹکارا حاصل ہو جائے اور الٰہی تو قبول فرما (آمین) نمبر ۳۵۸ حضور وہ جلدی کیا ہے جس سے دعا قبول نہیں ہوتی؟ فرمایا یہ کہ تو کہے کہ میں نے تو دعا کی پھر کی لیکن قبول ہی نہیں ہوتی یہ کہہ کر گویا تھک کر بیٹھ جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے (مسلم) ایک روایت میں ہے میں نے اللہ سے پھر مانگا پھر مانگا لیکن مجھے کچھ نہ ملا نمبر ۳۵۹ حضور اے خدا کے پیارے رسول باقیات صالحات کیا ہیں؟ فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ کا پڑھنا (مسند احمد) نمبر ۳۶۰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ درخواست کرتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھلایئے جو میں نماز میں پڑھتا رہوں؟ فرمایا یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ٥ (متفق علیہ) نمبر ۳۶۱ ایک اعرابی کو آپ نے یہ کلمات سکھائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ٥ تو اس نے کہا یا رسول اللہ یہ تو سب میرے پروردگار کے لئے ہیں مجھے میرے اپنے لئے بھی کچھ سکھلایئے فرمایا یہ دعا مانگو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ یعنی خدایا مجھے بخش مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی دے مجھے عافیت عطا فرما سن یہ دعا تیرے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کر دے گی۔ (صحیح مسلم شریف) نمبر ۳۶۲ جنت کی کیاریوں کی بابت آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ مسجدیں ہیں نمبر ۳۶۳ پھر حضور ان کیاریوں کا کیا پھل ہے؟ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا (ترمذی شریف) نمبر ۳۶۴ حضور مجھے قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں ہو سکتا تو مجھے وہ سکھلایئے جو مجھے کفایت کرے آپ نے فرمایا یہ کہو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ نمبر ۳۶۵ اس نے کہا حضور یہ تو سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوا پس میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ دعا مانگو اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا گویا کوئی شخص کوئی چیز لے رہا ہو آپ نے فرمایا اس نے اپنے ہاتھ بھلائی سے پر کر لئے (ابوداؤد) نمبر ۳۶۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو درخت بوتے دیکھ کر حضور نے فرمایا میں تمہیں اس سے بھی بہتر درخت بونا بتلاؤں؟ سنو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ایک مرتبہ کہنے سے تیرے لئے جنت میں ایک درخت بو یا جائے گا (ابن ماجہ) نمبر ۳۶۷ یا رسول اللہ کوئی ایسی صورت بھی ہے جس سے ہم میں سے کوئی شخص ہر دن میں ایک ہزار نیکی حاصل کر سکے فرمایا ہاں سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے والے کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا اس کی ہزار خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں (صحیح مسلم شریف) نمبر ۳۶۸ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ کھایا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اگر شام کو یہ کلمات کہتا تو اسے یہ ضرر نہ پہنچتا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (صحیح مسلم) نمبر ۳۶۹ اے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو کوئی تعویذ سکھا دیجئے فرمایا یہ کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ ھَنِیِّیْ (نسائی) یعنی اللہ میں تجھ سے اپنے کانوں کی اپنی آنکھوں کی اپنی زبان کی اپنے دل کی اپنی شرمگاہ کی

Marfat.com

برائی سے پناہ چاہتا ہوں ؟ ۳۷۰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھیں ؟ فرمایا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ (متفق علیہ)

ایمان و اسلام

حضرت معاذ آپ سے پوچھتے ہیں کہ مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے آپ نے فرمایا تمہارا سوال بہت بڑے امر کا ہے ہاں وہ اس پر آسان ہے جس پر خدا آسان کر دے اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر نماز قائم رکھ زکوٰۃ دیتا رہ رمضان کے روزے رکھ۔ بیت اللہ کا حج کر۔ آ میں تجھے بھلائی کے دروازے بھی بتلا دوں۔ روزہ ڈھال ہے صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور انسان کی آدھی رات کی تہجد گزاری اب میں تمہیں اس تمام امر کا سر اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی بھی بتلا دوں تمام امر کا سر تو اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے اب میں تمہیں اس تمام کام کا خلاصہ بتلاؤں ؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتلایئے فرمایا اسے روک لے یہ فرما کر آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا جو باتیں ہم کرتے ہیں ان پر بھی ہماری پکڑ ہو گی ؟ آپ نے فرمایا معاذ تمہاری عقلمندی پر افسوس ہے انسان کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالنے والی چیز یہ زبان کا کنارہ ہی تو ہے یہ صحیح حدیث ہے ۳۷۲ ایک اعرابی نے آپ سے دریافت کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جسے کرنے سے میں جنتی بن جاؤں ؟ آپ نے فرمایا فرض نماز برابر پڑھتے رہو فرض زکوٰۃ برابر دیتے رہو رمضان کے روزے پابندی سے رکھو وہ کہنے لگا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ اس پر زیادتی کروں گا نہ اس میں کمی کروں گا جب وہ جانے لگا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے (متفق علیہ) ۳۷۳ ایک اور شخص نے آپ سے عرض کی کہ مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے آپ نے فرمایا گو تم نے بات تو مختصر کہی ہے لیکن اہمیت اس میں بہت زیادہ ہے نسمہ آزاد کر اور گردن چھڑا ۳۷۴ اس نے کہا کیا یہ دونوں ایک ہی بات نہیں ؟ آپ نے فرمایا نسمہ کی آزادی تو یہ ہے کہ اکیلا تو ہی ایک غلام آزاد کرے اور گردن خلاصی یہ ہے کہ تو کسی غلام کی آزادی میں کوئی حصہ لے اور بہتر چیز کا تحفہ میں دینا اور ظلم کرنے والے رشتہ داروں سے سلوک کرنا اگر تجھے اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکے کو کھلا پیاسے کو پلا لوگوں کو نیک باتیں بتلا بری باتوں سے روک اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو سوائے خیر اور بھلائی کے اپنی زبان نہ کھول (مسند احمد) ۳۷۵ ایک صاحب حضور سے دریافت فرماتے ہیں کہ اسلام کیا ہے ؟ فرمایا یہ کہ تیرا دل اللہ کا فرمانبردار بن جائے اور مسلمان تیری زبان اور تیرے ہاتھوں سے بے خوف رہیں ۳۷۶ اچھا حضور کونسا اسلام افضل ہے ؟ فرمایا ایمان ۳۷۷ ایمان کیا ہے فرمایا اللہ کو اس کے فرشتوں کو اس کی کتابوں کو اس کے رسولوں کو ماننا موت کے بعد کی زندگی کو ماننا ۳۷۸ کونسا ایمان افضل ہے ؟ فرمایا ہجرت ۳۷۹ ہجرت کیا ہے۔ فرمایا برائیوں کو چھوڑ دینا ۳۸۰ کونسی ہجرت افضل ہے ؟ فرمایا جہاد ۳۸۱ جہاد کیا ہے ؟ فرمایا کفار سے بموقعہ جنگ لڑنا ۳۸۲ کونسا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے ؟ فرمایا جس کی سواری بھی کاٹ دی جائے جس کا خون بھی بہا دیا جائے پھر دو عمل اور ہیں جو سب اعمال سے افضل ہیں سوا

Marfat.com

ان کے جوان جیسے عمل کرے پاک حج یا عمرہ۔ مسند احمد ۳۸۳ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ ایک پر ایمان لانا۔ پھر جہاد پھر پاک حج اس کی فضیلت اور اعمال پر ایسی ہی ہے جیسے سورج کے طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے کی جگہ میں فاصلہ ہے (مسند احمد) ۳۸۴ یا رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے لئے محبت رکھنا اللہ کے لئے دشمنی رکھنا اپنی زبان کو ذکر اللہ میں جاری رکھنا ۳۸۵ سائل نے کہا یا رسول اللہ اور کیا ہے؟ فرمایا لوگوں کے لئے وہ چاہنا جو خود اپنے لئے چاہتا ہے اور بھلی بات زبان سے نکالنا یا چپ رہنا ۳۸۶ چند صحابہ آپس میں مذاکرہ کرنے لگے کسی نے کہا سب سے بہتر عمل حاجیوں کو پانی پلانا ہے کسی نے کہا مسجد حرام کی خدمت و آبادی کرنا ہے۔ کسی نے کہا حج ہے کسی نے کہا راہ خدا کا جہاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد رکھنا اس کے برابر کر دیا؟ جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور راہ خدا میں جہاد کرتا ہے اللہ کے نزدیک یہ برابر کے لوگ نہیں اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا فَائِزُوْنَ تک قرآن اس بارے میں اترا ۳۸۷ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اللہ کے سوا اور معبود نہ ہونے کی اور آپ کے رسول اللہ ہونے کی میں گواہی دیتا ہوں پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں ماہ رمضان شریف کے روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جو اس پر مرے گا وہ نبیوں صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ قیامت کے دن ہو گا بالکل اس طرح یہ فرما کر آپ نے اپنی انگلیاں کھڑی کر کے دکھائیں اور فرمایا جب تک کہ وہ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرے ۳۸۸ ایک صحابی آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ تو بتلائیے اگر میں فرض نماز پڑھوں رمضان کے روزے رکھوں حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کوئی زیادتی نہ کروں تو کیا میں جنت میں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا واللہ ان کاموں پر اور کسی زائد کام کو نہ کروں گا (مسلم شریف) ۳۸۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور سلام کرتا رہے خواہ کسی کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو (متفق علیہ) ۳۹۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ جب میں آپ کے نورانی مکھڑے کو دیکھتا ہوں تو میرا جی خوش ہو جاتا ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں پس آپ مجھے سب چیزیں بتا دیجئے آپ نے فرمایا تمام چیزیں پانی سے پیدا کی گئی ہیں ۳۹۱ میں نے کہا مجھے کوئی ایسا کام بھی بتلا دیجئے کہ جب میں اسے لوں تو جنتی بن جاؤں آپ نے فرمایا سلام پھیلا، کھانا کھلا، رشتے جوڑ رات کو جب لوگ سو جائیں تو تہجد پڑھ پھر تو سلامتی کے ساتھ جنت میں چلا جائے گا (مسند احمد) ۳۹۲ ایک صحابی نے آپ سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اگر تو اپنا دل نرم کرنا چاہے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر ۳۹۳ حضور سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا لمبے قیام کی نماز ۳۹۴ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کم مال والے کی خیرات ۳۹۵ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا خدا کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دینا ۳۹۶ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جو شخص مشرکوں سے اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کرے ۳۹۷ کونسی شہادت افضل ہے فرمایا جس کا خون بہے اور جس کی سواری بھی کٹ جائے (ابوداؤد) ۳۹۸ یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا

Marfat.com

وہ ایمان جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو وہ جہاد جس میں کوئی خیانت نہ ہو وہ حج جو نیکی والا پاک صاف ہو۔ نمبر۳۹۹ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں کہ میرے پاس تو مال ہی نہیں صدقہ کہاں سے کروں؟ آپ نے فرمایا اللہ اکبر کہنا بھی صدقہ ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ بھی صدقہ ہے استغفار کرنا بھی صدقہ ہے لوگوں کے راستے سے کانٹے کا پتھر کا ہڈی کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اندھے کو راہ دکھا دینا بہرے کو بات سنا دینا اور گونگے کو سمجھا دینا بھی صدقہ ہے کوئی شخص اپنی حاجت کی تلاش میں ہو اور تمہیں اس کا علم ہو اسے بتلا دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی حاجت مندی فریاد رسی کرنا اور دوڑ بھاگ کر اس کا دکھ ٹال دینا بھی صدقہ ہے۔ کمزور ضعیف لوگوں کو اپنی قوت بازو سے مدد کرنا بھی صدقہ ہے سن تو جو اپنی بیوی سے جماع کرے اس پر بھی تجھے اجر ہے نمبر۴۰۰ حضرت ابوذر نے کہا مجھے اپنی شہوت رانی میں اجر کیسے ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بتلا اگر تیری اولاد ہوتی اور تو اس کا اجر چاہتا پھر وہ مرجاتی اور صبر کرتا تو کیا تجھے اس کا اجر ملتا؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا تو نے اسے پیدا کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو نے اسے ہدایت کی تھی؟ میں نے کہا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اسے روزی دیتا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں اس کا رزاق اللہ تعالیٰ تھا فرمایا پس اسی طرح اس کا حلال میں رکھنا اور حرام کاری سے بچنا ہے اب اگر خدائے تعالیٰ چاہے اسے زندہ رکھے چاہے مار ڈالے تجھے اجر ہے (مسند احمد) نمبر۴۰۱ اللہ کے رسول رسولوں کے سردار آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سوال کرتے ہیں کہ تم میں سے آج روزے سے کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں کہ میں۔ آپ پھر پوچھتے ہیں کہ تم میں سے آج کسی مسلمان کے جنازے میں شرکت کس نے کی؟ اب بھی صدیق اکبر کا جواب ہوتا ہے کہ میں نے آپ پھر سوال کرتے ہیں کہ آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر جواب دیتے ہیں کہ میں نے۔ فرماتے ہیں تم میں سے آج بیمار کی عیادت کس نے کی ہے؟ آپ فرماتے ہیں میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ نیک خصلتیں جس شخص میں بھی ہو جائیں وہ جنتی ہو گیا۔ (مسلم) نمبر۴۰۲ یا رسول اللہ ایک انسان کوئی نیکی نہایت پوشیدگی سے کرتا ہے پھر دروں کو اس کی اطلاع ہو جاتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اسے دوہرا اجر ہے پوشیدگی کا ایک اجر اور ظاہر ہونے کا دوسرا اجر (ترمذی) نمبر۴۰۳ حضرت ابوذر پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ کوئی شخص نیک کام کرتا ہے لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں؟ فرمایا یہ تو مومن کے لئے جلدی کی خوشخبری ہے (مسلم) نمبر۴۰۴ ایک سائل سوال کرتا ہے کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ جواب دیتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لانا اس کی تصدیق کرنا اس کی راہ میں جہاد کرنا نمبر۴۰۵ سائل کہتا ہے میں تو اس سے آسان چیز چاہتا ہوں؟ فرمایا نرمی اور صبر نمبر۴۰۶ اس نے کہا میں اس سے بھی آسان چیز کا طالب ہوں فرمایا جو فیصلہ تقدیر خدا کی طرف سے ہو اس میں تو ناراض نہ رہ (مسند احمد) نمبر۴۰۷ حضرت عقبہ بہترین اعمال کے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں جو تجھ سے توڑے تو اس سے جوڑ جو تجھے محروم کرے تو اسے دے جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے درگزر کر (مسند احمد) نمبر۴۰۸ یا رسول اللہ مجھے کیسے علم ہو کہ میں برا ہوں یا بھلا ہوں؟ فرمایا جب تیرے پڑوسی تجھے بھلا کہنے لگیں تو تو بھلا ہے اور تجھے برا کہنے لگیں تو تو برا ہے (ابن ماجہ) نمبر۴۰۹ مسند احمد میں ہے جب تو ان کے منہ سے سن کہ وہ کہہ رہے ہیں تو نے اچھا کیا تو سمجھ لے کہ تو نے واقعی اچھا کیا اور جب ان کی زبانی سنے کہ تو نے برا کیا تو یقین کرے کہ تو نے برا کیا۔

Marfat.com

فصل۔ تجارت اور محنت مزدوری وغیرہ کا بیان

نمبر۴۱۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی کمائی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر ایک مطابق شرع تجارت (مسند احمد) نمبر۴۱۱ ابوداؤد میں ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی ہے میرا باپ میرا مال فنا کر دینا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کی ملکیت ہے تم جو کچھ کھاتے ہو اس میں سب سے زیادہ پاک چیز تمہاری کمائی ہے تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی ہے پس تم اسے شوق سے سہتا پچتا کھاؤ پیو (مسند احمد) نمبر۴۱۲ ایک صحابیہ عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہیں کہ ہم تو اپنے باپ دادوں پر اپنے لڑکوں پر اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں تو یہ فرمایئے کہ ہمارے لئے ان مالوں میں سے کیا کیا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا تر چیز جو تم کھالو ہدیے میں دے لو (ابوداؤد) حدیث میں لفظ رطب ہے اس کے معنی حضرت عقبہ نے یہ بیان کئے ہیں کہ مراد اس سے وہ چیز ہے جو رہ نہ سکے نمبر۴۱۳ حضور سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم کتاب اللہ پر اجرت لے سکتے ہیں آپ نے فرمایا سب سے زیادہ مستحق اجرت کی چیز تو کتاب اللہ ہی ہے اس روایت کو حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے دم کرنے کے قصے میں ذکر کیا ہے نمبر۴۱۴ سلطانی مال کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ بغیر سوال کے اور بغیر لالچ کے جو کچھ اللہ تعالیٰ تجھے دے وہ لے کھالے اور اسے اپنی دولت بنالے (مسند احمد) نمبر۴۱۳ حضور سے سوال ہوتا ہے کہ پچھنے لگانے والے کی اجرت کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ اسے اپنے اونٹ کے چارے میں اور اپنے غلاموں کی خوراک میں خرچ کر دو (موطا امام مالک) نمبر۴۱۴ ایک صاحب آپ سے پوچھتے ہیں کہ نر کے کدانے کی اجرت کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے اس سے منع فرمادیا نمبر۴۱۵ اس نے کہا کہ ہمیں اس میں بطور اکرام لوگ کچھ دیدیا کرتے ہیں آپ نے اس کی رخصت دی یہ حدیث حسن ہے امام ترمذی نے اسے روایت کی ہے نمبر۴۱۶ آپ نے قسامہ سے منع فرمایا تو دریافت کیا گیا کہ قسامہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی شخص جو لوگوں کے قبیلوں پر ہو پھر اس کے حصے میں سے اپنا حصہ لے اور اس کے حصے میں سے اپنا حصہ لے۔

فضیلت والے اعمال کا بیان

نمبر۴۱۷ یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی کا پلانا نمبر۴۱۸ ایک صحابیہ آپ سے کہتی ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ نماز ادا کرتی رہوں آپ نے فرمایا ہاں مجھے معلوم ہو گیا کہ تمہاری چاہت میرے ساتھ نماز ادا کرنے کی ہے سنو تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حجرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اپنے حجرے میں نماز پڑھنا اپنے دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے چنانچہ اس نیک بیوی نے اپنے گھر کے اندرونی انتہائی کونے میں جو سب سے کم روشنی والی جگہ تھی وہاں اپنی مسجد بنانے کا حکم دیا اور وہیں انتقال کے وقت تک نماز پڑھتی رہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا نمبر۴۱۹ آپ سے دریافت کیا گیا کہ تمام جگہوں میں بہتر جگہ کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں جب تک کہ میں حضرت جبرئیل سے نہ پوچھ لوں پھر آپ نے جبرئیل سے پوچھا انہوں نے کہا مجھے بھی معلوم نہیں میں

Marfat.com

اللہ سے دریافت کروں پھر حضرت جبرئیل آئے اور فرمایا کہ بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور بدترین جگہ بازار ہیں نمبر ۴۲۰ فرماتے ہیں کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ان پر ضروری ہے کہ ہر جوڑ پر صدقہ دے تب لوگوں نے کہا اس قدر صدقہ کرنے کی طاقت کسے ہے؟ فرمایا ہاں رینٹ یا تھوک مسجد میں دیکھ کر اسے دفن کر دینا راستے میں سے کسی ایذا دینے والی چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اگر تو یہ بھی نہ پائے تو ضحی کے وقت کی دو رکعت تجھے کافی ہے نمبر ۴۲۱ یا رسول اللہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا جو کھڑا ہو کر پڑھے وہ افضل ہے جو بیٹھ کر پڑھے اسے آدھا اجر ہے اور جو لیٹ کر پڑھے اسے اس سے بھی آدھا اجر ہے میں کہتا ہوں اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ یہ حکم نفل نماز کا ہے یہ مطلب تو ان کے نزدیک ہے جو لیٹ کر نوافل کا پڑھنا جائز جانتے ہیں دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ معذور لوگوں کے لئے ہے اسے اپنے فعل پر آدھا اجر ملتا ہے اور نیت پر پورا اجر ملتا ہے نمبر ۴۲۲ یا رسول اللہ مجھے تو قرآن کے سیکھنے سے اس ڈر نے روک دیا ہے کہ مبادا میں اس کے ساتھ قیام نہ کر سکوں آپ نے فرمایا قرآن کو سیکھ اسے پڑھ اور سو جایا کر قرآن کو پڑھ کر اسے سیکھ کر اس کے ساتھ قیام کرنے کی مثال مشک کی اس بھری ہوئی تھیلی جیسی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو اور جو اسے سیکھ کر سو جائے اور وہ اس کے پیٹ میں ہو اس کی مثال اس برتن کی سی ہے جس میں مشک بھر کر اسے بند کر کے مہر لگا دی جائے نمبر ۴۲۳ ایک صحابی کی وفات پر آپ فرماتے ہیں کاش کہ یہ غیر وطن میں فوت ہوتا تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کس لئے؟ فرمایا اس لئے کہ وہ جب پردیس میں مرتا اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کے پیروں کے نشانات ختم ہونے کی جگہ ناپ کر اسے جنت میں جگہ ملتی یہ سب حدیثیں امام ابو حاتم بن حبان رحمت اللہ علیہ اپنی صحیح میں لائے ہیں۔

متفرق سوالات اور جوابات

نمبر ۴۲۴ یا رسول اللہ کیا دوا بھی کچھ فائدہ دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ روئے زمین پر وہ کونسی بیماری ہے جس کی دوا اللہ تبارک وتعالیٰ نے نہ اتاری ہو نمبر ۴۲۵ دم کرنے اور دوا کرنے کی بابت آپ سے سوال ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کو کچھ لوٹا دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ خود تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں نمبر ۴۲۶ یا رسول اللہ ایک مسلمان نے ایک مشرک کو میدان جنگ میں نیزہ مارتے ہوئے کہا لینا جا میں فارس کا نوجوان ہوں آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں تعریف بھی کی جائے گی اور اجر بھی دیا جائے گا یہ دونوں حدیثیں مسند احمد میں ہیں نمبر ۴۲۷ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات سکھایئے جو مجھے نفع دے فرمایا سنو کسی چھوٹی سی چھوٹی نیکی کو حقیر نہ سمجھو گو تم اپنے ڈول میں سے کسی پیاسے کو پانی ہی ڈال دو گو تم اپنے کسی مسلمان بھائی سے بخندہ پیشانی گفتگو ہی کرو سنو تہمد ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے پرہیز کرتے رہو یہ تکبر ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند رکھتا ہے دیکھو کسی کو تمہاری کوئی بات معلوم ہو اور وہ تمہیں بطور طعنے اور گالی کے بات مارے تو تم جو عیب اس کا جانتے ہو اسے منہ پر نہ لاؤ اس کا اجر تمہیں ملے گا اور اس کا وبال اس پر ہو گا نمبر ۴۲۸ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا لوگوں کی نسبت کیا فرمان ہے؟ ارشاد ہوا کہ جو میری رسالت کی گواہی دیتا ہو اس کے لئے حلال نہیں (مسند احمد) نمبر ۴۲۹ حضور سے ان امراء کی بابت سوال ہوا جو نمازوں کو وقت سے تاخیر کر کے پڑھیں گے کہ ان کے ساتھ کیسے کیا جائے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لو پھر ان کے ساتھ بھی ادا کر لیا کرو وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی یہ حدیث صحیح ہے نمبر ۴۳۰ حضرت صفوان

Marfat.com

بن معطل سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے خاوند کی شکایت کرتی ہیں کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتے ہیں اور جب میں روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے روزہ تڑوا دیتے ہیں اور صبح کی نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے آپ نے یہ سب باتیں حضرت صفوان سے دریافت کیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ دو دو سورتیں ملاکر پڑھتی ہیں جس سے میں نے انھیں منع کر رکھا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا اگر ایک ہی سورت ہوتی تو تمام دنیا کے لوگوں کو کافی تھی۔ کہا روزوں کی نسبت یہ گذارش ہے کہ یہ نفلی روزے رکھتی چلی جاتی ہیں میں نوجوان آدمی ہوں کب تک صبر کرتا رہوں؟ اسی وقت حضور نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت نفلی روزہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ رکھے اور میری صبح کی نماز کی تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ کام کاج والے آدمی ہیں سورج طلوع ہوجانے تک آنکھ نہیں کھلتی۔ حضورؐ نے فرمایا تو جب جاگے نماز ادا کرلے (ابن حبان) میں کہتا ہوں چونکہ یہ کام کاج والا گھرانہ تھا اسی وجہ سے تہمت صدیقہ میں ان کا نام آیا اس لئے کہ یہ قافلے میں سب سے پیچھے تھے تہمت کے قصے میں ان کے جو الفاظ ہیں کہ واللہ میں نے کسی عورت کا بازو کبھی نہیں کھولا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں اس لئے کہ اس وقت تک ان کا نکاح نہیں ہوا تھا نہ کسی عورت سے ملے تھے اس کے بعد ان کا نکاح ہوگیا نمبر ۴۳۱ آپ سے گرگٹ کے مار ڈالنے کا سوال ہوا تو آپ نے جواب میں اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ ابن حبان نمبر ۴۳۲ ایک صاحب نے کعبے تک پیدل جانے کی نذر مانی تھی پھر اسے دو شخص اٹھائے ہوئے لئے جارہے تھے تو آپ نے فرمایا یہ شخص اپنے تئیں مصیبت میں ڈالے اس سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے آپ نے اسے سوار ہوجانے کا حکم فرمایا ۴۳۳ ایک صاحب نے اپنے پڑوسی کی ایذا کی شکایت سرکار نبوت میں کی آپ نے صبر کرنے کی تلقین کی اس نے تین مرتبہ یہی کہا آپ نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا اس نے پھر چوتھی مرتبہ شکایت کی تو آپ نے فرمایا اپنا اسباب مکان سے نکال کر راستے میں ڈال دو اس نے ایسا ہی کیا اب جو نکلتا ہے (یعنی جو راستے سے گزرتا ہے) وہ پوچھتا ہے کیا بات ہے؟ جواب دیتے ہیں کہ پڑوسی کی ایذاؤں سے تنگ آگیا ہوں تو ہر ایک اس پڑوسی کو لعن طعن کرتا ہے آخر اس سے نہ رہا گیا اسی وقت دوڑا ہوا آیا اور قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ اب نہ ستاؤں گا معاف کرو اور اپنا اسباب مکان میں واپس لے آؤ (مسند احمد اور ابن حبان) نمبر ۴۳۴ ایک صاحب آپ سے کہتے ہیں کہ حضور میں بڑا گنہگار ہوں کیا میری توبہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے ماں باپ ہیں؟ اس نے کہا نہیں پوچھا خالہ ہے؟ فرمایا ہاں فرمایا ان سے نیکی کر (ابن حبان) نمبر ۴۳۵ ایک صاحب کسی گناہ کی وجہ سے مستحق عذاب ہوچکے تھے ان کی بابت جب آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو اس غلام کے ہر ہر عضو کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا ہر ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کردیگا (ابن حبان) نمبر ۴۳۶ ایک صاحب نے پوچھا یا رسول اللہ میرے ماں باپ فوت ہوچکے ہیں کیا اب بھی میں ان کے ساتھ کوئی نیکی کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دعا مانگا کر ان کے لئے استغفار کیا کر ان کے۔ لئے ان کے وعدوں کو ان کے بعد پورا کر ان کے دوستوں کی عزت کر ان کی وجہ سے جو صلہ رحمی ہو اسے بجا لا۔ وہ یہ سن کر خوش ہوکر کہنے لگا واہ واہ کیسی لذیذ اور کیسی پاک ہدایتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا اب ان پر عمل کر نمبر ۴۳۷ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی مشرک پر میدان جنگ میں قتل کرنے کے لئے حملہ کیا لیکن اس نے اسی وقت کہدیا کہ میں مسلمان ہوں پھر بھی اس نے اسے قتل کر ڈالا اس پر

آپ نے سخت ناراضگی کے الفاظ فرمائے اس نے کہا یا رسول اللہ یہ کلمہ تو اس نے صرف جان بچانے کے لئے ہی کہا تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مومن کا قتل مجھ پر حرام کر دیا ہے م۴۳۸ ابن حبان میں ہے یا رسول اللہ ہمیں بتائیے کہ ہم میں بہتر لوگ کون ہیں؟ اور بدتر لوگ کون ہیں آپ نے فرمایا بہتر وہ ہیں جن کی بھلائی کی امید کی جائے اور ان کی برائی کا کھٹکا نہ ہو اور تم میں بدتر وہ لوگ ہیں جن کی بھلائی سے لوگ نا امید ہو جائیں اور جن سے برائی پہنچنے کا خطرہ لوگوں کو لگا رہے م۴۳۹ صحیح ابن حبان میں ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضور آپ کو اللہ تبارک تعالیٰ نے کس چیز کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام کے ساتھ م۴۴۰ اس نے کہا اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اپنا دل اللہ کا مطیع کر دے اپنا چہرہ اللہ کی طرف کر دے فرض نمازیں پڑھتا رہے فرض زکوٰۃ دیتا رہے دونوں بھائی ہیں مددگار اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول نہیں فرماتا جو اپنے اسلام کے بعد شرک کرے م۴۴۱ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو فرمائیے کہ اگر میں مشرکوں میں سے کسی سے مقابلہ کروں وہ مجھ پر حملہ کر کے تلوار کا وار کرے وہ ٹھیک اور کاری پڑے اور میرا ہاتھ جڑ سے کاٹ دے پھر کسی درخت کی اوٹ میں پناہ میں چلا جائے اور کہدے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لایا کیا اس کے اس کہنے کے بعد اس کا قتل کرنا میرے لئے روا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں اسے قتل نہ کر اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیری اس جگہ ہو گا جہاں تو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کی اس جگہ ہو گا جہاں وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا یہ حدیث بالکل صحیح ہے م۴۴۲ یا رسول اللہ میں ایک شخص کے یہاں گیا اس نے نہ میری ضیافت کی نہ مہمانداری کی تو کیا جب وہ میرے یہاں آئے تو میں بھی ایسا ہی کر سکتا ہوں؟ آپ نے جواب دیا بلکہ تو اس کی مہمانداری کر۔ یہ دونوں روایتیں صحیح ابن حبان میں ہیں م۴۴۳ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص جو ایک قوم سے محبت تو رکھتا ہے لیکن ان جیسے اعمال صالحہ اس کے پاس نہیں آپ نے فرمایا اے ابوذر تو انہی لوگوں کے ساتھ ہو گا جن سے تو محبت رکھتا ہے حضرت ابوذر کہنے لگے کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو انہی کے ساتھ ہے جن کی محبت تیرے دل میں ہے م۴۴۴ چند دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے فتوے پوچھتے ہیں آپ ان کا جواب دے کر فرماتے ہیں لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر سے حرج ہٹا دیا ہے ہاں حرج اور ہلاکت والا وہ ہے جو کسی مسلمان بھائی کی آبروریزی کرے م۴۴۵ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم دوا علاج کرا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کی دوائیں بھی نازل فرمائی ہیں سوائے ایک کے م۴۴۶ پوچھا وہ کیا؟ فرمایا بڑھاپا م۴۴۷ حضور سب سے زیادہ اللہ کا پیارا کون ہے؟ جواب دیا سب سے اچھے اخلاق والا (احمد ابن حبان) م۴۴۸ ابن حبان میں ہے کہ حاتم طائی کے بیٹے حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرا باپ صلہ رحمی صدقہ خیرات سخاوت بہت کیا کرتا تھا اس کے لئے کیا ہے؟ فرمایا وہ طالب شہرت تھا وہ اسے حاصل ہو چکی م۴۴۹ یا رسول اللہ میں کسی کسی کھانے کو چھوڑ دیتا ہوں گھن اور نفرت کر کے؟ فرمایا کسی ایسی چیز کو نہ چھوڑ جس کے چھوڑنے میں نصرانیت کی مشابہت ہو م۴۵۰ یا رسول اللہ میں اپنے شکاری کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں وہ شکار کو پکڑ لیتا ہے لیکن ذبح کرنے کے لئے میں بجز دھار دار پتھر اور لکڑی کے اور کوئی چیز نہیں پاتا؟ آپ نے فرمایا جس چیز سے چاہے خون بہا دے اور نام خدا لے (ابن حبان) م۴۵۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے ابن جدعان کی خیرات و سخاوت مہمان نوازی حسن سلوک وغیرہ کا ذکر کر کے

Marfat.com

پوچھا کہ کیا یہ نیکیاں اسے کچھ نفع دیں گی؟ آپ نے فرمایا نہیں اس لئے کہ اس نے ایک دن بھی نہیں کہا رَبِّ اغْفِرْ لِی خَطِیْئَتِی یَوْمَ الدِّیْن
س۴۵۲ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی کے اس سوال پر کہ مجھے ایسی جامع بات بتلا دیجئے کہ پھر کسی سے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے
آپ نے فرمایا زبان سے اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کر کے پھر اس پر جم جا۔ س۴۵۳ یارسول اللہ سب سے زیادہ بزرگ شخص کون ہے؟ فرمایا سب
سے زیادہ خوف خدا کرنے والا۔ س۴۵۴ کہا یہ ہمارا مطلب نہیں فرمایا پھر کیا تم عرب کے قبیلوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو؟ سنو
جاہلیت کے زمانے میں جو بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں جب دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔ س۴۵۵ ایک عورت آپ سے اجازت طلب کرتی
ہے کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سالم واپس لوٹائے تو آپ کے سر پر دف بجاؤں آپ نے فرمایا اگر نذر مانی ہے تو پوری کر
ورنہ نہیں اس نے کہا واقعی میں نے نذر مانی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اس نے اپنی نذر پوری کی یہ صحیح حدیث ہے اس روایت
کی دو توجیہیں ہیں ایک تو یہ کہ آپ نے اسے اس مباح نذر کے پورا کرنے کی اجازت اس لئے مرحمت فرمائی کہ اس کا دل خوش ہو جائے اس
صدمے کا بدلہ ہو جائے اس کا دل ایمان پر لگ جائے قوت ایمانیہ اس میں آجائے اور اس کی جو خوشی حضور کی سلامتی میں تھی وہ پوری ہو
دوسری توجیہہ یہ ہے کہ اس کی یہ نذر نیکی کی تھی کیونکہ اس میں اس خوشی کا اظہار تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور آپ
کی سلامتی اور آپ کی اپنے دشمنوں پر فتحمندی کے بارے میں تھی جو خدا کی طرف سے آپ کو حاصل ہوئی تھی اور اس طرح دین خدا کی بلندی
غلبہ ہوا تھا پس آپ نے اس نذر کو پورا کرنے کی اجازت دیدی س۴۵۶ یارسول اللہ ایک شخص راہ خدا میں جہاد کرتا ہے اور دنیا کے اسباب
تلاش کرتا ہے آپ نے فرمایا اسے بالکل اجر نہیں ملے گا صحابہ کو یہ بات بری معلوم ہوئی سائل سے کہا تو پھر پوچھ شاید تو حضور کو اپنا صحیح مطلب
سمجھا نہیں سکا اس نے پھر یہی سوال کیا آپ نے پھر یہی جواب دیا صحابہ نے پھر یہی کہا اس نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے پھر یہی فرمایا
کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں س۴۵۷ ایک صاحب آپ سے پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ پہلے میں اسلام لاؤں یا دشمنان دین سے جہاد میں لگ
جاؤں؟ فرمایا پہلے اسلام لاؤ پھر جہاد کرو چنانچہ وہ اسلام لایا پھر لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے عمل بہت
کم کیا اور اجر بہت زیادہ دیا گیا س۴۵۸ یارسول اللہ آپ کو مجھ پر سب سے زیادہ خوف کس چیز کا ہے؟ آپ نے اس کی زبان پکڑ کر فرمایا اس کا
س۴۵۹ یارسول اللہ مجھے تھوڑی سی بات بتلایئے جو نفع بھی دے اور سمجھ میں بھی آجائے فرمایا غصہ نہ ہو اگر اس نے بار بار اپنا سوال دہرایا اور حضور
یہی جواب دیتے رہے کہ غصہ نہ ہوا کر س۴۶۰ ایک عورت سوال کرتی ہیں کہ میری سوکن ہیں تو کیا مجھے جائز ہے کہ میرے خاوند مجھے جو نہ دیتے
ہوں میں اس کا دینا بھی ظاہر کروں؟ آپ نے فرمایا ایسا کرنے والا دو جھوٹے کپڑے پہننے والے جیسا ہے یہ سب حدیثیں صحیح ہیں س۴۶۱
یارسول اللہ اسلام کی باتیں تو بہت سی ہوگئی ہیں مجھے تو کوئی ایک ایسی بات بتلایئے کہ میں اسے مضبوط تھام لوں آپ نے فرمایا ہمیشہ ذکر اللہ سے
زبان تر رکھا کر (مسند احمد) س۴۶۲ یارسول اللہ کیا میں اپنی اونٹنی کو چھوڑ دوں اور اللہ پر بھروسہ رکھوں؟ فرمایا نہیں بلکہ اسے مضبوط باندھ پھر اللہ
پر بھروسہ کر۔ ملاحظہ ہو ترمذی اور ابن حبان س۴۶۳ یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں نکاح کروں آپ نے فرمایا کہ کیا قل ہو اللہ احد یاد نہیں؟
فرمایا وہ تو ہے فرمایا چوتھائی قرآن ہو گیا کیا قل یا ایہا الکافرون نہیں کہا ہاں ہے فرمایا چوتھائی قرآن ہو گیا اذا زلزلت نہیں کہا وہ بھی ہے
فرمایا پاؤ قرآن یہ ہوا کیا اذا جاء نصر اللہ نہیں؟ کہا وہ بھی ہے فرمایا پاؤ قرآن یہ ہوا کیا آیۃ الکرسی نہیں؟ کہا وہ بھی ہے فرمایا چوتھائی قرآن

۔۔۔ تو نکاح کرلے نکاح کرلے تین بار فرمایا (مسند احمد) ۴۶۳ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ اگر ہم ۔۔۔ ایسے امیر ہوں جو آپ کی سنتوں کو سنت نہ بنائیں آپ کے احکام کو نہ لیں تو ان کے بارے میں آپ ہمیں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ ۔۔۔ حکم برداری نہ کرے اس کی کوئی حکم برداری نہیں ۴۶۴ حضرت انس آپ سے اپنی شفاعت کی درخواست کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں میں ۔۔۔ دوں گا ۴۶۵ پھر یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا اول تو پلصراط پر ۴۶۶ اچھا آپ وہاں نہ ملیں؟ فرمایا ترازو کے پاس ۴۶۷ اور اگر وہاں بھی آپ سے ملاقات نہ ہو؟ فرمایا حوض کوثر کے پاس بس ان تین جگہوں میں سے کسی نہ کسی جگہ میں ضرور مل جاؤں گا۔ یہ ۔۔۔ دونوں حدیثیں مسند احمد میں ہیں ۴۶۸ مسند احمد میں ہے کہ حضرت حجاج بن علاط نے آپ سے اجازت چاہی کہ مکہ میں میرا مال ہے وہاں میرے ۔۔۔ ل بچے ہیں میں چاہتا ہوں کہ وہاں سے انھیں لے آؤں تو کیا مجھے اجازت ہے کہ کچھ آپ کی شان میں ضرورت کے موقع پر گستاخی کروں ۔۔۔ آپ نے اجازت دی اور فرمایا جو چاہو کہہ لو۔ اس سے ثابت ہوا کہ قائل کلام جب اس کے معنی مراد نہ لے یا تو اپنے قصد کے نہ ہونے کے ۔۔۔ عث یا اس کا علم نہ ہونے کے باعث یا اور کوئی معنی مراد لینے کے باعث تو اس کلام کے معنی جو اس نے مراد نہیں لئے اس پر لازم نہیں آئیں ۔۔۔ لے یہی خدا کا وہ دین ہے جو اس نے اپنے رسول کے ہاتھ بھیجا ہے یہی وجہ ہے کہ زبردستی اکراہ کر کے کسی کی زبان سے کلمہ کفر نکلوایا جائے ۔۔۔ تو اس پر کفر لازم نہیں آتا جنون نیند اور نشے کی وجہ سے جس کی عقل زائل ہو گئی ہے وہ جو کچھ بک جائے اس پر لازم نہیں ہوتا چنانچہ حضرت بن علاط کے کلام پر حکم شرعی جاری نہ ہوگا اس لئے کہ ان کی مراد اس کلام سے اور ہی ہے دل سے وہ بات نکلی ہی نہیں خود قرآن کریم کا فرمان ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ الخ یعنی لغو قسمیں جو تم کھا لیتے ہو ان پر اللہ تعالیٰ تمہیں پکڑے گا نہیں وہ صرف انہی قسموں پر گرفت کرے گا جو تم دل سے کھاؤ اور آیت میں ہے وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ بلکہ اللہ کے ہاں کا مواخذہ اس پر ہے جو دل کریں پس دنیا اور آخرت کے احکام اس پر مرتب ہوتے ہیں جو دلی ارادے سے ہو جو پورے قصد سے ہو جس کلام سے اس کے حقیقی معنی ہی مراد لئے گئے ہوں ۴۶۹ ایک عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بعض عورتوں نے میرے مردوں پر میرے ساتھ مل کر نوحہ کیا تھا تو کیا مجھے اجازت ہے کہ اسلام میں ان کے نوحے کا ساتھ دوں اور بدلہ اتار دوں؟ آپ نے فرمایا سنو اسلام میں اسعاد نہیں ہے اسلام میں شغار نہیں ہے اسلام میں عقر نہیں ہے اسلام میں جلب نہیں ہے اور جو لوٹ مار کرے ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسعاد کہتے ہیں مصیبت کے نوحے میں دوسری عورتوں کی مدد کرنا شغار کہتے ہیں ایک شخص اپنی بیٹی دوسرے کے لڑکے کے نکاح میں دے کر اس شرط پر کہ دوسرا اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے (اور یہی تبادلہ ایک دوسرے کا مہر ہو) عقر کہتے ہیں قبروں پر جانور ذبح کرنے کو جلب کہتے ہیں گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے بھگانے کے لئے شور مچانے کو جنب کہتے ہیں گھڑ دوڑ کے میدان میں اپنے گھوڑے کے ساتھ دوسرا گھوڑا رکھ لینے کو جب کہ یہ پہلا تھک جائے تو اس پر سواری کر لی جائے ۴۷۰ بعض انصار حاضر خدمت ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہمارا ایک ہی اونٹ تھا جس سے کھیتی باڑی وغیرہ کی خدمت لیا کرتے تھے اب وہ باؤلا ہو گیا ہے ہمارے ہاتھ ہی نہیں لگتا کوئی کام نہیں کرتا۔ ہم بہت تنگ آ گئے ہیں کھیتی باڑی باغ ۔۔۔ ب سوکھ رہے ہیں آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا آؤ میرے ساتھ چلو اس باغ کی طرف جہاں وہ مست اونٹ تھا آپ

Marfat.com

ان کے ساتھ تشریف لے چلے وہاں پہنچ کر آپ اونٹ کی طرف بڑھے تو انصار نے کہا یا رسول اللہ اس کے پاس نہ جایئے یہ تو مثل کٹ کھنے کتے کے ہوگیا ہے انسان پر حملہ کرتا ہے منہ پھاڑ کر دوڑتا ہے ایسا نہ ہو کہ آپ کو کوئی ایذا پہنچائے آپ نے فرمایا اس سے تم اطمینان رکھو اتنے میں اونٹ کی نگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پڑی اور آپ کی طرف بڑھا قریب آکر سجدے میں گر پڑا آپ نے اس کی پیشانی کے بال تھام لئے اور وہ پوری تابعداری کے ساتھ اطاعت گذار بن گیا آپ نے اسے کام میں لگادیا اور وہ بدستور بلکہ پہلے سے بھی زیادہ کام کرنے لگا صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو جانور ہے جو بالکل ناسمجھ ہے آپ کو سجدہ کر رہا ہے ہم تو عاقل ہیں ہمیں اور بھی چاہیئے کہ آپ کے سامنے سجدہ کریں آپ نے فرمایا کسی انسان کو لائق نہیں کہ کسی انسان کو سجدہ کرے اگر کوئی انسان سجدہ کرنے کے قابل ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں کیونکہ سب سے بڑا حق ان کا ان پر ہے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر خاوند کے سر سے لے کر پیر کے انگوٹھے تک خون اور پیپ بہتا ہو اور اس کی بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تب بھی اس کے حق کو پورا ادا نہیں کر سکتی (مسند احمد) مشرکوں پر افسوس ہے کہ انھوں نے اونٹ کے سجدے کو لے کر اپنے پیروں کو سجدے کرنے شروع کر دیئے اور یہ نہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت صاف فرمادیا کہ کسی انسان کو دوسرے انسان کے سامنے سجدہ نہ کرنا چاہیئے یہ لوگ تو دراصل ان سے بھی بدتر ہیں جو محکم آیتوں کو چھوڑ کر متشابہ کے پیچھے لگ جاتے ہیں ۴۷۱ آپ سے سوال ہوا کہ اہل کتاب ننگے پاؤں کر لیتے ہیں اور جوتیوں سمیت نماز نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا تم ننگے پیروں بھی رہو اور جوتیاں بھی پہنو اور اہل کتاب کا خلاف کرو ۴۷۲ انھوں نے کہا اہل کتاب اپنی ڈاڑھیاں منڈواتے ہیں اور اپنی موچھوں کو بڑھاتے ہیں آپ نے فرمایا تم اپنی موچھیں کتروا دیا کرو اور اپنی ڈاڑھیاں بڑھایا کرو اہل کتاب کا خلاف کرو (مسند احمد) ۴۷۳ یا رسول اللہ میں نے ایک غار دیکھا جس میں پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا ہے میرے جی میں آیا کہ یہیں ٹھیر جاؤں دنیا سے یکسوئی اختیار کر کے یہاں کے پانی پر اور اس کے آس پاس کے پتوں پر اپنی زندگی بسر کر دوں آپ نے فرمایا سنو میں یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ دنیا میں نہیں بھیجا گیا ہوں یکسوئی والے آسان دین کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہوں اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ خدا کی راہ میں صبح کو یا شام کو جانا ساری دنیا سے اور اس میں جو ہے سب سے بہتر ہے تم میں سے کسی کا صف میں کھڑا ہونا اس کی ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔

فصل۔ خرید فروخت کے مسائل

۴۷۴ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان پر شراب کی اور مردار کی اور خنزیر کی اور بتوں کی بیع حرام کر دی ہے تو انھوں نے سوال کیا کہ مردار کی چربی کی نسبت کیا حکم ہے؟ اس سے کشتیاں رنگی جاتی ہیں کھالوں پر ملا جاتا ہے راتوں کو چراغ میں جلایا جاتا ہے آپ نے فرمایا وہ حرام ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے جب ان پر چربیاں حرام ہوئیں تو انھوں نے انھیں پگھلا کر پھر بیچ ڈالیں اور ان کی قیمت کھائی آپ کے اس فرمان کے کہ وہ حرام ہے دو مطلب بیان کئے گئے ہیں ایک تو یہ کہ یہ افعال حرام ہیں دوسرے یہ کہ یہ بیع حرام ہے اگرچہ خریدار اسے اسی لئے خریدتا ہو یہ دونوں قول مبنی ہیں اس پر کہ ان کا سوال اس فائدے کے لئے بیع کرنے کے متعلق تھا اس نفع کے متعلق پہلی بات ہمارے استاد رحمتہ اللہ علیہ کی پسندیدہ ہے اور یہی زیادہ ظاہر ہے اس لئے کہ آپ نے انھیں اولاً اس نفع اٹھانے

کی حرمت کی خبر نہیں دی تھی کہ وہ اپنی حاجت کا ذکر آپ سے کرتے بلکہ آپ نے تو صرف اس کی بیع کی حرمت بیان فرمائی تھی تو انہوں نے بتلایا کہ اس کی خرید و فروخت ان اغراض سے تھی پھر بھی آپ نے انہیں بیع کی رخصت نہیں دی ہاں ان کے بیان کردہ نفع سے انہیں ممانعت بھی نہیں کی یہ یاد رہے کہ بیع کے جواز میں اور نفع اٹھانے کے حلال ہونے میں تلازم نہیں واللہ۔ بم ۴۷۵ حضرت ابوطلحہ نے ان یتیموں کی بابت آپ سے کیا جنھیں ورثے میں شراب ملی تھی آپ نے فرمایا اسے بہا دو پھینک دو بم ۴۷۶ انہوں نے پھر کہا کہ اگر حضور اجازت دیں تو اس کا سرکہ بنا لوں؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں بم ۴۷۷ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری پرورش میں جو یتیم ہیں میں نے ان کے لئے شراب خرید کی ہے آپ نے فرمایا اس شراب کو بہا دو اور ان برتنوں کو توڑ دو بم ۴۷۸ مسند احمد میں ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کہ گاہک میرے پاس آتا ہے مجھ سے کسی چیز کا سودا کرتا ہے جو میرے ہاں نہیں تو کیا میں اس سے دام وغیرہ چکا کر بازار سے خرید کر اسے دیدوں؟ آپ نے فرمایا جو تیرے پاس نہیں اس کی بیع نہ کر بم ۴۷۹ مسند میں ہے کہ یا رسول اللہ میں بیوپاری آدمی ہوں تو مجھے حرام حلال بیع کی خبر دیجئے فرمایا بھیتجے کسی چیز کو قبضے میں لانے سے پہلے نہ بیچا کر بم ۴۸۰ نسائی کی اس روایت میں ہے کہ میں نے طعام صدقہ میں سے کچھ خریدا ابھی اسے اپنے قبضے میں لوں اس سے پہلے ہی اسے بہت سے نفع پر مجھ سے لینے والے گاہک آ گئے میں نے حضور سے اس کے بیچنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا جب تک اسے قبضے میں نہ لاؤ نہ بیچو بم ۴۸۱ پھلوں کو درختوں پر بیچنا کس حال میں جائز ہے؟ فرمایا جب ان میں سرخی یا زردی آ جائے اور ان میں سے کچھ کھانے کے قابل ہو جائیں (بخاری مسلم) یا رسول اللہ کس چیز کا منع کرنا جائز نہیں۔ فرمایا پانی کا بم ۴۸۳ اس نے پھر یہی سوال کیا آپ نے فرمایا نمک کا بم ۴۸۴ اس نے کہا پھر اور کیا چیز؟ آپ نے فرمایا آگ بم ۴۸۵ اس نے پھر یہی سوال دوہرایا تو آپ نے فرمایا تو جو بھلائی کرے وہی تیرے حق میں بہتر ہے (ابوداؤد) بم ۴۸۶ ایک صاحب بیوپار میں عموماً دھوکا کھا جایا کرتے تھے کچھ زیادہ اونچ نیچ کی سمجھ نہ ہونے کے باعث تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کی بیع روک دی جائے آپ نے اسے منع فرما دیا لیکن اس نے کہا حضور مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا اچھا جب تو سودا کرے تو کہدیا کر کہ کوئی دھوکا نہ ہو اب تو جو سودا کرے گا اس کی بابت تجھے تین دن تک اختیار ہے خواہ کر یا چھوڑ بم ۴۸۷ ایک صاحب نے ایک غلام خریدا وہ اس کے پاس جب تک خدا نے چاہا رہا پھر اسے اس کی عیب داری معلوم ہوتی تو جس سے خریدا تھا اسے واپس کر دیا اس نے کہا یا رسول اللہ اس نے جو نفع میرے غلام سے اٹھایا ہے وہ مجھے ملنا چاہیئے آپ نے فرمایا اس کا مستحق وہ ہے جس پر اس کی ذمہ داری ہو (ابوداؤد) بم ۴۸۸ ابن ماجہ میں ہے کہ ایک عورت نے آپ سے ذکر کیا کہ میں خرید و فروخت کرتی ہوں تو جو چیز مجھے لینی ہوتی ہے اس کی جو قیمت میں جانچتی ہوں اس سے کم لگاتی ہوں پھر اگر وہ انکار کرے تو بڑھاتے بڑھاتے وہاں تک پہنچا دیتی ہوں اسی طرح جو چیز بیچتی ہوں اس کی جو قیمت مجھے لینی ہوتی ہے اس سے زیادہ بتلاتی ہوں گاہک نہ مانتے تو گھٹا کر پھر وہی لے لیتی ہوں آپ نے فرمایا ایسا نہ کر جب خریدنا چاہو آخری دام کہدو ملے یا نہ ملے اسی طرح بیچتے ہوتے بھی ایک بات کہدے دے یا نہ دے بم ۴۸۹ حضرت بلال آپ سے پوچھتے ہیں کہ ردی کھجوریں دو صاع دے کر عمدہ کھجوروں کا ایک صاع میں لے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ تو بالکل ہی سود ہے ایسا نہ کر اپنی کھجوریں سب بیچ دے اور ان کی قیمت سے اور خرید لے (متفق علیہ) بم ۴۹۰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے اور میرے شریک نے صرافہ کیا ہے کچھ تو نقد ہے اور کچھ ادھار ہے آپ نے فرمایا جو نقد ہے اسے تو لے لو اور جو ادھار ہے اسے چھوڑ دو (بخاری) یہ حدیث صاف ہے کہ صرافہ میں ادھار اور نقد کے حکم میں تفریق ہے ۴۹۱ نسائی میں ہے حضرت براء فرماتے ہیں میں اور حضرت زید بن ارقم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تجارت پیشہ تھے ہم نے سونے چاندی کے تبادلے کی نسبت آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا نقد ہو تو کوئی حرج نہیں اور ادھار ہو تو درست نہیں ۴۹۲ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید نے خیبر والے دن ایک ہار بارہ دینار میں لیا اس میں سونا بھی تھا اور خر مہرے بھی جب سونا الگ کیا تو وہ بارہ دینار سے زیادہ کا نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب تک خر مہرے اور سونا الگ الگ نہ کر دیا جائے خرید و فروخت نہ کی جائے یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مدعوہ کا مسئلہ جائز نہیں جبکہ ایک طرف وہی عوض ہو جو دوسری جانب ہے اور کچھ زیادتی ہو یہ صریح سود ہے ٹھیک بات یہی ہے کہ منع اسی صورت کے ساتھ مخصوص ہے جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے اور جو صورتیں اسی جیسی اور ہوں ۴۹۳ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے کو کئی گھوڑوں کے بدلے اور ایک اونٹنی کو کئی اونٹنیوں کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج تو نہیں ؟ ارشاد ہوا مطلقاً نہیں لیکن معاملہ نقداً نقد ہونا چاہیئے (مسند احمد) ۴۹۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ میں سونے کو چاندی کے بدلے خریدتا ہوں تو کوئی حرج تو نہیں ؟ آپ فرماتے ہیں کوئی حرج نہیں لیکن لین دین والے معاملہ چکا کر صاف کر کے ختم کر کے الگ ہوں کچھ بھی درمیان میں اٹکاؤ یا الجھاؤ نہ ہو ۴۹۵ ایک روایت میں ہے میں اونٹ فروخت کرتا تھا اور سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے لیا کرتا تھا دینار درہموں سے اور درہم دیناروں سے بدلا کرتا تھا میں نے حضور سے ایک بار مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا نقداً نقدی لین دین ہو دونوں میں سے ایک بھی دوسرے سے اس حال میں جدا نہ ہو کہ ابھی معاملہ کچھ باقی ہو (ابن ماجہ) ۴۹۶ اسی کی تفسیر گویا ابوداؤد کی اس حدیث کے الفاظ میں ہے کہ یا رسول اللہ میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا ہوں دیناروں کے بدل بیچتا ہوں اور درہم لیتا ہوں اور درہموں کے بدل بیچتا ہوں اور دینار لیتا ہوں یہ اس کے بدل اور وہ اس کے بدل لیتا دیتا رہتا ہوں آپ نے فرمایا اسی دن کے بھاؤ لینے دینے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ تم دونوں اس حالت میں جدا ہوتے کہ تم میں کچھ بھی باقی نہ رہتا ہو (مسند احمد) ۴۹۷ خشک کھجوروں کو تر کھجوروں کے بدل لینے کی بابت آپ سے سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ کیا تر کھجوریں خشک ہونے کے بعد کم ہو جاتی ہیں ؟ لوگوں نے کہا یقیناً تو آپ نے اس سے منع فرما دیا (مسند احمد شافعی مالک) ۴۹۸ ایک شخص نے کھجوروں کا باغ دوسرے کو اجارے پر دیا اس سال کھجوریں پیدا ہی نہیں ہوتیں تو آپ نے فیصلہ کیا کہ اس کا مال اسے واپس لوٹا دے پھر عام حکم دے دیا کہ جب تک کھجوریں قابل پختگی نہ ہو جایا کریں باغ اجارے پر نہ دیئے جائیں ۴۹۹ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک شخص نے اپنا کھجوروں کا باغ کھجوریں لگنے سے پہلے ہی اجارہ پر دوسرے کو دیدیا اتفاق سے اس سال درخت پھلے ہی نہیں اب اجارہ دار تو کہنے لگا کہ جب تک یہ نہ پھلے تب تک میرا ہی ہے اور باغ والا کہنے لگا میں نے تو صرف تجھے اسی سال کے لئے دیا ہے آخر جھگڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ نے باغ والے سے پوچھا کہ اس نے تیرے باغ میں سے کچھ بھی لیا ہے ؟ اس نے

Marfat.com

کہا کچھ نہیں فرمایا پھر تو کس چیز کے بدلے اس کا مال ہضم کر رہا ہے؟ حکم دیا کہ اس کی اجارے کی کل رقم لے واپس دیدو پھر قانون جاری فرمادیا کہ جب تک کھجوروں کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جایا کرے ہرگز کوئی اجارے پر نہ چڑھائے یہ حدیث ان حضرات کی دلیل ہے جو بیمار کو جنس کی موجودگی بغیر جائز نہیں جانتے جیسے حضرت امام اوزاعی ثوری اور اصحاب رائے منٹ ۵۰۰ ایک صحابی نے حضور سے کہا کہ فلاں قبیلے کے لوگوں نے کچھ یہود سے قرض لیا ہے اب وہ بالکل مفلس ہو گئے ہیں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مرتد نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا کوئی ہے جس کے پاس ہو؟ ایک یہودی نے کہا ہاں میرے پاس اتنی اتنی رقم ہے غالباً تین سو دینار کی تبلائی ہیں اس بھاؤ سے فلاں باغ کا پھل خریدتا ہوں آپ نے فرمایا بھاؤ یہ اور یہ اور فلاں ہی کے باغ کی قید نہیں (ابن ماجہ)

فضل سچائی کی فضیلت اور قرض کی مذمت

منٹ ۵۰۱ حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ مجھے کسی ایسی چیز پر مقرر کر دیجیے جس سے میرے کھانے پینے کا کام چلتا رہے آپ نے فرمایا کسی نفس کا زندہ رکھنا تجھے پسند ہے یا اس کا مار ڈالنا؟ عرض کیا زندہ رکھنا فرمایا بس تو پھر اپنے نفس کو لازم پکڑے رہ (مسند احمد) منٹ ۵۰۲ یا رسول اللہ جنت کا عمل کیا ہے؟ فرمایا سچ جب بندہ سچا ہو تب تو نیک بن جاتا ہے اور جب نیک بن جاتا ہے تو مومن ہو جاتا ہے اور جب مومن ہو جاتا ہے تو جنتی بن جاتا ہے منٹ ۵۰۳ یا رسول اللہ جہنمیوں کا عمل کیا ہے؟ فرمایا جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فاجر بن جاتا ہے اور جب فاجر فاسق ہوتا ہے کافر ہو جاتا ہے اور جب کافر ہوا جہنمی بن گیا منٹ ۵۰۴ یا رسول اللہ افضل عمل کیا ہے؟ فرمایا نماز منٹ ۵۰۵ یا رسول اللہ پھر کیا؟ فرمایا نماز تین مرتبہ یہی جواب دیا منٹ ۵۰۶ جب اور بھی پوچھا گیا تو فرمایا راہ خدا کا جہاد منٹ ۵۰۷ سائل نے کہا میرے ماں باپ زندہ ہیں؟ فرمایا پھر تو تیرے حق میں بہتری ان کی خدمت میں ہے منٹ ۵۰۸ اس نے کہا اس کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ میں تو انھیں چھوڑ کر جہاد ہی کروں گا؟ فرمایا تو جان (مسند احمد) منٹ ۵۰۹ یا رسول اللہ جنت کے خوشنما بالاخانے جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر پڑتا ہے کس کے لئے ہیں؟ فرمایا نرم کلام کرنے والوں اور کھانا کھلانے والوں اور لوگوں کے سوتے ہوئے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے تہجد ادا کرنے والوں کے لئے منٹ ۵۱۰ یا رسول اللہ اگر میں صبر و سہار کے ساتھ نیکی کا طالب بن کر آگے بڑھ بڑھ کر پیچھے نہ ہٹ کر اپنے مال سے اور اپنی جان سے راہ خدا میں جہاد کروں تو کیا میں جنتی بن جاؤں گا؟ آپ نے جواب دیا کہ ہاں یقیناً دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا منٹ ۵۱۱ پھر فرمایا ہاں یہ شرط ہے کہ تجھ پر قرض نہ ہو اور ہو تو اس کی ادائیگی کا سامان بھی ہو جو سختی اتری ہے اس کی آپ نے انھیں خبر دی منٹ ۵۱۲ تو انہوں نے آپ سے اس کا سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ قرض اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر کوئی شخص راہ خدا میں شہید کیا جائے پھر جی جائے پھر قتل کیا جائے پھر جی جائے پھر راہ خدا میں مارا جائے جب بھی جنت میں نہیں جا سکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے یہ دونوں حدیثیں مسند احمد میں ہیں منٹ ۵۱۳ یا رسول میرے بھائی مر گئے ہیں ان پر قرض رہ گیا ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے قرض میں قید ہے جا اس کی طرف سے ادائیگی کر اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے اور قرض تو ادا کر دیا لیکن ایک عورت اپنے دو دینار کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں فرمایا دیدے وہ سچ کہتی ہے (مسند احمد) اس حدیث میں

Marfat.com

اس بات کی یہی دلیل ہے کہ وصی کو جب کسی صورت سے میت کے ذمے کے کسی قرض کا پتہ چل جاتے اور وہ ثابت ہو جائے تو اس کے ذمہ اس کی ادائیگی ضروری ہے گو کوئی پختہ ظاہری ثبوت نہ بھی ہو ۵۱۴ یا رسول اللہ سب چیزوں کا بھاؤ مقرر کر دیجئے تو آپ نے فرمایا ...... سنو خالق قابض باسط رزاق اللہ تعالیٰ ہی ہے میری تو چاہت یہ ہے کہ خدا سے اس حال میں ملوں کہ کسی کے خون یا مال کا کوئی مطالبہ میرے ذمہ نہ ہو (مسند احمد)

فصل۔ ناحق اور ظلم کی مذمت

۵۱۵ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری زمین میں کسی کی شرکت نہیں نہ تقسیم ہے ہاں پڑوسی ہیں آپ نے فرمایا پڑوسی اپنی نزدیکی کے باعث زیادہ حقدار ہے (مسند احمد) ٹھیک بات یہی ہے کہ اسی فتوے پر عمل کیا جائے جبکہ راستے میں یا ملکیت کے کسی حق میں شرکت ہو ۵۱۶ یا رسول اللہ سب سے بڑا ظلم کیا ہے آپ نے فرمایا کسی کی زمین دبا لینا گو وہ ایک گز ہی ہو سنو ایک کنکر کے برابر بھی دوسرے کی زمین ناحق دبا لینے والے کے گلے میں وہاں سے لے کر زمین کی تہ تک کا ایک طوق بنا کر پہنایا جائے گا اور زمین کی تہ کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں (مسند احمد) ۵۱۷ ایک بکری ذبح کر کے آپ کے سامنے اس کا گوشت رکھا گیا اس بکری والے سے اس کے ذبح کرنے کی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی اس لئے آپ نے فتویٰ دیا کہ اسے قیدیوں کو کھلا دیا جائے (ابوداؤد)

فصل رہن کے مسائل

۵۱۸ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ جو جانور گروی رکھا جائے اس پر جو خرچ ہو اس کے بدلے جس کے پاس گروی ہے وہ سواری لے سکتا ہے اسی طرح جبکہ وہ چارہ دے رہا ہے تو اس کا دودھ بھی وہ پی سکتا ہے خرچ اس کے ذمے ہے جو سواری لے اور دودھ پئے (بخاری) امام احمد وغیرہ ائمہ حدیث نے اسی فتوے کو لیا ہے اور یہی ٹھیک اور درست بھی ہے ۵۱۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ جس نے کوئی چیز رہن رکھی ہے اس سے وہ چیز بند نہ کر لی جائے اس کا نفع اور نقصان اسی کے ذمہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے ۵۲۰ کسی نے باغ کے پھل خریدے اس میں قدرتی نقصان آگیا اور یہ بہت ہی قرضدار ہو گیا حضور نے فتویٰ دیا کہ خیرات کے مال سے اس کی مدد کی جائے لوگوں نے اسے مال دیا لیکن تاہم پورا قرض ادا ہو جائے اتنا مال جمع نہ ہوا تو آپ نے قرض خواہوں سے فرمایا جو مل رہا ہے لو بس اس کے سوا اور نہ ملے گا (مسلم) ۵۲۱ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ جو شخص مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی کا مال بجنسہ موجود نکلے تو صرف اس مال کا مالک ہی اس کا حقدار ہے (متفق علیہ)

فصل عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال بھی خیرات نہ کرے

۵۲۲ یا رسول اللہ میں نے اپنا زیور راہ اللہ میں دیدیا ہے فرمایا کسی عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال خیرات کرنا بھی جائز نہیں ۵۲۳ اور روایت میں ہے کہ آپ نے فتویٰ دیا کہ جب اس کا شوہر اس کی عصمت تک کا مالک ہے پھر اسے اپنے مال میں کوئی امر جائز نہیں (سنن) ۵۲۴ ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی صاحبہ حضرت خیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زیورات لے کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ میں انھیں بطور خیرات کے دے رہی ہوں آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے خاوند کی اجازت حاصل کر لی ہے؟ انھوں نے کہا جی ہاں انھوں نے حضرت کعب کے پاس آدمی بھیجکر پچھوایا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو ان کے زیورات راہ للہ دینے کی اجازت دیدی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں تب آپ نے وہ زیورات قبول فرمائے۔

مال یتیم

۵۲۵ یارسول اللہ میں مالدار آدمی نہیں ہوں میری پرورش میں یتیم بچے ہیں فرمایا تم اپنے یتیموں کے مال سے اپنا پیٹ پال سکتے ہو اسراف اور زیادتی نہ ہو مال جمع نہ کرو اپنا مال بچاؤ نہیں کہ اس کا کھا جاؤ اور اپنا سینت رکھو۔ ۵۲۶ جب آیت وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اترتی ہے یعنی یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر اسی طریقے سے جو بہتر ہے ..... تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کا مال اپنے مال سے بالکل علیحدہ کر دیا یہاں تک کہ ان کے لئے پکا ہوا کھانا چاہے بگڑ جائے چاہے سڑ جائے لیکن یہ اس سے الگ رہتے تھے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کر کے فتویٰ طلب کیا تو یہ آیت اتری وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ یعنی تم اپنے مال سے ان کے مال ملا لو تو کوئی حرج نہیں آخر وہ بھی تو تمہارے بھائی ہی ہیں اللہ تعالیٰ فسادیوں کو اور اصلاح کرنے والوں کو خوب جانتا ہے (مسند وسنن)

گری پڑی چیز اٹھا لینے کے مسائل

۵۲۷ یارسول اللہ کسی کی گری پڑی کھوئی ہوئی چاندی یا سونا ہم پالیں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا جس چیز میں وہ ہے اسے خوب پہچان لو پھر سال بھر تک اسے پہنچواؤ اگر کوئی مالک نہ ملے تو خود اپنے کام میں لاؤ لیکن رہیگا یہ تمہارے ذمے عمر بھر میں کسی دن بھی اس کا مالک مل جائے اور اپنی چیز کا صحیح نشان دے تو تمہیں واپس دینا ہوگا۔ ۵۲۸ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گمشدہ اونٹ کی بابت کیا فرمان ہے؟ ارشاد ہوا کہ تمہیں اس سے کیا مطلب اسے نہ پکڑو اس کے ساتھ ہی اس کے موزے ہیں اور اس کی مشک ہے پانی پی لیا کرے گا اور درختوں کے پتے کھا لیا کرے گا آخر اس کا مالک اسے پکڑ لے گا۔ ۵۲۹ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گمشدہ بکری کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا اسے پکڑ لو وہ یا تو تیرے لئے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے (متفق علیہ)۔ ۵۳۰ صحیح مسلم میں ہے کہ تھیلی کو گنتی کو برتن کو اور سربند کو خوب پہچان لے اور اس کا صحیح نشان اس کا مالک جب بتلا دے تو اسے دیدے ورنہ وہ تمہاری چیز ہے۔ ۵۳۱ مسلم ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ پھر اسے کھا لو پھر بھی اس کا مالک آجائے تو ادا کرنی پڑے گی۔ ۵۳۲ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک سو دینار کی ایک تھیلی پائی میں اسے لے کر سرکار نبوت میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سال بھر تک پہنچواؤ میں ایک سال تک شناخت کراتا رہا پھر حاضر حضور ہو کر عرض کی کہ اس کا مالک کوئی نہیں ملا فرمایا اور بھی ایک سال تک شناخت کراؤ میں نے یہ بھی کیا پھر آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا اور ایک سال تک شناخت کراؤ میں نے یہ بھی کیا لیکن اب بھی اس کا مالک کوئی نہ نکلا جب چوتھی دفعہ میں نے آپ کی خدمت میں گذارش کی تو آپ نے فرمایا اس کی گنتی اس کا سر بند اس کا برتن نگاہ میں رکھ لو اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدینا ورنہ اس سے خود فائدہ حاصل کرنا چنانچہ اس رقم کو میں اپنے کام میں لایا (متفق علیہ) یہ لفظ بخاری شریف کے ہیں۔ ۵۳۳ قبیلہ مزینہ کا ایک شخص حبیب خدا شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم

ے گمشدہ اونٹ کی بابت سوال کرتا ہے تو آپ فرماتے ہیں اس کے ساتھ اس کی مشک ہے وہ پتے چرتا ہے اور پانی پی لی
ہے تو اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے ۵۳۴ اس نے کہا گمشدہ بکری مل جائے اس کی بابت کیا ارشاد
فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے کسی اور بھائی کی یا بھیڑیے کی اسے پکڑ لے اور باندھ دے یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے ۵۳۵
نے کہا رات کو چرائی ہوئی بکری جو چراہ گاہ میں پائی جائے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کی دگنی قیمت اور کوڑوں کی سزا ۵۳۶
جو اس کی حفاظت کی جگہ سے لیا جائے اس میں ہاتھ کاٹنا جبکہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے ۵۳۷ یا رسول
پھلوں کی بابت کیا فرمان ہے ۵۳۸ اور جو خوشوں میں سے توڑے جائیں ان کی بابت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا جو کھا لیا جائے اور
جھولی بھر کر کے نہ جائے اس پر تو کچھ نہیں اور جو لے جائے اس کے ذمہ دگنی قیمت اور سزا اور ڈانٹ ڈپٹ اور جو کھلیان میں
چرایا جائے اس میں ہاتھ کٹنا جبکہ اتنی قیمت کا مال چرایا گیا ہو جتنی قیمت ڈھال کی ہے ۵۳۹ یا رسول اللہ آباد راستوں میں
کوئی پڑی چیز کسی کی مل جائے اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ فرمایا سال بھر تک اسے پہنچوا اگر اس کا تلاش کرنے والا مل جا
تو اسے دیدے ورنہ وہ تیری ہے ۵۴۰ یا رسول اللہ جو غیر آباد جنگل میں سے ملے؟ فرمایا اس میں اور دفینے میں پانچواں حصہ زکوٰۃ
(مسند وسنن) سچا فتویٰ یہی ہے اور یہی قابل عمل ہے گو بعض لوگوں نے اس کے برخلاف بھی فتویٰ دیا ہے لیکن اس کے خلاف
سے اور بات ثابت نہیں جس سے یہ قابل ترک ہو جائے ۵۴۱ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ جسے کسی کی گری پڑی
بھولی بھالی چیز مل جائے وہ دو عادل گواہ رکھ لے اور جس چیز میں وہ ہے اور جس طرح بندھی ہوتی ہے اسے خوب خیال میں رکھ
پھر نہ چھپائے نہ غائب کرے اگر اس کا مالک آجائے تو وہی اس کا حقدار ہے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہے دے ۵۴۲ ایک
صحابی اللہ ان سے خوش رہے آپ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں جنگل میں پاخانہ کر رہا تھا کہ ایک چوہے نے سور
میں سے ایک دینار نکالا رکھا پھر گیا اور ایک لے آیا اسی طرح سترہ اشرفیاں نکالیں آخر میں ایک سرخ رنگ کی دھجی کپڑے کی
منہ میں نکال لایا میں نے ان سب کو سمیٹ لیا اور انھیں لے کر حاضر حضور ہوا ہوں اس میں سے جو زکوٰۃ ہو وہ لیجیے آپ نے
اس میں زکوٰۃ کچھ بھی نہیں تم آپ انھیں لے جاؤ اللہ تعالیٰ تمھیں اس میں برکت دے. دیکھو تو تم نے آپ تو سوراخ میں ہاتھ نہیں
انھوں نے کہا بالکل نہیں اس خدا کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو نوازا ہے چنانچہ وہ رقم انہی کے پاس رہی اور حضور کی دعا سے ان کے آ
وقت تک اس میں برکت ہی رہی وہ رقم ختم ہی نہ ہوتی حضور کا یہ دریافت فرمانا کہ شاید تو نے اپنا ہاتھ سوراخ کی طرف بڑھایا ہو
اس سے غالباً آپ کی مراد یہ ہوگی کہ اگر ایسا کیا تو پھر یہ دفینے کے ملنے کے حکم میں ہو جائے گا. لیکن جب یہ نہیں تو اس مال کو صرف
نے اپنے فضل سے بغیر تمہاری کوشش کے تمھیں دیا ہے جیسے کہ زمین سے اور برکتیں نکلتی ہیں یہ بھی انہی میں داخل ہے صحیح علم
اللہ تعالیٰ کو ہی ہے لیکن بظاہر حلیم یہ ہوتا ہے کہ آپ نے اسے گری پڑی چیز کے حکم میں نہیں رکھا اس لئے کہ شاید آپ کو اس
کفار کا دفینہ نہ ہونا معلوم ہو گیا ہو گا۔

Marfat.com

فصل ہدیے اور عطیے کا بیان

۵۴۳ ایاز بن حمار اپنے اسلام لانے سے پہلے حضور کو بطور ہدیے کے ایک اونٹ دیتا ہے آپ اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم مشرکوں کا ہدیہ قبول نہیں کرتے حدیث میں زبد کا لفظ ہے اس کے معنی جب حضور سے دریافت کئے گئے تو آپ نے تحفہ اور ہدیہ بتلایا (مسند احمد ابو داؤد) وغیرہ اہل کتاب کا ہدیہ آپ نے قبول فرمایا ہے مشرکوں کے ہدیے کا انکار کیا ہے تو توفیق یہی ہے کہ مشرک کا ہدیہ نامقبول اور اہل کتاب کا مقبول ۵۴۴ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے پوچھتے ہیں . . . . کہ ایک شخص نے مجھے بطور تحفے کے ایک کمان دی ہے میں نے اسے لکھنا اور قرآن سکھایا ہے وہ کمان کوئی قیمتی چیز نہیں میں اس سے جہاد میں کام لوں گا آپ نے فرمایا اگر تو آگ کا طوق پہننا پسند کرتا ہے تو اسے قبول کر لے دوسری حدیث میں جو حضور کا فرمان ہے کہ جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے بہتر چیز کتاب اللہ ہے وہ اس کے خلاف نہیں اس لئے کہ وہ دم کر کے اس کے اجرت لینے کے بارے میں ہے تو ان کی اجرت اور چیز ہے گو وہ قرآن سے ہی ہو اور قرآن سکھانے کی اجرت اور چیز ہے، پس پہلی جائز دوسری منع اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا اور آیت میں ہے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ میں تم سے جو اجرت چاہوں وہ تمہارے لئے ہی ہے۔ فرمان ہے اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا - اس کی پیروی کرو جو تم سے اجرت نہیں مانگتا پس تبلیغ اسلام اور قرآن پر اجرت کا لینا جائز نہیں ۵۴۵ ابو النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک لڑکے کو ایک غلام دیتے ہیں اور اس پر آپ کو گواہ رکھنا چاہتے ہیں تو آپ گواہ نہیں رہتے اور فرما دیتے ہیں کہ مجھے ظلم کا گواہ نہ بنا اور روایت میں ہے کہ یہ ٹھیک نہیں اور روایت میں ہے کیا تو نے اپنی اور اولاد کو بھی اسی جیسا عطیہ دیا ہے؟ جواب دیا کہ نہیں فرمایا اللہ سے ڈرو اپنی اولادوں میں عدل کرو اور روایت میں ہے اسے لوٹا لو۔ ایک روایت میں ہے میرے سوا کسی اور کو اس پر گواہ کر لو (متفق علیہ) یہ فرمان بطور ڈانٹ کے ہے نہ کہ جواز کے طور پر اس لئے کہ آپ نے اسے ظلم فرمایا اور عدل کے خلاف قرار دیا ہے خبر دی ہے کہ یہ درست نہیں حکم دیا ہے کہ اس عطیے کو واپس لوٹا لو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ باوجود ان تمام باتوں کے آپ حکم دیں کہ کسی اور کو گواہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ توفیق خیر دے۔

میراث کے فتوے

۵۴۶ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ میری بیماری جس حد تک پہنچ چکی ہے وہ تو آپ دیکھ رہے ہیں میں مالدار آدمی ہوں اور سوائے ایک لڑکی کے میرا اور کوئی وارث نہیں تو کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے مال کی دو تہائیاں خدا کے نام دیدوں؟ آپ نے فرمایا نہیں ۵۴۷ اچھا تو آدھا مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا آدھا بھی نہیں ۵۴۸ پوچھا پھر ایک تہائی؟ فرمایا خیر ایک تہائی للہ دیدو یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں مسکین چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں سنو تم اللہ کی رضامندی کی جستجو میں جو بھی خرچ کرتے ہو سب پر بدلہ پاؤ گے یہاں تک کہ جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو اس پر بھی (متفق علیہ)

۵۴۹ حضرت عمرو بن عاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں کہ میرے ماں باپ نے مرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی ان کے لڑکے میرے بھائی ہشام نے تو اپنے حصے کے پچاس غلام آزاد کر دیئے

Marfat.com

اب جو بچا ہے میرے ذمہ ہیں کیا حضور حکم فرماتے ہیں؟ کہ میں انہیں آزاد کر دوں؟ آپ نے فتویٰ دیا کہ اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج کرتے تو اسے اس کا ثواب ملتا (ابو داؤد) نمبر ۵۵۰ یا رسول اللہ میرا لڑکا مر گیا مجھے اس کے مال سے ورثہ کیا ملے گا؟ فرمایا چھٹا حصہ جب وہ جانے لگا تو اسے بلا کر فرمایا چھٹا حصہ اور بھی پھر جب جانے لگا تو بلا کر فرمایا یہ دوسرا سدس ہے بطور خوراک ہے (مسند احمد) نمبر ۵۵۱ حضرت عمر بن خطاب آپ سے کلالہ کی نسبت دریافت کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں تجھے اس کے لئے گرمی کے موسم میں اتری ہوئی سورۂ نساء کی آخری آیت کافی ہے (مالک) نمبر ۵۵۲ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ میں تو کلالہ ہوں اس پر آیت يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اتری (بخاری) نمبر ۵۵۳ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ مشرکوں میں سے جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے اس کے بارے میں سنت طریقہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں اس کی موت زندگی میں سب سے زیادہ اولیٰ وہی ہے (ابو داؤد) نمبر ۵۵۴ ایک صحابیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتی ہیں کہ میں نے اپنی ماں کو اپنی لونڈی بطور خیرات کے دی تھی ماں کا انتقال ہو گیا اور لونڈی ان کے مال کے طور پر موجود ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا ثواب تجھے مل گیا اور لونڈی بطور میراث کے اب تیری طرف واپس ہو گئی (ابو داؤد) یہ حدیث بالکل ظاہر ہے کہ صحیح فتویٰ یہی ہے کہ اس صورت میں چیز لوٹ آتی ہے گی نمبر ۵۵۵ یا رسول اللہ کلالہ کون ہے؟ فرمایا جس کا والد اور ولد نہ ہو اسے ابو عبد اللہ مقدسی نے احکام میں ذکر کیا نمبر ۵۵۶ حضرت سعد کی بیوی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہیں کہ یہ ہیں دونوں لڑکیاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ان کے والد حضرت سعد آپ کے لشکر میں احد والے دن تھے اور میدان جنگ میں راہ خدا میں شہید ہوئے ان کے چچا نے ان کے باپ کا تمام ترکہ لے لیا یہ ظاہر ہے کہ لڑکیوں کے نکاح مال پر ہوتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو رہے یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی تو آپ نے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا سعد کی دونوں لڑکیوں کو دو تہائیاں میراث دو ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچے تم لے لو (مسند احمد) نمبر ۵۵۷ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک میت کے وارث یہ ہیں لڑکی، پوتی اور بہن تو آپ نے فرمایا لڑکی کے لئے آدھا ہے اور آدھا بہن کا تم جا کر ابن مسعود سے بھی فتویٰ لے لو وہ بھی میری موافقت کریں گے جب حضرت ابن مسعود سے دریافت کیا گیا اور یہ فتویٰ بھی انہیں سنایا گیا تو فرمایا اگر میں اس کی موافقت کروں تو گمراہ ہو جاؤں اور راہ یافتہ نہ ہو سکوں گا میں تو اس بارے میں وہی فتویٰ دوں گا جو خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لڑکی کے لئے آدھا پوتی کے لئے چھٹا حصہ تاکہ دو تہائیاں پوری ہو جائیں اور جو بچا وہ بہن کا حق ہے نمبر ۵۵۸ مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے پاس ایک ازدی شخص کی میراث ہے میں نے قبیلہ ازد کا کوئی شخص اب تک نہ پایا کہ اسے میں وہ مال دیدوں آپ نے فرمایا سال بھر تک اس قبیلے کے کسی شخص کو تلاش کرو، سال ختم ہونے کے بعد وہ پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ اب تک کوئی ازدی آدمی مجھے نہیں ملا کہ میں اسے دے دیتا آپ نے فرمایا پہلا شخص جو قبیلۂ خزاعہ کا ملے اسے دیدو جب جانے لگا تو آپ نے اسے پھر بلوایا اور فرمایا خزاعہ قبیلے کے کسی بڑے

Marfat.com

آدمی کو تلاش کر کے اسے دے آؤ ۵۵۹؎ مسند احمد اور سنن میں ایک حسن حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ ایک شخص مر گیا ہے اس کا کوئی وارث نہیں بجز ایک غلام کے جسے اس نے آزاد کر دیا تھا آپ نے فرمایا کوئی نہیں کہا کوئی نہیں بجز اس آزاد شدہ غلام کے حکم ہوا کہ اس کی کل میراث اسی کو دیدی جائے یہی فتویٰ ہم بھی لیتے ہیں ۵۶۰؎ اللہ کے رسول رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ عورت تین شخصوں کی میراث سمیٹ لے گی اپنے آزاد کردہ غلام کی اس کی جسے بچپن میں اس نے راستے میں پڑا لیا ہے اور اس کی پرورش کی ہے اور اپنے اس بچے کی جو اس کی گود میں تھا اور اس نے اپنے خاوند سے لعان کیا ہے۔ ۵۶۱؎ اللہ کے رسول ہمارے شفیع صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ عورت اپنے خاوند کی دیت کی بھی وارث ہو گی اور اس کے مال کی بھی اسی طرح اس کا خاوند اس کی دیت کا بھی وارث ہے اور اسکے مال کا بھی جب تک ان میں سے کوئی دوسرے کو عمداً قتل نہ کرے ہاں اگر ایسا ہو گیا ہے تو دیت کا ورثہ قاتل کو نہ ملے گا نہ مال کا اور اگر خطا سے ایسا ہو گیا ہے تو مال کا ورثہ ملے گا لیکن دیت کا پھر بھی نہ ملے گا۔ اسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے اور یہی فتویٰ ہم لیتے ہیں ۵۶۲؎ اللہ کے پیغمبر پیغمبروں کے خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ جو شخص کسی آزاد عورت سے یا لونڈی سے بدکاری کرے تو اولاد زنا کی اولاد ہے نہ یہ اس کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ وہ اس کا (ترمذی) ۵۶۳؎ لعان کرنے والے میاں بیوی کے بارے میں آپ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ یہ بچہ اپنی ماں کا وارث ہو گا اور ماں اس کا ورثہ لے گی ۵۶۴؎ جو ایسی عورت کو بدکاری کی تہمت لگائے اس پر اسی کوڑے پڑیں گے ۵۶۵؎ جو ایسے بچے کو حرامی کہے اسے بھی اسی کوڑے مارے جائیں گے اسے امام احمد اور ابوداؤد لائے ہیں ۵۶۶؎ ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ آپ نے لعان کرنے والی کے بچے کی میراث اس کی ماں کے لئے ہی کر دی اور اسکے بعد اسکی ماں کے وارثوں کے لئے۔

لونڈی غلام کی آزادگی اور ان کے مسائل

۵۶۷؎ حضرت سدید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں نے ایک مومن لونڈی کے آزاد کرنے کی وصیت کی ہے میرے پاس ایک حبشن نوبیہ ہے کیا میں اسے آزاد کر دوں؟ آپ نے فرمایا اسے میرے سامنے پیش کرو جب وہ آئیں تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تیرا رب کون ہے؟ اس نے جواب دیا اللہ پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اسی وقت اس کے آزاد کرنے کو یہ کہہ کر فرمایا کہ یہ مومنہ ہے ۵۶۸؎ ایک صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ میرے ذمہ ایک مومن عورت کی آزادگی ہے پھر آپ کے سامنے ایک حبشن عجمیہ کو لائے آپ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے اپنے کلمے کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا آپ نے اس سے پھر پوچھا کہ میں کون ہوں اس نے اپنی انگلی سے آپ کی طرف پھر آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں آپ نے ان کی آزادگی کا حکم دے دیا (مسند احمد) ۵۶۹؎ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لونڈی احد اور جوانیہ کی طرف میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن جو میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے آخر میں بھی تو انسان ہی ہوں انسانوں کی طرح مجھے بھی غصہ اور افسوس ہوتا ہے میں نے اسے ایک تھپڑ مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بہت

Marfat.com

برا معلوم ہوا میں نے کہا پھر اگر آپ فرمائیں تو میں اسے آزاد کر دوں؟ آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ اس سے دریافت فرمایا کہ بتلا اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں فرمایا میں کون ہوں؟ جواب دیا کہ آپ رسول اللہ ہیں فرمایا اسے آزاد کر دو یہ باایمان عورت ہے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وصف ایمان کے وقت اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا آسمان میں ہونا بیان کیا اور اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ اللہ کہاں ہے؟ تو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اس جواب سے آپ خوش ہوئے اس سے آپ نے حقیقت ایمان معلوم کر لی خود آپ نے بھی جن نے اللہ تعالیٰ کی نسبت پوچھا کہ خدا کہاں ہے؟ اس کے سوال کا انکار نہیں کیا جہمیہ کے نزدیک یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کوئی اللہ تبارک تعالیٰ کی نسبت اس کے رنگ یا مزہ یا جنس یا اصل وغیرہ کا سوال کرے جو سوالات محال اولے باطل ہیں نمبر ۵۶۱ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ آپ کو معلوم نہیں کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کی؟ آپ نے فرمایا اگر تم اس لونڈی کو اپنی ممیال والوں کو دیدیتیں تو اس میں تمھیں بہت زیادہ ثواب ملتا (متفق علیہ) نمبر ۵۶۲ بنو سلیم کے کچھ افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے میں سے ایک شخص کی نسبت سوال کرتے ہیں جو بوجہ قتل کے مستوجب دوزخ ہو گیا تھا آپ جواب دیتے ہیں کہ اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو اس غلام کے ہر ہر جوڑ کے بدلے اس کا ہر ہر جوڑ جہنم سے آزاد ہو جائے گا (ابوداؤد) نمبر ۵۶۳ اے رسول اکرم اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ درود وسلام نازل فرماتے ہیں اپنے خادم کی کتنی تقصیروں سے درگذر کر لیا کروں؟ آپ خاموش رہے اس نے پھر سے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہر دن میں ستر مرتبہ (ابوداؤد) نمبر ۵۶۴ یا رسول اللہ ولد زنا کی بابت کیا ارشاد ہے فرمایا وہ خیر سے خالی ہوتا ہے دو جوتیاں جنھیں پہن کر میں راہ خدا میں جہاد کروں میرے نزدیک تو وہ بھی اس سے محبوب ہیں کہ میں ولد الزنا کو آزاد کروں (مسند احمد) نمبر ۵۶۵ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آپ سے کہتے ہیں کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں ان کے ذمے ایک نذر باقی رہ گئی ہے تو کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کفایت ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر دو (مسند احمد) نمبر ۵۶۶ مؤطا مالک میں ہے کہ میری ماں مر گئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے کسی غلام کو آزاد کروں تو اسے کچھ نفع پہنچ سکتا ہے، آپ نے فرمایا ہاں نمبر ۵۶۷ ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا لیکن لونڈی کے مالک نے کہا اس شرط پر لے میں بیچتا ہوں کہ نسبت آزادگی میری طرف رہے تو حضور نے فرمایا تم اس بات سے نہ کو ولا تو اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے ایک جماعت کا خیال ہے کہ شرط اور لین دین صحیح ہے اور اس کا پورا کرنا واجب ہے لیکن اس جماعت کا یہ قول غلط ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ لین دین اور شرط دونوں باطل ہیں حضرت عائشہ کا یہ لین دین صحیح اس لئے رکھا گیا کہ شرط عین لین دین میں نہ تھی بلکہ لین دین اس پر مقدم تھا یہ تو گویا تا تم مقام وعدے کے تھا جسے پورا کرنا ضروری نہیں گو یہ قول پہلے قول سے زیادہ قریب ہے لیکن یہ بھی ہے غلط۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے علت کے طور پر بیان فرمایا نہ کسی اور وجہ سے اس کی طرف کوئی اشارہ کیا اور یہ بھی کہ شرط متقدم بھی مثل شرط مقارن کے ہے تیسری جماعت کا قول ہے کہ حدیث میں حذف بھی ہے تقدیر عبارت یوں ہے کہ تو ان کے لئے ولا کی

Marfat.com

شرط کرنا یا نہ کرنا بھی بے سود ہے اس لئے کہ ولا کا مستحق تو آزاد کرنے والا ہی ہے گو یہ قول دوسرے قول سے بھی زیادہ قریب ہے لیکن ہے یہ بھی غلط کیونکہ ظاہر لفظوں کے خلاف ہے چوتھی جماعت کہتی ہے کہ اس میں لام معنی میں علی کے ہے یعنی ان سے ولاء کی شرط اپنے لئے کر لو کیونکہ آزاد تم ہی کرا رہی ہو اور مستحق نسبت آزادگی آزاد کرنے والا ہوتا ہے یہ قول گو اس پہلے کے قول سے بھی کم تکلف والا ہے لیکن ہے یہ بھی غلط کیونکہ اس میں تو شرط ہی کو لغو کر دینا ہے پس اگر شرط ہوتی ہی نہیں تو بھی حکم یہی تھا پانچویں جماعت کا خیال ہے کہ یہ زیادتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں نہیں بلکہ یہ ہشام بن عروہ کا اپنا قول ہے یہی جواب خود امام شافعی کا ہے ہمارے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ حقیقت میں یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین سے شرط کر لینے کو جو فرمایا وہ اس شرط کو صحیح قرار دینے کے لئے یا مباح کرنے کے لئے نہ تھا بلکہ دراصل شرط کرنے والے کے لئے بطور سزا یہ فرمان سرزد ہوا تھا کیونکہ وہ اس لونڈی کو مائی صاحبہ کے ہاتھ آزادگی کے لئے فروخت کرنے پر بغیر اس شرط کے رضامند نہیں ہوتا تھا اور خلاف حکم خدا اور خلاف حکم شرع اس شرط کے کرنے پر ضد اور اصرار کر رہا تھا تو آپ نے بھی رخصت دیدی کہ ان کی اس باطل شرط کو خدا رسول کا حکم ظاہر کر کے توڑ دیں اور دنیا کو معلوم کرا دیں کہ دین خدا کے خلاف جو شرائط ہوں ان کا پورا کرنا لازم نہیں بلکہ پورا کرنا ہی نہ چاہیئے اور ایسی شرطیں خرید و فروخت کو باطل ہی نہیں کرتیں اور یہ بھی کہ جسے فساد شرط معلوم ہو تو پھر شرط کرے تو وہ شرط لغو ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں اب ہمارے شیخ کے اس فرمان پر اور اس کے قبل کے اقوال پر غور کی نظر دوبارہ ڈال جاؤ واللہ اعلم۔

فصل۔ نکاح وغیرہ کے متعلق سوالات وجوابات

سوال ۵۶۸ یارسول اللہ کون سی بیوی سب سے بہتر ہے جواب، وہ کہ جب اس کا میاں اس کی طرف دیکھے وہ اسے خوش کر دے۔ جب اس کا میاں اسے کچھ حکم دے فوراً بجا لائے خاوند کے مال میں اور اپنی ذات کے بارے میں کوئی ایسا کام نہ کرے جو خاوند کی مرضی کے خلاف ہو (مسند احمد) سوال ۵۶۹ یارسول اللہ کون سا مال جمع کیا جائے؟ جواب۔ شکر گذار دل۔ ذکر اللہ کرنے والی زبان۔ ایماندار بیوی جو امر آخرت پر اپنے میاں کی مدد کرے (رواہ احمد والترمذی وحسنہ) سوال ۵۷۰ یارسول اللہ ایک عورت حسب نسب والی خوبصورتی اور جمال والی ہے مجھ سے نکاح کرنے پر بھی رضامند ہے لیکن ہے بانجھ کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ جواب نہ کرو۔ پھر سوال کیا آپ نے پھر منع کیا سوال ۵۷۱ وہ پھر آیا اور یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا ان عورتوں سے نکاح کرو جن سے بکثرت اولاد ہو اور ہوں بھی بچوں سے محبت کرنے والیاں۔ اس لئے کہ میں اپنی امت کی کثرت پر بروز قیامت فخر کرنے والا ہوں سوال ۵۷۲ حضرت ابوہریرہ سوال کرتے ہیں کہ یارسول اللہ جوان آدمی ہوں مجرد ہوں ہر وقت خوف لگا رہتا ہے اتنا پاس نہیں کہ نکاح کر لوں تو کیا میں خصی ہو جاؤں؟ آپ خاموش ہو رہے پھر یہی سوال کیا آپ نے پھر خاموشی اختیار کی آخر میں فرمایا اے ابوہریرہ جو تجھے ملنے والا ہے وہ خدائی قلم سے پہلے ہی نکل چکا ہے اب خواہ خصی ہو خواہ نہ ہو (بخاری شریف) سوال ۵۷۳ ایک اور صحابی پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ مجھے خصی ہو جانے کی اجازت دیجئے فرمایا میری امت کے لئے روزہ

رکھنا خصی ہونا ہے (مسند احمد) م ۵۷۳ یا رسول اللہ مال دار اجر و ثواب میں ہم سے بہت ہی سبقت کر گئے وہ بھی ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں ہماری طرح روزے رکھتے ہیں ساتھ ہی ان کے پاس مال کی زیادتی ہے جسے خیرات کرتے ہیں آپ نے فرمایا پھر کیا تم خیرات نہیں کر سکتے سنو ہر تکبیر ہر تسبیح ہر حمد خدا ہر کلمہ توحید ہر بھلی ہدایت ہر خلاف شرح امر سے روکنا بھی صدقہ ہے بلکہ تمہارا اپنی بیویوں سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے م ۵۷۴ یہ سنکر انہوں نے پھر پوچھا کہ کیا ہم اپنی شہوت پوری کریں اس میں بھی ہمیں اجر ہے؟ فرمایا بتلاؤ تو اگر یہی شہوت حرام میں پوری کرتے تو کیا گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح جبکہ اسے اپنی حلال بیوی سے پورا کیا تو ثواب ملے گا (مسلم) م ۵۷۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیا ہے کہ جو کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے وہ اسے دیکھ لے م ۵۷۶ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو شادی کا پیغام دیا اور حضور سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا جاؤ اسے دیکھ لو اس سے تم میں محبت ہمیشگی کی ہو جائے گی۔ انہوں نے آکر حضور کی یہ حدیث لڑکی کے ماں باپ کو سنائی تو گویا انہیں اپنی لڑکی کا دکھانا اچھا نہ لگا لیکن لڑکی نے پس پردہ یہ کل بات سن لی وہیں سے اس نے کہا اگر فی الواقع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ فرمایا ہے تو دیکھ لو ورنہ تمہیں خدا کی قسم ہے ہرگز نظر نہ اٹھانا گویا کہ خود اسے بھی یہ بات بہت بڑی معلوم ہوئی چنانچہ انھوں نے اسے دیکھا پھر نکاح ہو گیا اور دونوں میاں بیوی میں اس قدر موافقت تھی کہ گھر گھر ان کی محبت مشہور ہو گئی (مسند و سنن) م ۵۷۷ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچانک نظر پڑ جانے کی بابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں اپنی نگاہ پھیر لو (مسلم) یا رسول اللہ ہماری شرمگاہوں کی نسبت حضور کا فتویٰ کیا ہے فرمایا ان کی حفاظت کرو مگر اپنی بیوی سے اور اپنی ملکیت کی لونڈی سے م ۵۷۸ یا رسول اللہ جبکہ تو م ہی کے لوگ آپس میں ہوں تو؟ فرمایا جہاں تک ہو سکے اس امر کی کوشش کرو کہ کسی کی نگاہ نہ پڑے م ۵۷۹ جب کہ ہم میں سے کوئی شخص تنہا ہو فرمایا اللہ بہت زیادہ مستحق ہے کہ اس کا لحاظ اور شرم کی جائے (اہل سنن) م ۵۸۰ یا رسول اللہ میرا فلاں عورت سے نکاح کرا دیجئے آپ نے فرمایا کچھ مہر دو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو اسے وہ بھی نہ ملی م ۵۸۱ تو آپ نے فرمایا کچھ قرآن بھی پڑھا ہے جواب دیا کہ ہاں فلاں فلاں سورت۔ دریافت فرمایا کہ وہ بر زبان یاد ہیں؟ جواب دیا کہ جی ہاں؟ فرمایا جاؤ میں نے تمہیں اس عورت کا مالک بنا دیا اس مہر پر جو تمہیں قرآن یاد ہے (متفق علیہ) م ۵۸۲ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ابو طیبہ کو پچھنے لگانے کا حکم دیا غالباً وہ مائی صاحبہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ بچے تھے (مسلم) ارشاد فرمایا کہ اے ام سلمہ اور اے میمونہ تم ابن ام مکتوم سے پردہ کرو دونوں نے فرمایا حضور وہ تو نابینا ہیں نہ ہمیں دیکھیں نہ ہمیں پہچانیں آپ نے فرمایا لیکن تم نابینا نہیں ہو کیا تم انھیں نہیں دیکھتیں؟ ذکرہ اہل السنن وصححہ الترمذی ایک جماعت نے تو اس فتوے کو لیا ہے اور عورت کو مردوں کا دیکھنا حرام کہا ہے دوسری جماعت نے اس کے خلاف حضرت عائشہ کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ مسجد میں جو حبشی بانک بنوٹ کھیل رہے تھے وہ آپ دیکھ رہی تھیں لیکن اس معارضے میں نظر ہے اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ حبشیوں کے ان کرتبوں کے دیکھنے کا قصہ حجاب کے حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہو ایک اور جماعت نے اسے ازواج مطہرات کے لئے ہی مخصوص کر دیا ہے م ۵۸۳ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ حیض

Marfat.com

لڑکی کا نکاح اس کے ماں باپ کرنا چاہیں وہ کیا اس لڑکی سے دریافت کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس سے اجازت لیں۔ ۵۸۴ یا رسول اللہ وہ تو بہت شرمیلی ہوتی ہے فرمایا یہی اس کی اجازت ہے جبکہ وہ خاموش ہو جائے (بخاری مسلم) ہم اسی فتوے کو لیتے ہیں۔ کنواری لڑکی سے بھی اجازت طلب کرنا ضروری ہے چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ رانڈ عورت بہ نسبت اپنے ولی کے اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے اور باکرہ سے اس کے بارے میں اجازت چاہی جائے اس کی اجازت اس کا چپ رہنا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کا باپ اس کی رضامندی طلب کرے اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ ۵۸۵ بخاری مسلم میں ہے کہ باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے۔ لوگوں نے پوچھا اس کی اجازت کی کیفیت کیا ہے؟ فرمایا اس کا چپ رہ جانا۔ ۵۸۶ ایک کنواری لڑکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرتی ہے کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کرا دیا ہے اور وہ اسے ناپسند رکھتی ہے۔ پس آپ نے اسے اختیار دیا۔ اب غور کر لو کہ باکرہ سے اجازت طلب کرنے کا اسے حضور نے حکم دیا۔ اس کی اجازت بغیر اس کا نکاح کر دینا منع کیا۔ جس کا نکاح اس طرح بے اجازت کر دیا گیا تھا اسے اختیار دیا گیا کہ اگر چاہے اس نکاح کو برقرار رکھے چاہے توڑ دے۔ پھر ان تمام حدیثوں سے روگردانی کر کے اس کے خلاف کہنا اور دلیل میں حضور کے اس فرمان کے کہ رانڈ اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے بہ نسبت اس کے ولی کے مفہوم ہی کو لے کر ان صاف صریح احادیث کا خلاف کرنا کیسے صحیح ہوگا؟ باوجودیکہ اس کے صاف الفاظ کا مطلب بھی اس بات میں بہت واضح ہے کہ جس نے اس کا یہ مفہوم سمجھا کہ اسے اپنے نکاح میں کوئی اختیار نہیں یہ مراد نہیں کیونکہ اس کے بعد ہی حضور نے یہ فرما دیا ہے کہ باکرہ سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے بلکہ حق بات تو یہ ہے کہ گویا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے کلام کو رد کر دیا جنھوں نے آپ کے کلام کا یہ مفہوم لیا ہے یہی عادت حضور کی اور کلام میں بھی تھی کہ جس غلط مفہوم کے لینے کا احتمال ہوتا آپ اسے باطل کرنے کے لئے اس جملے کے ساتھ ہی اور جملہ فرما دیتے مثلاً فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو تو ساتھ ہی فرما دیا کہ ان کی طرف نماز بھی نہ پڑھو۔ کیونکہ ان پر بیٹھنے کی ممانعت سے کہیں لوگ ان کی تعظیم میں مبالغہ نہ کرنے لگیں اس لئے بتلا دیا کہ انھیں قبلہ بھی نہ بنالو۔ پس اسی طرح یہاں بھی آپ کا مقصود بالکل ظاہر ہے کہ باکرہ سے اجازت ضرور لینی چاہیئے اس کی اجازت بغیر اس کا نکاح نہ کرنا چاہیئے اور اگر اس سے پوچھے بغیر اس کا نکاح کر دیا گیا تو وہ بالکل باطل ہے دراصل ان صاف احادیث کے خلاف کوئی دلیل کلام رسول میں مطلقاً نہیں پس ہر ایک پر واجب ہے کہ یہی فتویٰ دے جو اس حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ ۵۸۷ یا رسول اللہ عورتوں کا مہر کیا ہونا چاہیئے فرمایا جو بھی آپس میں مقرر ہو جائے (دارقطنی) دارقطنی ہی کی اور روایت میں ہے کہ ۵۸۸ لوگو اپنی یتیم بچیوں کا نکاح کر دیا کرو تو سوال ہوا کہ ان کے مہر کیا ہونے چاہئیں فرمایا جو آپس میں رضامندی سے طے ہو جائیں گو پیلو کے درخت کے ایک شاخ ہی ہو۔ ۵۸۹ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھتی ہیں کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا ہے کہ اس کی خست میری وجہ سے دور کر دے پس آپ نے کام اسی کو سونپا اس نے کہا کہ میرے والد نے جو کیا ہے میں اسے جائز رکھتی ہوں میرا ارادہ تو صرف یہ تھا کہ عورتیں یہ معلوم کرلیں کہ ان کے والد کے ہاتھ میں ان کا کوئی امر نہیں (مسند احمد اور نسائی) حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی صاحبزادی کا نکاح ان کے چچا قدامہ نے عبداللہ بن عمر سے کر دیا لیکن اس لڑکی نے اس نکاح

Marfat.com

کو ناپسند کیا اور یہ چاہا کہ اس کا نکاح حضرت مغیرہ بن شعبہ سے ہو چنانچہ ابن عمر سے انھیں ہٹا کر حضرت مغیرہ سے ان کا نکاح کردیا اور فرمایا کہ یہ یتیم لڑکی ہے اور اس کی بے اجازت اس کا نکاح نہیں ہو سکتا (مسند احمد) م ۵۹۰ مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں کہ کیا میں عناق نامی عورت سے نکاح کرلوں؟ یہ عورت مکہ شریف میں بدکار عورت تھی. آپ نے کوئی جواب دیا اور یہ آیت اتری اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً الخ زانی ہی زانیہ سے نکاح کرے اور زانیہ نکاح کرے مگر زانی یا مشرک سے آپ نے انھیں بلا کر یہ آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا ان سے نکاح نہ کرو م ۵۹۱ ایک اور شخص آپ سے اجازت چاہتا ہے کہ میں ام مہزول سے نکاح کرلوں یہ بھی باعصمت نہ تھی تو حضور نے جواب میں وہی اوپر والی آیت پڑھ دی (مسند احمد) م ۵۹۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ حد لگایا ہوا زانی اپنے جیسی ہی عورت سے نکاح کرے. حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے اور ان کے موافقین نے حضور کا یہی فتویٰ لیا ہے جس کے خلاف اور کوئی بات حضور نے بیان نہیں فرمائی. آپ کے مذہب کی خوبی ایک یہ بھی ہے کہ وہ کسی شخص کو کسی قحبہ سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتے اس مسئلے کی تائید کچھ اور بیس دلیلوں سے ہوتی ہے جنھیں ہم نے اور جگہ بیان کردی ہیں م ۵۹۳ حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے نکاح میں آٹھ بیویاں ہوتی ہیں حضور سے سوال کرتے ہیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ ان میں سے پسند کرکے چار رکھ لو. م ۵۹۴ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے نکاح میں دس عورتیں ہوتی ہیں آپ ان کو فتویٰ دیتے ہیں کہ ان میں سے چار کو رکھ لیں. یہ دونوں روایتیں امام احمد نے ذکر کی ہیں یہ دونوں حدیثیں صاف دلیلیں ہیں اس پر کہ انہیں اختیار ہے ان میں سے جنھیں چاہے رکھے خواہ پہلے کے نکاح کی ہوں خواہ بعد کے نکاح کی ہوں م ۵۹۵ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سے پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہوگیا ہوں میرے نکاح میں دو عورتیں ہیں جو آپس میں بہنیں ہیں آپ نے حکم دیا کہ ان میں سے جسے تو چاہے طلاق دیدے. (مسند احمد) م ۵۹۶ حضرت نضرہ بن اکثم آپ سے عرض کرتے ہیں کہ میں نے ایک پردہ نشین باکرہ سے نکاح کیا لیکن جب دخول کیا تو دیکھا کہ وہ حمل سے ہے آپ نے فرمایا کہ چونکہ تم نے اسے اپنے لئے حلال کیا اسے مہر دینا پڑے گا اور وہ لڑکا تمہارا غلام ہے جب وہ حمل سے فارغ ہو جائے تو اسے زناکاری کی حد لگاؤ اور ان میاں بیویوں میں آپ نے جدائی کرادی (ابوداؤد) اس فتوے میں صرف بچے کو غلام بتلانے کا اشکال ہے واللہ اعلم م ۵۹۷ ایک عورت آپ کے زمانے میں مسلمان ہوتی ہیں اور اپنا نکاح کرلیتی ہیں ان کے خاوند حاضر حضور ہو کر عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ میں مسلمان ہو چکا تھا اسے میرے اسلام کا علم تھا پھر بھی اس نے ایسا کیا ہے. آپ نے اسی وقت اس عورت کو اس کے نئے خاوند سے جدا کرادیا اور اس کے پہلے خاوند کو دیدیا (احمد وابن حبان) م ۵۹۸ کیا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے نکاح کیا مہر نامزد کیا نہیں اور مرگیا آپ نے فتویٰ دیا کہ اس کے قبیلے کی اور عورتوں کے مہر کے انداز سے اسے مہر ملیگا اور اس پر اپنے فوت شدہ خاوند کی عدت بھی ہے اور وہ اس کے مال کی میراث بھی پائے گی (مسند احمد سنن) اسے امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ صحیح بتلاتے ہیں. اس فتوے کے خلاف کچھ بھی ثبوت نہیں اور اس سے ہٹنے کی کوئی وجہ نہیں م ۵۹۹ کیا فرماتے ہیں اللہ کے رسول ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس عورت کے بارے جس کا نکاح ہوا اور اس کے

Marfat.com

سر کے بال جھڑ گئے ہیں کیا اس میں اور بال ملا لئے جائیں؟ جواب۔ اللہ کی لعنت ہے اس عورت پر جو بالوں میں بال ملائے اور جو لگوائے (متفق علیہ) ۶۰۰ کیا فتویٰ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں کہ جماع میں اپنے خاص پانی کو باہر گرا دیا جائے جواب۔ کیا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ کیا تم نے یہ فعل کیا ہے؟ کیا تم اسے کرتے ہو؟ سنو جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ تو ہو کر ہی رہیگی (متفق علیہ) ۶۰۱ صحیح مسلم میں اس سوال کا جواب یوں ہے تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم ایسا نہ کرو اللہ تعالیٰ نے جس جان کا قیامت تک پیدا ہونا لکھ دیا ہے وہ تو پیدا ہو کر ہی رہے گی ۶۰۲ اسی سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک پانی سے اولاد نہیں ہوا کرتی اور جب اللہ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا ۶۰۳ یا رسول اللہ میری لونڈی ہے میں اس سے مباشرت کرتا ہوں لیکن عین موقع پر اپنا پانی باہر ڈال دیتا ہوں کیونکہ مجھے اس کا حمل سے ہو جانا ناپسند ہے اور جو خواہش مردوں کی ہے وہ بھی مجھے ہے میں نے سنا ہے کہ یہودی کہتے ہیں ایسا کرنا زندہ درگور کرنے کا چھوٹا فرد ہے۔ آپ نے فرمایا یہودی بکتے ہیں اگر اللہ کسی کو پیدا کرنا چاہیگا تو اسے دفع نہیں کر سکتا یہ دونوں جوابات مسند احمد ابوداؤد میں ہیں ۶۰۴ ایک شخص نے آکر اپنی لونڈی سے اسی کام کے کرنے کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا یہ حمل کو روک نہیں سکتا جبکہ خدا کا ارادہ ہو کچھ مدت کے بعد وہی صاحب پھر آئے اور کہا یا رسول اللہ میری وہ لونڈی حاملہ ہو گئی آپ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (مسلم) ۶۰۵ یا رسول اللہ میری ایک ہی لونڈی ہے وہی ہماری خدمت گذار ہے وہی ہمارے جانوروں کی رکھوالی کرنے والی ہے میں اس سے مباشرت بھی کرتا ہوں اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو جائے آپ نے اسے اگر وہ چاہے عزل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر مقدر میں ہے تو تو آ ہی جائے گا اس نے کچھ عرصے بعد حاضر خدمت ہو کر اس کے حاملہ ہونے کی خبر پہنچائی تو آپ نے فرمایا میں نے تو پہلے ہی تم سے کہدیا تھا جو اس کے مقدر میں ہے وہ آ کر ہی رہے گا ۶۰۶ ایک اور صاحب بھی آپ سے عزل کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ جواب میں فرماتے ہیں جس پانی سے بچہ بننا ہے اسے اگر تو پتھر پر بھی ڈال دے تو اللہ اسی سے نکالے گا جس جان کو وہ پیدا کرنے والا ہے وہ تو کر کے ہی رہے گا (مسند احمد) ۶۰۷ مسلم میں ہے کہ کسی صحابی نے آپ سے کہا میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں آپ نے فرمایا ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا مجھے اس کے بچے کا خوف ہے آپ نے فرمایا اگر یہ کام ضررناک ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کو ضرر دیتا اور روایت میں ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کو ضرر دیتا (مسلم)

فصل مباشرت کے اور میاں بیوی کے تعلقات کا بیان

۶۰۸ ایک انصاریہ عورت آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ پیچھے کی طرف سے اگلی جانب وطی کرنا جائز ہے؟ آپ آیت قرآنی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ پڑھ سناتے ہیں یعنی تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ ہاں جگہ ایک ہی ہو (مسند احمد) حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ سے عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا کیا بات ہوئی؟ جواب دیا کہ رات کو میں نے الٹی جانب سے اصلی جگہ مباشرت کی۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی جانب وحی نازل فرمائی کہ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ

Marfat.com

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں ان میں جس طرح چاہو آؤ آگے سے یا آگے کی جگہ پیچھے سے اور حیض کی حالت میں نہ آؤ اور دبر میں نہ آؤ (احمد اور ترمذی) یہی ہے جسے اللہ نے اور اس کے رسول نے مباح کیا ہے یعنی پیچھے سے بچہ ہونے کی جگہ وطی کرنا نہ کہ دبر میں وطی کرنا۔ اس کی بابت تو حضور فرماتے ہیں وہ ملعون ہے جو اپنی بیوی کی دبر میں کرے اور حدیث میں ہے جو حالت حیض والی عورت سے وطی کرے اور جو دبر میں وطی کرے اور جو کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات سچی مانے اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے اور ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حق امر سے شرم نہیں کرتا عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔ فرمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت سے نہ دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کی دبر میں وطی کرے اور فرمان ہے کہ چھوٹی لواطت یہ ہے کہ کوئی اپنی بیوی کی دبر میں کرے یہ سب حدیثیں مسند احمد میں ہیں ۶۱ کیا فرماتے ہیں اللہ کے دلارے امت کے دلارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ عورتوں کے حقوق مردوں پر کیا ہیں؟ جواب جب خود کھاتا ہو تو عورت کو بھی کھلائے جب آپ پہنتا ہے تو عورت کو بھی پہننے کو دے اس کے منہ پر نہ مارے اسے گالی گلوچ نہ کرے اس سے ترک تعلق نہ کرے مگر اپنے ہی مکان میں (احمد و اہل سنن)

فصل رضاعت کے احکام کا بیان

۶۲ ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما آپ سے دریافت فرماتی ہیں کہ ابو قبیس کا بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت طلب کرتا ہے تو کیا میں اسے آنے دوں؟ اس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے آپ نے فرمایا بیشک اسے اجازت دیدو وہ تو تمہارے رضاعی چچا ہو گئے (متفق علیہ) صحیح مسلم شریف میں ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سے ذکر کیا کہ میری ایک پہلی بیوی تھی اب میں نے دوسرا نکاح کیا تو پہلی بیوی کہتی ہے کہ اس نئی عورت کو اس نے ایک دو مرتبہ اپنا دودھ پلایا ہے اب فرمایئے کیا کیا جائے؟ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ کے دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ۶۳ حضرت سہلہ بنت سہیل کہتی ہیں کہ سالم اب بلوغت کو پہنچ گئے ہیں اور خاصے جاننے بوجھنے والے ہو گئے ہیں وہ ہمارے یہاں آیا کرتے ہیں میں گمان کرتی ہوں کہ اب میرے خاوند حذیفہ ان کے آنے جانے سے کچھ ناراض ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں تم اپنا دودھ پلا دو وان پر تم حرام ہو جاؤ گی اور حذیفہ کے دل میں جو ہے وہ بھی جاتا رہے گا وہ پھر آئیں اور کہا میں نے انہیں اپنا دودھ پلا دیا اور الحمد للہ اب میرے میاں کے دل میں بھی کوئی بات نہیں رہی۔ (صحیح مسلم شریف) سلف کی ایک جماعت کا یہی فتویٰ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہی فرماتی ہیں اکثر اہل علم نے یہ نہیں لیا ان کا عمل ان حدیثوں پر ہے جن میں حرمت کرنے والی رضاعت کو دودھ چھوٹنے سے پہلے کی عمر کے ساتھ مقید کیا ہے اور صغر سنی کے ساتھ اور دو سال سے پہلے کے ساتھ اس میں کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ حدیثیں بکثرت ہیں اور سالم کی حدیث ایک ہی ہے دوسرے یہ کہ سوائے حضرت عائشہ کے اور سب امہات المومنین منع کی طرف ہیں تیسرے یہ کہ احتیاط منع ہی میں ہے چوتھے یہ کہ بڑے آدمی کی رضاعت نہ تو خون پیدا کرتی ہے نہ اس سے ہڈی ہوتی ہے۔ پس بعضیت جو باعث ہے حرمت کی اس سے حاصل نہیں ہوتی پانچویں وجہ یہ ہے کہ ممکن ہے یہ حکم حضرت سالم کے ساتھ ہی مخصوص ہو کیونکہ ان کے واقعہ کے سوا کسی اور میں نہیں ہے اور ایک

وجہ سے حضرت عائشہ کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہیں وہاں ایک شخص کو بیٹھا پاتے ہیں آپ پر یہ گراں گزرتا ہے اور آپ
ناراض ہو جاتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں یا رسول اللہ یہ میرے دودھ بھائی ہیں آپ نے فرمایا رضاعی بھائیوں کو اچھی طرح پہچان
لو رضاعت وہی معتبر ہے جو دودھ پینے کے زمانے میں ہو یہ لفظ مسلم شریف کے ہیں ان چھ وجہوں کے سوا حضرت سالم والے قصے میں
ایک اور مطلب بھی ہے وہ یہ کہ یہ بیان ضرورت کے لئے تھا سالم حضرت حذیفہ کے لے پالک لڑکے تھے انہوں نے ہی ان کی پرورش کی تھی
ان کا آنا جانا ضروری تھا تو جہاں کوئی ایسی ہی ضرورت آپڑے وہاں تو ایسا اجتہادی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کیا عجب کہ یہی مسلک سب سے
زیادہ قوی ہو ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی جانب مائل تھے واللہ اعلم ۔ نمبر ٦١٤ حضور سے کہا گیا کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے
نکاح کرلیں تو آپ نے جواب دیا کہ وہ مجھے حلال نہیں وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں
جو نسب سے حرام ہو جاتے ہیں (مسلم) نمبر ٦١٥ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار نبوت میں عرض کرتے ہیں کہ میں نے ایک
عورت سے نکاح کیا ایک حبشن اب آئی ہیں کہتی ہیں کہ میں نے تم دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے
ان سے منہ پھیر لیا انھوں نے پھر کہا حضور وہ غلط بیانی کر رہی ہے آپ نے فرمایا اب کیسے اس سے ملو گے جبکہ وہ کہہ رہی ہے کہ اس نے
تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اب تم اس عورت کو چھوڑ دو چنانچہ انھوں نے اسے الگ کر دیا اور اس نے دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا (مسلم)
دارقطنی میں ہے اسے الگ کر دو تیرے لئے اب اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ نمبر ٦١٦ یا رسول اللہ میں دودھ پلائی کا حق کیسے اتاروں؟
فرمایا ایک جان آزاد کر کے غلام ہو یا لونڈی (یعنی غلام یا لونڈی خرید کر اپنی دایہ کو دیدے) (ترمذی وصحیحہ) نمبر ٦١٧ یا رسول اللہ یہ مسئلہ
تو بتایئے کہ رضاعت کے بارے میں کن کی گواہی جائز ہے؟ فرمایا ایک مرد کی یا عورت کی (مسند احمد)

فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلاق کے بارے میں فتوے

نمبر ٦١٨ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کرتے ہیں کہ میرے بیٹے عبداللہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی ہے آپ نے اسے لوٹا لینے کا حکم فرمایا اور فرمایا
پھر اسے رکھے رہے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر جب اسے حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق
دیدے نمبر ٦١٩ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیوی کی بدزبانی بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا اسے طلاق
دیدو نمبر ٦٢٠ وہ کہنے لگے یا حضور مدت سے میرے پاس ہے اس سے میری اولاد بھی ہے فرمایا پھر اسے نصیحت کرو سمجھاؤ اگر اس میں
خیر ہے تو مان لیگی اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جیسے کوئی اپنی لونڈی کو مارتا ہو (مسند احمد) نمبر ٦٢١ یا رسول اللہ میری بیوی کسی چھونے والے
ہاتھ کو لوٹاتی نہیں فرمایا پھر اگر تو چاہے تو اس کے بدلے کسی اور سے نکاح کرلے ایک روایت میں ہے کہ اسے طلاق دیدے نمبر ٦٢٢
وہ کہنے لگا حضور مجھے خوف ہے کہ پھر اس کی محبت میں پریشان نہ پھروں؟ فرمایا پھر اس سے فائدہ اٹھاتا رہ۔ اس متن یہ حدیث
کے خلاف بہت سی محکم اور صریح حدیثیں ہیں جن میں بدکار عورتوں سے نکاح کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ اب اس حدیث کے
مطلب میں بھی بہت سے مسلک ہیں ایک تو یہ کہ ٹٹولنے والے ہاتھ سے مراد صدقہ خیرات کے لئے پھیلانے والا ہے نہ کہ فاحشہ

Marfat.com

کے لئے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ دوام کے بارے میں اس بات کا اثر نہیں یہ تو زانیہ سے عقد نکاح باندھنے کے بارے میں ہے جو حرام ہے۔ تیسرا یہ کہ اس موقع پر دو فساد تھے ان میں جو ہلکا تھا اسے منظور کر لیا گیا دیکھئے پہلے تو آپ نے طلاق کا حکم دیدیا لیکن جب دیکھا کہ یہ اس پر فدا ہے تو ڈر ہونے لگا کہیں ان میں بدکاری نہ ہونے لگے جو اس سے بھی بری چیز ہے اس لئے نکاح کے باقی رکھنے کا حکم صادر فرما دیا۔ کیونکہ زنا سے تو بہر حال یہ آسان اور ہلکی چیز ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ثابت ہی نہیں پانچویں جماعت کہتی ہے کہ حدیث میں تو یہ ہے ہی نہیں جس سے اس عورت کی حرام کار ہونا ثابت ہوتا ہو اس میں تو صرف اتنا ہی ہے کہ وہ چھونے والے کے اور اس پر ہاتھ رکھنے والے کے ہاتھ کو نہیں جھٹکتی وغیرہ لیں اس میں ایک قسم کی نرمی ہے نہ یہ کہ وہ بدکار ہو لیکن چونکہ خطرہ ہے کہ کہیں اس سے آگے نہ بڑھ جائے اس لئے اسے الگ کر دینے کا سرکار نبوت سے حکم ہوا کہ کیوں شک و شبہ میں پڑے؟ جب معلوم ہوا کہ میاں اپنی اس بیوی پر فریفتہ ہیں اور اس کی جدائی پر صبر نہ کر سکیں گے تو آپ نے اس کے نزدیک رکھنے میں ہی مصلحت سمجھی اور اسی کو چھوڑ دینے پر ترجیح دی کیونکہ وہ اپنے ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ سے اپنے تئیں نہ بچانے کو مکروہ سمجھتا تھا پس آپ نے اسے نکاح باقی رکھنے کو فرمایا انشاء اللہ سب مسلکوں میں راجح مسلک یہی ہے واللہ اعلم م۶۲۳ ایک عورت آپ سے کہتی ہیں کہ میرے خاوند نے مجھے تیسری طلاق دیدی اس کے بعد میں نے اور شخص سے نکاح کر لیا وہ میرے پاس آیا لیکن اس کے پاس مثل کپڑے کے پھندنے کے ہے پس وہ مجھ سے بجز ایک مرتبہ کے قریب ہی نہیں ہوا نہ وہ کامیابی کے ساتھ کچھ کر سکا ہے تو کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہو گئی؟ آپ نے فرمایا تم اپنے اگلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتیں جب تک دوسرا خاوند تجھ سے لطف اندوز نہ ہو اور تو اس سے (متفق علیہ) م۶۲۴ نسائی شریف میں ہے کہ یا رسول اللہ ایک عورت کو تین طلاقیں ہو گئیں اس نے اور شخص سے نکاح کر لیا وہ وداع کر کے اپنے گھر لے گیا دروازہ بند کر دیا پردے ڈال دیئے پھر دخول سے پہلے ہی طلاق دیدے تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟ جواب دیا کہ جب تک دوسرا اس سے صحبت نہ کر لے پہلے کے لئے حلال نہ ہو گی؟ م۶۲۵ یا رسول اللہ ادھار لیا ہوا سانڈ کون ہے؟ فرمایا حلالہ کرنے والا اللہ کی لعنت ہے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر (ابن ماجہ) م۶۲۶ ایک عورت حضور سے نعمتوں کے باوجود ناشکری کرنے والے کی نسبت دریافت کرتی ہے تو آپ جواب دیتے ہیں کہ کیا اپنا ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے رنڈاپے کے دن اپنے ماں باپ کے گھر جس تس طرح کاٹ رہی ہو پھر خداوند کریم کہیں اس کا جوڑ لگا دے وہاں اسے مال بھی ملے اولاد بھی ہو پھر کسی بات پر غصے ہو جائے اور اپنے خاوند سے کہدے کہ میں نے تو اس مردوے سے کبھی سکھ کی گھڑی نہیں دیکھی (مسند احمد) م۶۲۷ یا رسول اللہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ساتھ دیدی ہیں آپ مارے غصے کے کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے میری موجودگی میں ہی کتاب اللہ کے ساتھ کھیل ہونے لگا یہاں تک کہ ایک صحابی کہنے لگے۔ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں (نسائی) م۶۲۸ حضرت رکانہ بن عبد یزید نے جو بنی المطلب میں سے تھا اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دیدیں پھر بڑے ہی نادم ہوئے ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے طلاقیں کیسے دیں؟ انھوں نے کہا تین دیدی ہیں۔ فرمایا ایک ہی مجلس میں؟ کہا ہاں۔ فرمایا پھر تو یہ تینوں ایک ہی ہیں اگر تو چاہے تو رجوع

...ے چنانچہ انھوں نے رجوع کر لیا۔ پس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک یہی تھا کہ ہر طہر میں ایک طلاق ہو (مسند
(مسند) یہ روایت بروایت مولیٰ ابن عباس مسند میں مروی ہے ایسی سند سے جسے امام احمد صحیح مانتے ہیں اور اس سے دلیل لیتے ہیں
اسی طرح امام ترمذی بھی ۶۲۹ عبدالرزاق میں ہے کہ عبد یزید نے ام رکانہ کو طلاق دیدی اور قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت سے نکاح
لیا یہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ یہ تو مجھے وہی فائدہ دیتا ہے جو فائدہ میرے سر کا یہ بال
ے سکتا ہے تو آپ مجھ میں اور اس میں تفریق کرا دیجئے آپ کو حمیت آگئی اور رکانہ اور اس کے بہن بھائیوں کو یعنی عبد یزید کے بچوں کو
کر اپنے ہم مجلس سے دریافت فرمایا کہ بتلاؤ ان میں سب میں تم عبد یزید کی شبیہہ پاتے ہو یا نہیں ؟ سب نے جواب دیا کہ ہاں
شک یہ اسی کی اولاد ہے آپ نے اس وقت حضرت عبد یزید سے فرمایا تم اسے طلاق دیدو انھوں نے دیدی حکم دیا کہ اپنی بیوی
م رکانہ سے رجوع کر لو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو اسے تین طلاقیں دے چکا ہوں آپ نے فرمایا مجھے علم ہے میں تمہیں
کم دیتا ہوں کہ اس سے رجوع کر لو پھر آپ نے قرآن کی آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کی
دت فرمائی یعنی اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی میعاد عدت میں دو۔ ابوداؤد میں ایک اور سند سے ابن اسحاق کی
تابعیت بھی آتی ہے۔ ابن اسحاق سے صرف خوف تدلیس ہے وہ جب حدثنا کے لفظ سے روایت کرتے ہیں تو وہ تدلیس کا خوف
بھی جاتا رہا یہی ان کا اپنا فتویٰ ہے اور ابن عباس کا مذہب بھی دو روایتوں میں سے ایک میں یہی ہے آپ سے یہ صحیح سند سے
مروی ہے اور یہ بھی صحت کو پہنچا ہے کہ آپ تینوں کو مانتے تھے حضرت عمر کی موافقت کرتے تھے یہ بھی اپنی جگہ صحت کو پہنچ چکا
ہے کہ اس قسم کی تین طلاقیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اور
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع زمانے میں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ ہم اگر مخالفین کی سب کچھ دور از کار باتیں
بھی تسلیم کر لیں تو زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ صحابہ میں دستور تو یہی تھا کہ تین طلاقیں جو ایک ساتھ دی جائیں وہ ایک ہی
شمار ہوتی تھی یہ اور بات ہے کہ آپ تک یہ خبر نہ پہنچی ہو گو یہ سخت ترمشکل ہی نہیں بلکہ قطعاً محال ہے اس لئے کہ آپ کی ساری عمر صحابہ
کا یہی فتویٰ رہا حضرت صدیق اکبر کی مبارک خلافت میں پورے وقت تا حیات صدیق اکبر تمام صحابہ کا یہی فتویٰ رہا بلکہ خود رسول
محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فتویٰ دیا جیسے کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں پس یہ ہے آپ کا فتویٰ آپ کے اصحاب کا فتویٰ
اور ان کا اجماعی طور پر عمل پس معاملہ تو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح صاف اور بالکل واضح ہو گیا جس کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔ رہا حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنی خلافت کے اول زمانے کے بعد تینوں کو تینوں کر دینا یہ صرف ایسا کرنے والوں کو سزا دینے اور انھیں ایسا کرنے
سے روکنے کے لئے تھا اور پھر تھا بھی آپ کا اپنا اجتہاد زیادہ سے زیادہ یہاں بھی ہم مخالفین کی مان کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے مصلحت کی
وجہ سے حضرت فاروق اعظم نے تینوں کو جاری کر دینے کو فرمایا تھا لیکن اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ آپ کے زمانہ
کا عمل صحابہ اور آپ کے بعد پوری خلافت صدیقی تک کا صحابہ کا تعامل اور خود فاروق اعظم کی خلافت کے شروع زمانے کا عمل
ترک نہیں کیا جا سکتا یہ ہے حقیقت جو میں نے کھول دی اب جس کا جو جی چاہے کرے اور کہے اللہ توفیق خیر دے ۶۳۰ کیا

فرماتے ہیں اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے زبان سے نکال دیا ہے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس پر تین طلاقیں؟ الجواب۔ اس سے نکاح کرلو طلاق نکاح کے بعد دی جاسکتی ہے نہ کہ نکاح سے پہلے۔ مسئلہ ۶۳۱ کیا فرماتے ہیں احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ جس دن میں فلاں عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے آپ نے فرمایا اس نے اسے طلاق دی جس کا وہ مالک نہیں ہوا یہ دونوں حدیثیں دارقطنی میں ہیں مسئلہ ۶۳۲ یارسول اللہ میرے مالک نے میرا نکاح اپنی لونڈی سے کرادیا اب وہ ہم دونوں میں جدائی کرانا چاہتے ہیں تو شرعی حکم کیا ہے؟ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرماکر فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنے غلاموں کا نکاح اپنی لونڈیوں سے کردیتے ہیں پھر انہیں الگ کردینا چاہتے ہیں؟ سنو طلاق اسی کے ہاتھ میں ہے جو ران تھامتا ہے (دارقطنی) ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی عورت سے دیا ہوا کچھ مال واپس لے کر اسے الگ کردوں تو کوئی حرج تو نہیں؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کہا میں نے اس کی مہر میں دو باغ دیئے ہیں جو اب تک اس کے قبضے میں ہیں حضور نے فرمایا لے لو اور اسے الگ کردو (ابوداؤد) بخاری شریف میں ہے کہ آپ کی بیوی نے حضور سے شکایت کی تھی اور ان سے علیحدگی چاہی تھی کہا تھا میں اپنے خاوند قیس کا کوئی عیب تو نہیں بیان کرتی نہ وہ اخلاق میں برے ہیں نہ وہ دین داری کے لحاظ سے بد ہیں ہاں میں مسلمان ہوکر ناشکری کو پسند نہیں کرتی آپ نے ان سے پوچھا کہ پھر کیا تم تیار ہو کہ ان کا باغ انہیں واپس کردو۔ کہا ہاں میں بالکل تیار ہوں آپ نے حضرت قیس کو حکم دیا کہ باغ قبول کرلو اور اسے ایک طلاق دیدو ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت قیس کی بیوی صاحبہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میرے دل میں ان کی طرف سے بے حد نفرت ہے چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اپنا باغ واپس لے لیں اور زیادہ نہ لیں مسئلہ ۶۳۳ نسائی میں ہے کہ انھیں ایک حیض عدت گذارنے کا حضور نے حکم دیا۔ ابوداؤد میں بھی ایک ہی عدت کا بیان ہے مسئلہ ۶۳۴ ابن ماجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فتویٰ منقول ہے کہ عورت جب دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دی ہے اور ایک گواہ بھی پیش کردے اور گواہ بھی عادل ہو تو اس کے خاوند کو قسم دی جائے گر وہ طلاق نہ دینے کی قسم کھالے تو شاہد کی شہادت باطل ہوگئی اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرجائے تو یہ انکار قائم مقام دوسرے گواہ کے ہے اور طلاق ثابت ہے اس کے راوی عمرو بن ابوسلمہ ہیں جن سے امام مسلم بھی اپنی صحیح مسلم میں حدیث لاتے ہیں مسئلہ ۶۳۵ یارسول اللہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے جس نے اپنی بیوی سے کہدیا تھا کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے پھر اس کا کفارہ دے اس سے پہلے ہی اس نے اس سے صحبت بھی کرلی آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا یارسول اللہ چاندنی رات تھی اس کی پنڈلی چمک رہی تھی میں نہ رہ سکا۔ فرمایا خبردار اب قربت نہ کرنا جب تک کہ جو خدا نے فرمایا ہے بجا نہ لاؤ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ مسئلہ ۶۳۶ یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پالے تو اگر زبان سے نکالے تو آپ لوگ اسے کوڑے لگائیں گے اگر وہ اسی وقت اس کا کام تمام کردے تو آپ اسے قتل کردیں گے اگر وہ بالکل ہی خاموش رہے تو ظاہر ہے کہ یہ غصہ پی جانے کے قابل نہیں پھر خود ہی دعا کرنی شروع کردی کہ خدایا تو فیصلہ فرما اس پر لعان کی آیت اتری اور وہی شخص اس بات میں مبتلا کیا گیا اور میاں بیوی نے آن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کیا (مسلم) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی کے سیاہ رنگ بچہ ہوا ہے

اور ہمارے تو خاندان بھر میں کوئی سیاہ رنگ نہیں. آپ نے فرمایا تیرے ہاں اونٹ بھی ہیں ؟ اس نے کہا بہت. آپ نے فرمایا کس رنگ کے ؟ کہا سرخ. آپ نے پوچھا ان میں کوئی بھورا بھی ہے ؟ کہا ہاں پوچھا یہ کہاں سے آیا ؟ کہا ممکن ہے کوئی رگ کھینچ لے گئی ہو. فرمایا پھر ممکن ہے تیرے لڑکے کو بھی کوئی رگ کھینچ لے گئی ہو (متفق علیہ) ٦٣٨ لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان آپ نے جدائی کا حکم جاری کر دیا ٦٣٧ اور یہ کہ اب یہ کبھی نہیں مل سکتے عورت مہر لے لیگی ٦٣٨ اس بچے کا جو اس کے حمل میں ہے باپ سے نسب کٹ جائے گا ٦٣٩ وہ اپنی ماں سے ملا دیا جائے گا. ٦٤٠ جو اس بچے کو یا اس کی ماں کو بدکار کہے اس پر شرعی حد لگے گی ٦٤١ اس کے خاوند پر جس نے لعان کیا ہے کوئی حد نہیں ٦٤٢ نہ اس پر نان نفقہ اور مکان کا خرچ ہے جب کہ فرقت ہو چکی ٦٤٢ حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے جب تک کہ رمضان شریف نہ گذر جائے ایک رات وہ میری خدمت میں مشغول تھی کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ کھل گیا میں بے تاب ہو کر اس سے صحبت کر بیٹھا آپ نے فرمایا ابو سلمہ تم نے ایسا کیا ؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ مجھ سے ایسا ہو گیا اب جو خدا کا حکم ہو میں اسے صبر سے برداشت کر دوں گا آپ فرمائیے. فرمایا ایک غلام آزاد کر میں نے کہا اس خدا کی قسم جس نے آپ کو رسول برحق بنا کر بھیجا ہے کہ سوا اپنی اس گردن کے میں کسی اور گردن کا مالک نہیں ٦٤٣ فرمایا اچھا دو مہینے کے پے درپے روزے رکھو میں نے کہا یا رسول اللہ جو ہوا ہے وہ روزے سے ہی تو ہوا ہے ٦٤٤ فرمایا اچھا ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو میں نے کہا اس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنایا ہے کہ رات کو میں نے اور میرے سب گھر والوں نے بالکل بھوکوں گذاری ہے میرے پاس ایک دانہ اناج کا نہیں ٦٤٥ فرمایا اچھا قبیلہ بنی زرلق کے فلاں صاحب کے پاس جاؤ جو سخی مرد ہیں وہ تجھے دیدیں گے تو ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلا اور جو بچے وہ تو اور تیرے گھر والے کھالیں میں لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں نے تمہارے پاس تو تنگی اور بری رائے پائی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور نیک نظر پائی مجھے آپ نے بھیجا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اپنا صدقہ مجھے دیدو (مسند احمد) ٦٤٦ حضرت خولہ بنت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے عرض کرتی ہیں کہ ان کے خاوند حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے ظہار کیا ہے اب وہ شکایت کر رہی ہیں اور حضور ہیں کہ انھیں ٹھنڈا کر رہے ہیں فرماتے جا رہے ہیں کہ اللہ سے ڈرو علاوہ خاوند ہونے کے تیرے چچا کا لڑکا ہے لیکن وہ برابر آپ سے گفتگو جاری رکھتی ہیں یہاں تک کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ سے کئی آیتوں تک نازل ہوتی ہیں آپ فرماتے ہیں وہ ایک غلام آزاد کریں یہ کہتی ہیں ان کے پاس غلام کہاں ؟ ٦٤٧ فرماتے ہیں دو مہینے کے متصل روزے رکھیں کہا وہ بہت بوڑھے معمر آدمی ہیں انھیں روزے رکھنے کی طاقت کہاں ؟ ٦٤٨ فرماتے ہیں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں فرماتی ہیں ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں جو کسی کو خیرات دیں. اسی وقت آپ کے پاس ایک بورا کھجوروں کا آیا اور آپ نے انھیں دیا انھوں نے کہا اچھا ایک بورا کھجوروں کا انھیں میں اپنے پاس سے اور دوں گی. آپ نے کہا بہت بہتر جاؤ ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور اپنے چچا کے لڑکے کی طرف لوٹ جاؤ (احمد ابو داؤد) مسند میں ہے کہ حضرت خولہ کہتی ہیں واللہ میرے اور میرے خاوند اوس بن صامت کے بارے میں سورۂ مجادلہ کی شروع کی آیتیں ہیں. میں ان کے گھر

Marfat.com

میں بھی یہ بہت بوڑھے ہوگئے تھے مزاج میں سختی اور چڑچڑاپن آگیا تھا ایک روز کہیں سے آتے مجھے کچھ کہا میں نے بھی پلٹ کر جواب دیا بس غصے ہوگئے اور کہدیا کہ تو مجھ پر ایسی ہی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ پھر گھر سے چلے گئے دو گھڑی لوگوں میں بیٹھ کر واپس آئے اور مجھ سے خاص بات کرنی چاہی میں نے کہا نہیں نہیں واللہ اب یہ نہیں ہونے کا جبکہ تم اپنی زبان سے اتنی بڑی بات نکال چکے ہو تو اب جب تک اللہ رسول کا حکم نہ معلوم ہو کچھ نہیں ہو سکتا لیکن انھوں نے میری ایک نہ سنی اور مجھ پر زبردستی کرنے لگے اور دبوچ لیا آخر آپ تھے تو کمزور بڑی عمر کے میں نے بھی پوری طاقت سے دھکا دے کر گرا دیا اور جھٹ گھر سے نکل کر پڑوس سے کپڑا مانگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچی آپ کے سامنے بیٹھ کر سارا واقعہ سنایا اور ان کی بدخلقی کی شکایت بیان کرنے لگی آپ مجھے سمجھانے لگے کہ خولہ تیرے چچا کے لڑکے ہیں بوڑھے بڑی عمر کے ہیں اللہ سے ڈر جان کا خیال کر میں بھی آپ سے کہتی سنتی ہی رہی یہاں تک کہ قرآن اترنا شروع ہوا جو حالت بوقت وحی آپ کی ہو جاتی تھی وہی ہو گئی جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا خولہ تیرے اور تیرے خاوند کے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے پھر آپ نے قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ سے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تک پڑھ سنا اور فرمایا اس سے کہو ایک غلام آزاد کریں وغیرہ جو تقریباً اوپر بیان ہو چکا۔ ابن ماجہ میں حضرت خولہ کے بیان میں یہ بھی ہے کہ یا رسول وہ میرا شباب کھا گئے میرا پیٹ نچوڑ لیا جب میں بڑھیا ہو گئی اولاد ہونا بند ہو گئی تو جھٹ سے مجھے ماں کہہ کر مجھ سے ظہار کر لیا الٰہی میرا شکوہ تیری طرف ہے خدایا میں تیری عدالت میں فریادی ہوں یہی چیخ پکار کرتی رہی یہاں تک کہ جبرئیل یہ آیتیں لیکر اترے۔

فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدت کے بارے میں فتوے

نمبر ۶۶۰ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کے انتقال پر جبکہ ان کے تولد ہو گیا تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا بچہ ہوتے ہی تم عدت سے نکل گئیں اب اگر تم چاہو اپنا نکاح بھی کر سکتی ہو۔ بخاری شریف میں ہے ان سے حضور کا یہ فتویٰ پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ مجھے آپ نے بچہ ہو جانے کے بعد نکاح کر لینے کا فتویٰ دیا ہے نمبر ۶۶۱ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں حالت حمل میں ایک روز اپنے خاوند سے کہنے لگیں کہ صرف میرا دل بہلانے کے لئے مجھے ایک طلاق دیدیجئے انھوں نے دیدی پھر نماز کے لئے نکلے تو یہاں بچہ پیدا ہو گیا تھا کہنے لگے تو نے میرے ساتھ دھوکہ کیا اللہ تجھ سے دھوکا کرے پھر آ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اب کیا ہو سکتا ہے کتاب اپنے وقت کو پہنچ چکی اب پیغام ڈالو اور قبول کرے تو نکاح کر سکتے ہو (ابن ماجہ)

نمبر ۶۶۲ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے پوچھتی ہیں ہمارے غلام بھاگ گئے تھے ان کے ڈھونڈنے کے لئے میرے خاوند گئے قدوم کے پاس وہ انھیں مل گئے لیکن سب نے مل کر انھیں قتل کر ڈالا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے میکے چلی جاؤں میرے خاوند نے میرے رہنے سہنے کا کوئی مکان بھی نہیں چھوڑا نہ کھانے پینے کی کوئی چیز چھوڑی ہے حضور نے فرمایا ہاں تم جا سکتی ہو جب وہ لوٹ کر حجرے میں یا مسجد میں پہنچیں تو حضور نے انھیں بلایا یا بلوایا اور فرمایا تم نے کیا پوچھا تھا؟ انھوں نے دوبارہ سوال دوہرایا تو آپ نے فرمایا اپنے گھر میں ہی ٹھیری رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے چنانچہ انھوں نے وہیں چار

ن دن گذارے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں آپ نے قاصد بھیجکر ان سے اس فتوے
روایت کیا انھوں نے کہہ سنایا حضرت عثمان نے اسی کی اتباع کی اور اسی پر فیصلہ صادر فرمایا۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ سنن میں
موجود ہے۔ ٦٦٣ نسائی میں ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی نے
اپنے خاوند سے خلع لیا تو انھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض تک عدت گذارنے کو فرمایا اور حکم دیا کہ وہ اپنے
گھر والوں میں چلی جائیں۔ ابوداؤد۔ اور ترمذی میں ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے خاوند سے خلع کیا تو آپ نے انھیں ایک
حیض کی عدت بتائی۔ ترمذی میں ہے کہ انھوں نے حضور کے زمانے میں خلع کیا آپ نے انھیں ایک حیض عدت میں رہنے کو فرمایا
امام ترمذی اسے صحیح بتلاتے ہیں ٦٦٤ نسائی اور ابن ماجہ میں ربیع سے مروی ہے کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا پھر میں حضرت
عثمان کے پاس آئی اور دریافت کیا کہ مجھ پر عدت کتنی ہے؟ آپ نے فتویٰ دیا کہ کوئی عدت نہیں لیکن صرف اس صورت میں کہ تو اس
سے قریب کے زمانے میں ملی ہو پس تو اس کے پاس ٹھیری رہے یہاں تک کہ ایک حیض آجائے کہتی ہیں کہ آپ نے اس بارے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی تابعداری کی جو آپ نے حضرت مریم معالیہ کے بارے میں کیا تھا جو حضرت ثابت بن
قیس کے گھر میں تھیں اور ان سے خلع لیا تھا۔

فصل

٦٦٥ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جھگڑتے گئے۔ حضرت سعد کا تو دعویٰ تھا کہ یہ میرا بھتیجا ہے عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا۔ انھوں نے مجھے وصیت کی ہے
کہ یہ ان کا لڑکا ہے عبد بن زمعہ کا قول تھا کہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے بستر پر تولد ہوا ہے ان کی لونڈی کے پیٹ سے ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شبیہ بعینہ عتبہ سے ملتی جلتی پائی پھر فرمایا کہ اے عبد یہ تیرا ہے سنو بچہ اس کا ہے جس کا فرش ہو اور زانی
کے لئے تو پتھر ہی ہیں اے سودہ تم اس سے پردہ کرنا پس حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ نے تو آخری دم تک اس کی شکل ہی نہ دیکھی (متفق
علیہ) بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے عبد یہ تیرا بھائی ہے۔ نسائی میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے سودہ اس سے پردہ کیا کرو
یہ تمہارا بھائی نہیں آپ نے فرمایا مسند احمد میں ہے میراث تو اس کی ہے لیکن تو اس سے پردہ کر یہ تیرا بھائی نہیں پس آپ کا حکم اور
فتوے یہی ہے کہ بچہ صاحب فراش کو ملے گا کیونکہ فراش کے عمل کا موجب یہی ہے اور اس کی مشابہت عتبہ سے بالکل ظاہر تھی اس
لئے حضرت سودہ کو پردہ کرنے کا حکم دیا اور اسی وجہ سے فرما دیا کہ یہ تیرا بھائی نہیں ہاں میراث کے بارے میں بھائی قرار دیا آپ کے
فتوے میں ضمناً یہ بات بھی ہے کہ لونڈی فراش ہے اور احکام ایک ہی واقعہ میں شبہ کی وجہ سے جداگانہ ہو سکتے ہیں جیسے کہ رضاعت
میں ان کے حصے ہوتے ہیں اور اس کے ثبوت میں بھی اس سے حرمت اور محرمیت ثابت ہو جاتے گی لیکن میراث اور نفقہ ثابت نہیں
ان دونوں میں وہ لڑکے کے حکم میں نہیں اور جیسے کہ ولد الزنا کہ وہ حرمت میں لڑکے کا حکم رکھتا ہے لیکن ورثے کے بارے میں
اس کا یہ حکم نہیں اور بھی اس کی نظیریں بے شمار ہیں پس لازمی ہے کہ اس حکم اور فتوے کو یونہی تسلیم کر لیا جائے اللہ تعالیٰ توفیق خیر
عطا فرمائے ٦٦٦ ایک عورت آپ سے سوال کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے وہ عدت گزار رہی ہے اس

کی آنکھیں دکھ رہی ہیں کیا ہم سرمہ لگادیں؟ آپ نے دو تین بار منع فرمایا (متفق علیہ) ۶۶۷ حضور گرامی کا فتوی ہے کہ عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے ہاں اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ رکھ سکتی ہے نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو ملے نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے ہاں جب غسل حیض سے فارغ ہو تو قسط یا اظفار کا ٹکڑا رکھ سکتی ہے ۶۶۸ (متفق علیہ) ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ مہندی بھی نہ لگائے۔ نسائی میں ہے ۶۶۹ چوٹی پٹی نہ کرے۔ مسند احمد میں ہے ۶۷۰ زرد رنگ کپڑا نہ پہنے اور نہ ممشق پہنے اور نہ زیورات پہنے نہ مہندی لگائے نہ سرمہ لگائے ۶۷۱ حضرت ام سلمہ ایلوا اپنی آنکھوں پر لگا کر آئیں اس وقت وہ اپنے خاوند حضرت ابوسلمہ کے انتقال کی عدت میں تھیں آپ نے ان سے فرمایا یہ کیا ہے؟ کہا یہ ایلوا ہے اس میں خوشبو نہیں فرمایا چہرے کو بارونق بنا دیتا ہے صرف رات کو لگا لیا کرو۔ سر خوشبودار تیل سے نہ گوندھو مہندی نہ لگاؤ وہ خضاب ہے ۶۷۲ کہ پھر سر کس چیز سے صاف کروں؟ فرمایا بیری کے پتوں سے۔ نسائی۔ ابوداؤد میں ہے رات کو لگاؤ دن کو چھڑادو ۶۷۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ نے اپنی طلاق کی عدت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باغ کے درختوں سے کھجوریں اتارنے کے جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ہاں جاؤ کھجوریں اتارلاؤ ممکن ہے صدقہ دو یا اور کوئی نیک کام کرو (مسلم)

فصل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فتوے جو عدت والی عورت کی خوراک پوشاک کی بابت ہیں

۶۷۴ حضرت فاطمہ بنت قیس کو ان کے خاوند نے طلاق بتہ دی انھوں نے عدالت محمدی میں مکان اور خرچ کا دعویٰ کردیا لیکن وہاں سے دعویٰ خارج کردیا گیا اور فرمایا گیا کہ مکان اور خوراک کی مستحق وہ مطلقہ عورت ہے جس سے رجوع کا حق باقی ہو جب حق رجعت نہیں تو مکان اور خوراک بھی نہیں۔ انھیں تیسری طلاق ملی تھی۔ ان کے خاوند ابوعمر بن حفص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ یمن گئے تھے وہیں سے ایک طلاق آخری جو باقی تھی بھجوادی تھی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو حکم دیا تھا اسے خرچ دیدیں لیکن ان دونوں نے کہا کہ یہ خرچ کی مستحق اس وقت تھیں جب حمل سے ہوتیں انہوں نے حضور سے ذکر کیا آپ نے یہی فیصلہ دیا کہ وہ خرچ کی مستحق نہیں ۶۷۵ پھر انہوں نے آپ سے مکان کی تبدیلی کی درخواست کی آپ نے اجازت دیدی اس نے پوچھا کہاں جاؤں؟ یارسول اللہ؟ فرمایا ابن مکتوم نابینا کے ہاں؟ وہاں کبھی کپڑے اتارے ہوتے ہو تو بھی حرج نہیں اس کی آنکھیں نہیں ان کی عدت پوری ہوجانے کے بعد آپ نے انھیں حضرت اسامہ بن زید کے نکاح میں دیدیا۔ مروان نے اپنے زمانے میں ان کے پاس اس واقعہ کی تحقیق کے لئے قبیصہ بن ذویب کو بھیجا انھوں نے سارا واقعہ کہہ سنایا انہوں نے کہا ہم تو صرف ایک عورت کی زبانی ہی سن رہے ہیں۔ پھر ہم اس بچاؤ کے طریقے کو کیسے چھوڑ دیں؟ جس پر ہم نے سب کو پایا ہے۔ جب مروان کی یہ بات حضرت فاطمہ کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا آؤ میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے۔ جناب باری کا فرمان

ہے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ الخ۔ فرمانے لگیں یہ اس کے لئے ہے جسے مراجعت کا موقع ہو لیکن تین طلاقوں
کے بعد تو کوئی نیا کام ہونے کی امید ہی نہیں ہے ٦٧٦ حضور کا فتویٰ ہے کہ مردوں پر عورتوں کا حق ہے کہ دستور کے مطابق اچھی طرح کھلائیں
پلائیں پہنائیں اڑھائیں ہے ٦٧٧ یا رسول اللہ آپ ہمیں ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا جو کھاؤ اسی میں سے کھلاؤ
جو پہنو اسی میں سے پہناؤ انھیں مارو مت انھیں گالی گلوچ نہ کرو (مسلم) ہے ٦٧٨ ابوسفیان کی بیوی ہند آپ سے پوچھتی ہیں کہ
ابوسفیان بخیل آدمی ہے مجھے اور میرے بچوں کو کفایت کرے اتنا دیتا نہیں ہاں اس کی بے خبری میں لے لوں تو اور بات ہے فرمایا
مطابق دستور جو تجھے اور تیرے بچوں کو کافی ہو اتنا لے لیا کر (متفق علیہ) اس فتوے میں بہت سے امور ضمناً آگئے ہیں ایک تو یہ
کہ عورت کے لئے کوئی نفقہ مقرر نہیں یہ مطابق دستور رواج ہو گا اس کا اندازہ کوئی مقرر نہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں اس کا کوئی تقرر ہوا نہ صحابہ کے زمانے میں نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے دوسرے یہ کہ خرچ بیوی کا بھی بچے کے خرچ
کی قسم میں سے ہے دونوں اچھائی سے مطابق چلن اور دستور ہوں گے تیسرے یہ کہ اولاد کا خرچ صرف باپ پر ہے چوتھے یہ کہ
خاوند بیوی کو باپ اولاد کو جب حسب دستور زمانہ و وسعت خرچ نہ دے تو یہ اپنی حاجت کے مطابق لے سکتے ہیں پانچویں یہ کہ*
یہ کسی طرح لے سکتی ہیں اسے اختیار فسخ نہیں چھٹے یہ کہ جو حقوق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے مقرر نہیں فرمائے ان کا فیصلہ
عرف اور دستور اور عادت پر ہے ساتویں یہ کہ شکایت کرنے والا جب کسی کی بات بیان کرے تو وہ غیبت میں داخل نہیں نہ وہ
اس کا گنہگار ہوتا ہے نہ سننے والے پر کوئی گناہ ہے آٹھویں یہ کہ جس شخص پر دوسرے کا کوئی واجبی حق ہو اور اس کا سبب ثبوت بھی
بالکل ظاہر ہو اس مستحق کو حق ہے کہ جب قدرت پائے جس پر اس کا حق ہے اس کا ہاتھ تھام لے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہند کو حکم دیا ہے ٦٧٩ یہی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے بھی ثابت ہوتی ہے جو ابوداؤد میں ہے کہ ہے ٦٨٠ ہر مہمانی
کی رات ہر مسلمان پر فرض ہے جس کے ہاں کوئی مسافر آئے اور صبح تک کھانے سے محروم رہے تو اس کا یہ قرض اس پر ہے اگر چاہے وصول
کرے چاہے چھوڑ دے اور روایت میں ہے جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اس پر اس کی ضیافت ضروری ہے اگر وہ اسے نہ کھلائیں تو
یہ بقدر اپنی مہمانی کے انھیں سزا دے سکتا ہے۔ الغرض مہمان بھی اپنا حق مہمانی جبراً وصول کر سکتا ہے ہاں اگر سبب ثبوت ظاہر نہ ہو
تو پھر اسے یہ حق حاصل نہیں جیسے کہ ہے ٦٨١ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے کہ جو تجھ سے امانت داری کرے تو بھی اس
سے امانت داری کر اور جو تجھ سے خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر ہے ٦٨٢ کیا فرماتے ہیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ میرے حسن
سے بہتر سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ الجواب۔ تیری ماں ہے ٦٨٣ سوال۔ اس کے بعد پھر کون ہے؟ جواب پھر بھی تیری ماں
ہے ٦٨٤ سوال۔ پھر کون؟ جواب پھر تیرا باپ (متفق علیہ) ہے ٦٨٥ صحیح مسلم میں ہے پھر ان کے بعد جو سب سے زیادہ قریبی ہو پھر
جو اس کے بعد نزدیکی رشتہ دار ہو۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ تین چوتھائیاں سلوک اور نیکی کی ماں کے لئے ہیں۔
اور بھی فرمان ہے کہ اطاعت گزاری باپ کی چاہئے اور سلوک کی تین چوتھائیوں کی مستحق ماں ہے ہے ٦٨٦ مسند احمد کی حدیث میں
ہے ماں باپ کے بعد پھر قریبی رشتہ دار اور وہ بھی اپنے رشتہ کے اعتبار سے ہے ٦٨٧ کیا فرماتے ہیں سچے مفتی اللہ کی تعلیم پھیلانے

* جب تک عورت اپنی حاجت کے مطابق نان نفقہ خاوند کے کسی مال

والے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں کس سے نیکی اور سلوک کروں؟ جواب اپنی ماں سے اپنے باپ سے اپنی بہن سے اپنے بھائی سے اور اپنے غلام سے جو تیرا اپنا ہے۔ یہ حق واجب ہے اور رشتے داریاں ملا اور صلہ رحمی کرنا۔

فصل پرورش کے بارے میں امام الانبیاء ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

اس میں آپ کے پانچ فیصلے ہیں ۶۸۸ ایک تو یہ کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپ نے ان کی خالہ کی پرورش میں دیا جو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں اور فرمایا بھی کہ خالہ قائم مقام ماں کے ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خالہ گویا ماں ہے گو اس نے نکاح بھی کر لیا ہو تاہم پرورش اسی کی رہے گی جبکہ اس کی بھانجی بچپن کی عمر میں ہو ۶۸۹ دوسرا فیصلہ یہ ہے کہ ایک صاحب اپنے نابالغ چھوٹے بچے کو لے کر حضور کے پاس آئے اس کی ماں بھی ساتھ تھی دونوں میں اس کی بابت جھگڑا تھا آپ نے باپ کو ایک طرف بٹھایا ماں کو دوسری جانب بٹھایا اور بچے کو ان دونوں میں سے ایک کے پاس چلے جانے کو فرمایا اور دعا کی کہ خدایا اس کو بھلی راہ دکھا چنانچہ بچہ ماں کے پاس چلا گیا یہ حدیث مسند احمد میں ہے ۶۹۰ تیسرا فیصلہ یہ ہے کہ حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا ان کی ایک لڑکی تھی جس کا دودھ ہی چھٹا تھا یا اس کے قریب عمر تھی ماں اسے اپنی پرورش میں لینا چاہتی تھی اور باپ اپنی پرورش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو ایک ایک کونے میں الگ الگ بٹھا کر فرمایا کہ تم دونوں اسے بلاؤ جس کے پاس یہ آجائے اسی کی پرورش میں رہے چنانچہ دونوں نے بلایا بچی اپنی ماں کی طرف جھکی آپ نے اس کی ہدایت کی دعا کی تو اپنے باپ کی طرف مائل ہو گئی اور انھوں نے لے لیا یہ حدیث بھی مسند میں ہے ۶۹۱ چوتھا فیصلہ یہ ہے کہ سرکار نبوت میں ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میرا خاوند میرے لڑکے کو لیجانا چاہتا ہے۔ وہی ابو عنبہ کے کنوے سے مجھے پانی لا دیتا ہے اور بھی مجھے نفع پہنچاتا رہتا ہے آپ نے فرمایا تم دونوں اس پر قرعہ ڈال لو۔ اس کا باپ بگڑ کر کہنے لگا کہ کون ہے؟ جو مجھ سے میرے بچے کو دور کرے آپ نے اس بچے کو فرمایا یہ ہے تیرا باپ اور یہ ہے تیری ماں، ان میں سے جس کا چاہے ہاتھ تھام لے۔ اس نے اپنی ماں کی انگلی تھام لی اور وہ اسے لے گئی ملاحظہ ہو۔ ابوداؤد شریف۔ ۶۹۲ پانچواں فیصلہ یہ ہے کہ حضور کی خدمت میں ایک عورت آکر کہتی ہے کہ یہ میرا بچہ ہے میرا پیٹ اس کا برتن ہے میری چھاتی اس کی مشک ہے میری گود اس کا گہوارہ ہے اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور اسے بھی مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے آپ نے فرمایا جب تک تو نکاح نہ کرے اس کی زیادہ حقدار تو ہی ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد میں مذکور ہے۔ پس یہ کل پانچ فیصلے اور فتوے حضانت اور بچوں کی پرورش کے بارے میں ایسی صورتوں میں ہیں انہی پر پرورش اولاد کے تمام احکام کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم نیک توفیق اور اصابت رائے کے طالب ہیں۔

فصل بدلے قصاص وغیرہ کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

۶۹۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ جو کسی کو قتل کرنے کا حکم دے ۶۹۴ اور اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ جو کسی کو قتل

کردے بے جواب. عذاب دوزخ کے ستر حصے ہیں جن میں سے ایک کم ستر تو حکم دینے والے کے لئے اور ایک قتل کرنے والے کے لئے
(مسند احمد) نمبر ۶۹۵ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا اسے لے جا اور جیسے اس نے تیرے بھائی
کو قتل کیا ہے تو بھی اسے قتل کر ڈال. باہر جا کر وہ کہنے لگا اے شخص اللہ سے ڈر مجھے معاف کر اس میں تجھے بڑا اجر ملے گا اور قیامت
کے دن بھی تیرے حق میں بہتر ہو گا اس نے اسے معاف کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خبر دی کہ اس طرح اس نے کہا اور
میں نے اس سے درگذر کر لیا آپ نے فرمایا یہ اس سے بہتر ہوا کہ قیامت کے روز وہ اپنے خون کا دعویٰ کرتا اور کہتا کہ خدایا اس سے پوچھ تو
سہی کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا. نمبر ۶۹۶ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے مجھے تلوار مار کر میرے دونوں بازو کاٹ دیئے ہیں.
لیکن جوڑ سے نہیں کٹے آپ نے اسے دیت دینے کا حکم دیا اس نے کہا میں تو قصاص چاہتا ہوں آپ نے فرمایا دیت لے اللہ
تجھے برکت دے اور آپ نے قصاص کا فرمان نہیں دیا (ابن ماجہ) نمبر ۶۹۷ دارقطنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ جب
ایک شخص پکڑے رہے اور دوسرا قتل کر دے تو قاتل کو تو قتل کیا جائے گا اور پکڑ کر رکھنے والے کو قید کیا جائے گا نمبر ۶۹۸ ایک یہودی
نے ایک لونڈی کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے اسے کچل دیا وہ مر گئی آپ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اسی طرح دو
پتھروں کے درمیان اس کا سر بھی کچل کر اسے مار ڈالا جائے (بخاری) نمبر ۶۹۹ جو قتل مشابہ ہو قصداً قتل کرنے کے اس کی دیت
بھی آپ نے سخت رکھی مثل قتل عمد کے ہاں یہ قاتل قتل نہ کیا جائے گا (ابوداؤد) نمبر ۷۰۰ جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اور بوجہ کسی ضرب
کے وہ گر پڑے اس کی بابت حضور کا فیصلہ ہے کہ ایک گردن دی جائے غلام ہو یا لونڈی ہو (ابوداؤد) نمبر ۷۰۱ جو قتل خطا مشابہ قتل
عمد ہو اس کی دیت آپ نے سو اونٹ مقرر فرمائی ان میں چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں (ابوداؤد) نمبر ۷۰۲ حضور کا فتویٰ ہے کہ مسلمان
کافر کے قتل کے بدلے قتل نہ کیا جائے نمبر ۷۰۳ آپ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ باپ کو بیٹے کے قتل کے عوض قتل نہ کیا جائے (ترمذی)
نمبر ۷۰۴ حضور کا فیصلہ ہے کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ لیں گے جو بھی ہوں ہاں ورثہ وہ نہ پائیں گے بجز اس کے جو وارثوں سے بچ
رہے نمبر ۷۰۵ اور اگر عورت قتل کر دے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے ذمے ہے وہی اس کے قاتل کو قتل کرنے کے حقدار ہیں (ابوداؤد)
نمبر ۷۰۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ حاملہ عورت اگر کسی کو عمداً قتل کر دے تو اسے قتل نہ کیا جائے گا جب تک کہ اس سے بچہ نہ ہو جائے
اور بچے کی کفالت نہ ہو جائے نمبر ۷۰۷ اور اگر اس سے بدکاری ہو جائے تب بھی اسے سنگسار نہ کیا جائے جب تک کہ بچہ نہ ہو جائے
اور وہ ماں کی پرورش سے بے نیاز نہ ہو جائے (ابن ماجہ) نمبر ۷۰۸ اعلان نبوت ہے کہ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے انہیں دو چیزوں
میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو فدیہ لے لیں یا بدلہ لے لیں (بخاری مسلم) نمبر ۷۰۹ فیصلہ رسول ہے کہ جسے قتل کیا جائے یا جو زخمی کر دیا
جائے اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کا ہاتھ پکڑ لے یا تو بدلے میں قتل کر دے یا معافی اور
درگذر کر لے یا دیت یعنی فدیے کی رقم لے لے جو شخص ان میں سے ایک کو کر کے پھر اور کچھ کرنا چاہے تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے
جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا. مثلاً درگذر کر دینے کے بعد قتل کر دے یا دیت لے لینے کے بعد ایسی حرکت کرے یا قاتل کے سوا کسی اور
کو قتل کر دے نمبر ۷۱۰ فیصلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ زخموں کا بدلہ ان کے اچھا ہو جانے کے بعد لیا جائے (مسند احمد) نمبر ۷۱۱

Marfat.com

جب ناک جڑ سے کاٹ دی جائے تو پوری دیت واجب ہے ۷۱۲ اور جب ناک کے اوپر کا حصہ کاٹ دیا جائے تو آدھی دیت ہے ۷۱۳ آنکھ کی بابت آپ نے آدھی دیت مقرر فرمائی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت سونے سے ہو یا چاندی سے یا ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں ۷۱۴ پیر کی دیت بھی آپ نے آدھی مقرر فرمائی ۷۱۵ ہاتھ کی دیت بھی اتنی ہی مقرر فرمائی ۷۱۶ دماغ تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت کا فیصلہ کیا ۷۱۷ ہڈی توڑنے والی چوٹ میں پندرہ اونٹ کا ۷۱۸ گوشت سے ہڈی ظاہر کرنے والی چوٹ میں پانچ اونٹ کا ۷۱۹ ہر ہر دانت کے بارے میں بھی پانچ پانچ اونٹ کا (مسند احمد) ۷۲۰ فیصلہ نبوی ہے کہ دیت کے اعتبار سے سب دانت برابر ہیں۔ دانت ہو، کچلی ہو، داڑھ ہو سب کی ایک دیت ہے (مسند احمد) ۷۲۱ رسول اکرم پیغمبر محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ انگلیاں سب برابر ہیں ہاتھ کی ہوں یا پاؤں کی ہر ایک کی دیت دس دس اونٹ ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ صحیح بتلاتے ہیں ۷۲۲ آپ فیصلہ فرماتے ہیں کہ بھینگی آنکھ جو اپنی جگہ ہو جبکہ مٹا دی جائے تو تہائی دیت ہے ۷۲۳ جو ہاتھ شل ہو جب وہ کاٹ دیا جائے تو اس کی بھی تہائی دیت ہے (ابوداؤد) ۷۲۴ آپ کا فیصلہ ہے کہ زبان کی پوری دیت ہے ۷۲۵ دونوں ہونٹ کی پوری دیت ہے ۷۲۶ دونوں بیضوں کی پوری دیت ہے ۷۲۷ ذکر کی پوری دیت ہے ۷۲۸ پیٹھ کی پوری دیت ہے ۷۲۹ دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے ۷۳۰ ایک پاؤں کی پوری دیت ہے ۷۳۱ مرد عورت کو قتل کر دینے کے قصاص میں قتل کر دیا جائے گا (نسائی) ۷۳۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ قتل خطا کی دیت سو اونٹ ہے تیس دو سالہ اونٹنیاں تیس تین سالہ اونٹنیاں تیس چار سالہ دس تین سالہ اونٹ (نسائی) ۷۳۳ ابوداؤد میں ہے بیس دو سال کی اونٹنیاں اور بیس دو سال کے اونٹ اور بیس تیسرے سال میں لگی ہوئی اونٹنیاں اور بیس پانچسال کے اونٹ اور بیس چار سال کے اونٹ ۷۳۴ آپ کا فیصلہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر بارادہ قتل کسی کو مار ڈالے تو وہ مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ چاہیں اسے قتل کر دیں اگر چاہیں دیت لے لیں دیت تیس چار سالہ اونٹ ہیں اور تیس پانچسالہ اونٹ ہیں اور چالیس نو سال سے اونچے اونٹ ہیں اور جس چیز پر وہ آپس میں اتفاق اور صلح کر لیں وہ ان کے لئے ہے اسے امام ترمذی نے ذکر کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے ۷۳۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ اونٹ والوں پر دیت کے ایک سو اونٹ ہیں۔ گائے والوں پر دو سو گائیں۔ بکریوں والوں پر ایک ہزار بکریاں کپڑے والوں پر دو سو حلّے (ابوداؤد) ۷۳۶ سرکار نبوت کا قانون ہے کہ عورت کی دیت بھی مرد کی دیت کی طرح ہے یہاں تک کہ اس کی دیت کی تہائی کو پہنچ جائے (نسائی) ۷۳۷ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ قانون ہے کہ اہل ذمہ کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے (نسائی) ۷۳۸ ترمذی میں ہے کہ کافر کی دیت مومن کی دیت سے آدھی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر اہل حدیث ایسی حدیثوں کو صحیح کہتے ہیں ۷۳۹ ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار تھی ۷۴۰ درہم کے حساب سے آٹھ ہزار درہم ۷۴۱ اہل کتاب کی دیت آپ کے زمانے میں مسلمانوں سے آدھی تھی۔ حضرت عمر کے فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں کی دیت کی قیمت بڑھا دی گئی۔ کفار کی دیت کی قیمت وہی رہی ۷۴۲ ایک عورت کو دوسری نے مارا وہ حاملہ تھی اس کا بچہ کچا ہی گر گیا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

یہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ایک غلام یا ایک لونڈی مارنے والی اس عورت کو خرید کر دے ۲۴۳ پھر وہ عورت جس کے اوپر فیصلہ کیا
تھا وہ مرگئی تو آپ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے بچوں کو اور خاوند کو ملے گی اور دیت کے ذمہ دار اس کے عصبہ ہیں (متفق
علیہ) ۲۴۴ دو عورتیں آپس میں لڑیں دونوں خاوند والیاں تھیں ایک نے دوسری کو مار ڈالا تو آپ نے دیت تو اس کے عصبہ
پر رکھی اور اس کے خاوند اور اولاد کو اس سے بری کیا ہاں میراث انھیں دلوائی تو انھوں نے کہا اس کی میراث ہمیں ملنی چاہیئے
آپ نے فرمایا نہیں اس کی میراث اس کے خاوند اور اس کی اولاد کو ملے گی (ابوداؤد) ۲۴۵ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں ایک غلام چیخ و پکار کرتا ہوا حاضر ہوا آپ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ میرے مالک نے مجھے دیکھ لیا کہ اس کی لونڈی کا
میں بوسہ لے رہا ہوں تو اس نے میرے بیضے اور عضو کاٹ دیا آپ نے فرمایا جاؤ اس کے مالک کو حاضر کرو لوگوں نے ہر چند اسے
تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا تو آپ نے اس غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے ۲۴۶ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد
کون کرے گا؟ فرمایا ہر مومن مسلمان (ابن ماجہ) ۲۴۷ ایک شخص دوسرے کے ہاتھ کو کاٹ رہا تھا اس نے جھٹکا دے کر
اس کے منہ سے اپنا ہاتھ نکالا اس میں اس کے دو دانت سامنے کے ٹوٹ گئے تو آپ نے کوئی بدلہ یا دیت نہ دلوائی (متفق علیہ)
۲۴۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کے گھر میں ان کے اجازت کے بغیر جھانکے گھر والے اس کے کنکر ماریں اس
سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو ان پر کوئی گناہ نہیں (بخاری و مسلم) ۲۴۹ مسلم شریف میں ہے کہ اس گھر والوں کو حلال ہے کہ
جھانکنے والوں کی آنکھ پھوڑ دیں ۲۵۰ مسند احمد کی اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ نہ اس کی دیت ہے نہ قصاص ۲۵۱ فیصلہ ہے
کہ دماغ کی چوٹ بھونکنے کا زخم ہڈی توڑ چوٹ میں کوئی دیت نہیں (ذکرہ ابن ماجہ) ۲۵۲ آپ کے پاس ایک شخص دوسرے
کو چمڑے کے ٹکڑے سے باندھے ہوئے گھسیٹتا ہوا لایا اور استغاثہ کیا کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے آپ نے اس سے پوچھا کہ
کیسے قتل کیا؟ اس نے کہا میں اور وہ لکڑیاں لانے کو گئے تھے ایک درخت کاٹ رہے تھے اس نے مجھے گالی دی مجھے غصہ آگیا
کلہاڑا اس کے سر پر دے مارا اور اسے قتل کر دیا آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے کہ تو دیت دے سکے؟ اس نے کہا میرے پاس بجز
اس چادر کے اور بجز اس کلہاڑی کے اور کچھ نہیں پوچھا کیا تیری قوم تیرے لئے چندہ اکٹھا کر کے تجھے موت سے نہ بچا لے گی؟ اس
نے کہا میں قوم میں اتنا عزیز نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا جاؤ پھر لے جاؤ۔ وہ اسے لے چلا تو آپ نے فرمایا اگر یہ اسے قتل کر دے گا
تو یہ بھی اسی جیسا ہے وہ جلدی سے واپس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے میرے لئے
یہ فرمایا حالانکہ آپ کے حکم سے میں تو اسے لے چلا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ وہ تیرے اور تیرے ساتھی کے گناہوں کا
بوجھ اٹھائے؟ اس نے کہا اے نبی اللہ سچ سچ فرمایا ہاں ہاں اس نے چمڑے کا ٹکڑا چھوڑ دیا اور اسے معاف کر کے اس کی راہ
کشادہ کر دی (مسلم) اس حدیث میں جو ہے کہ اگر یہ اسے قتل کرے گا تو یہ بھی اسی جیسا ہے اس جملے کے معنی نہ سمجھنے سے بعض
پر یہ جملہ بہت مشکل پڑا ہے حالانکہ حقیقتاً کچھ بھی اشکال نہیں اس سے یہ مراد ہی نہیں کہ وہ اسی جیسا ہے گناہ میں بلکہ مقصود
صرف یہ ہے کہ اس پر قتل کا گناہ باقی نہ رہے گا کیونکہ دنیا میں ہی اس نے بدلہ لے لیا پس قاتل اور ولی مقتول دونوں گناہ کے

بوجھ میں نہ ہونے کی حیثیت سے برابر ہوگئے اس لئے کہ ولی نے تو حق پر قتل کیا اور اس لئے کہ قاتل کو سزا مل گئی یہ جو فرمایا کہ وہ تیرے اور تیرے ساتھی کا بوجھ بردار ہو جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ مقتول کے ولی کا بوجھ اس کے بھائی کے قتل کی وجہ سے اس پر ظلم ہے اور مقتول کا بوجھ خود اس کا خون بہانا ہے یہ مراد نہیں کہ وہ تیری اور تیرے بھائی کی خطاؤں کا متحمل ہو جائے گا۔ واللہ اعلم ۷۵۳ یہ قصہ اس قصے کے سوا ہے جس میں ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس پہنچایا گیا اس نے کسی کو قتل کر دیا تھا کہنے لگا واللہ میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا آپ نے مقتول کے ولی کی نسبت فرمایا اگر فی الواقعی یہ سچا ہے اور پھر بھی یہ اسے قتل کرے گا تو یہ جہنم میں جائے گا اس نے یہ سن کر اسے چھوڑ دیا۔ اسے امام ترمذی صحیح کہتے ہیں اور اگر یہ دونوں قصے ایک ہی شخص کے ہیں اوپر والے کا ہی یہ بھی قصہ ہے تو مطلب اور واضح ہے کہ جب یہ حال ہے پھر بھی یہ اسے قتل کرے گا تو یہ بھی اسی جیسا ہے یعنی گناہ میں دونوں برابر ہیں واللہ اعلم۔

فصل قسامہ کی بابت حضور کے فتوے

۷۵۴ قسامہ کا جو طریقہ جاہلیت میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی باقی رکھا اور انصار نے جس مقتول کے بارے میں یہود پر دعوی کیا تھا آپ نے یہی فیصلہ فرمایا (مسلم) ۷۵۵ محیصہ کے بارے میں آپ نے یہی فیصلہ فرمایا کہ مقتول کے اولیا میں سے پچاس آدمی اس شخص کے قاتل ہونے پر قسمیں کھائیں جسے قتل کا الزام دے رہے ہیں تو قاتل انھیں سونپ دیا جائے گا ان لوگوں نے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا اب یہودی اپنے میں سے پچاس آدمیوں کی قسم کے بعد بری الذمہ ہو جائیں گے انھوں نے بھی ان قسموں سے انکار کر دیا (اسی کا نام قسامہ ہے) حضور نے (جھگڑا مٹانے کے لئے) اپنے پاس سے اولیا کو دیت کے سو اونٹ ادا کر دیئے (متفق علیہ) مسلم میں ہے یہ اونٹ صدقے کے تھے۔ نسائی میں ہے حضور نے اس کی دیت ان سب پر تقسیم کر دی اور آدھی دیت کی مدد خود آپ نے کی ۷۵۶ آپ کا فیصلہ ہے کہ کسی کے گناہ کا بدلہ کسی اور سے نہ لیا جائے۔ باپ کی خطا پر بیٹا نہ پکڑا جائے نہ باپ بیٹے کے جرم میں ماخوذ ہو۔ مراد یہ ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ کرے کوئی بھرے کوئی۔ کسی کا بوجھ کسی پر نہیں ۷۵۷ فیصلہ محمدی ہے کہ جو شخص اندھا دھند لڑائی میں یا آپس کی سنگ باری یا کوڑا بازی میں قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے ہاں جو شخص جان بوجھ کر بارادۂ قتل۔ قتل کر دیا جائے اس کا قصاص ہے جو اس میں اور اس میں حائل ہو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے (ابوداؤد) ۷۵۸ قانون محمدی ہے کہ کان میں دب کر مر جانے والا جانور کی مار سے مر جانے والا، کنواں کھودتے ہوئے دب کر مر جانے والا دیت یا قصاص وغیرہ کا مستحق نہیں (متفق علیہ) اس روایت میں پہلا جملہ ہے کہ کان معافی کے قابل ہے اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ جب کسی کو کان کے کھودنے پر مقرر کیا وہ کھود رہے ہیں اور کان گر گئی اور وہ دب کر مر گئے تو ان کا بدلہ نہیں اس مطلب کی تائید اس حدیث کے دو بعد کے جملے بھی کرتے ہیں یعنی کنوے کا اور جانوروں کا بھی یہی حکم بیان فرمایا دوسرا معنی یہ کیا گیا کہ کان میں زکوٰۃ نہیں اس معنی کی تائید میں اسی کے ساتھ آپ کا یہ بیان فرمانا کہ دفینہ میں پانچواں حصہ زکوٰۃ مقرر کی ہے پس کان میں اور دفینے میں آپ نے فرق کیا اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ مقرر کی اس لئے کہ یہ تو ایک ساتھ ایک دم بغیر کسی تکلیف اور دشواری اور خرچ کے مل جاتا ہے کان سے زکوٰۃ دور کر دی اس لئے کہ اس کا نفع بغیر تکلیف کے اور کوشش و خرچ کے حاصل نہیں ہو سکتا

واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل۔ حدود شرعی کی بابت پیغمبر محترم رسول اکرم کے فتوے

نمبر ۷۵۹ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا لڑکا ان کے ہاں کام کاج پر ملازم تھا وہاں ان کی بیوی سے بدکاری کر بیٹھا میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک خادم فدیے میں دیا اور میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال کی جلاوطنی اور اس کی بیوی کے ذمے رجم اور سنگساری ہے آپ نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں میں ٹھیک کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دوں گا تیری سو بکریاں اور تیرا خادم تو تجھے واپس کر دیا جائے گا تیرے لڑکے کو سو کوڑے لگیں گے اور سال بھر تک دیس سے نکالا جائیگا اور اے انیس تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو (متفق علیہ) نمبر ۷۶۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو اسے سال بھر کی جلاوطنی ہے اور اس پر حد ہے (بخاری) نمبر ۷۶۱ آپ کی تصنیف ہے کہ جب شادی شدہ مرد اور عورت بدکاری کریں سو کوڑے اور سنگساری۔ اور دونوں بے شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی (مسلم) نمبر ۷۶۲ یہود لوگ حاضر حضور ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کاری کی ہے آپ نے ان سے سوال کیا کہ تم انکے بارے میں تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ رجم کی بابت اس میں کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہم تو ایسے لوگوں کو رسوا اور فضیحت کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا تم سب جھوٹے ہو تورات میں ان کی سزا سنگساری ہے وہ تورات لے آئے تلاوت شروع کی ایک نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے کا اور اس کے بعد کا سب پڑھ سنایا حضرت عبداللہ اس کی چالاکی کو دیکھ رہے تھے اس سے کہا اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے جو ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت موجود تھی۔ اب یہودی بھی مان گئے کہ یا رسول اللہ آپ سچے ہیں واقعی اس میں آیت رجم ہے پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے دونوں کو رجم کر دیا گیا (متفق علیہ) نمبر ۷۶۳ ابوداؤد میں ہے کہ جب ان یہودیوں میں بدکاری ہوئی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس نبی کے پاس چلو یہ نرم اور آسان دین دے کر بھیجے گئے ہیں اگر وہ ہمیں رجم کے سوا کوئی اور فتویٰ دیں تو تو ہم مان لیں گے اور اللہ کے پاس بھی ہمارے لئے وہ سند بن جائے گی کہ تیرے نبیوں میں سے ایک نبی کا فتویٰ ہے۔ پس سب مل کر حاضر حضور ہو کر مسجد میں صحابہ کی موجودگی میں یہ واقعہ عرض کرتے ہیں آپ خاموش رہتے ہیں اور سیدھے ان کے مدرسے میں آتے ہیں دروازہ پر کھڑے ہو کر ان سے فرماتے ہیں میں تمھیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی ہے سچ بتلاؤ تم تورات میں شادی شدہ شخص کی زناکاری کی کیا سزا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا ہم انھیں گدھے پر سوار کرتے ہیں اور الٹا بٹھلاتے ہیں اور انھیں شہر میں گھماتے ہیں۔ سب نے تو یہ کہا لیکن ان میں ایک نوجوان تھا جو خاموش کھڑا رہا۔ آپ نے اسے مخاطب کر کے سخت قسم دی اس نے کہا جب حضور اتنی بڑی قسم دے کر دریافت فرماتے ہیں تو سنئے ہم تورات میں ان کے لئے رجم پاتے ہیں۔ آپ نے ان سے پوچھا پھر کیا بات ہے سب سے پہلے تم نے اس حکم کو کیوں چھوڑا؟ اس نے کہا ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے عزیزی رشتے دار نے بدکاری کی بادشاہ نے اس سے چشم پوشی کی اور اسے رجم نہ کیا

Marfat.com

اس کے بعد کسی اور سے بھی یہی حرکت صادر ہوئی بادشاہ نے اسے رجم کرنا چاہا لیکن اس کا قبیلہ اس کی حمایت میں کھڑا ہو گیا اور کہا
ہمارے آدمی کو آپ رجم نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنے آدمی کو رجم نہ کریں اس کے بعد آپس میں اس بات پر صلح ہو گئی کہ ہر زانی کے
یہی کیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میں تمہارے اس اجماع کو توڑتا ہوں اور وہ حکم دیتا ہوں جو توراۃ میں
پس آپ کے حکم سے اس زانی مرد اور عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔ ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ اس واقعہ کے چار گواہ آپ نے طلب فر
جو پیش ہوئے اور کہا کہ ہم نے اس کا دہ اس کی اس میں دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے ۷۶۴ حضرت ماعز بن ملک رضی
تعالیٰ عنہ حاضر حضور ہو کر عرض کرتے ہیں کہ حضور مجھے پاک کیجئے میں نے زنا کیا ہے آپ نے ان کی قوم کے آدمیوں کے پاس اپنا آ
بھیجکر ان سے دریافت فرمایا کہ کیا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے؟ سب نے کہا جہاں تک ہمارا علم ہے یہ صحیح العقل آدمی ہیں۔ جب
انھوں نے چار مرتبہ اپنی زناکاری کا اقرار کیا پانچویں مرتبہ آپ نے خود ان سے پوچھا کہ کیا تو نے اس سے مجامعت کی ہے بہت صاف
لفظوں میں یہ سوال کیا اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہاں تک کہ تیرا عضو اس کے عضو میں غائب ہو گیا؟ انھوں نے اس کا
اقرار میں جواب دیا۔ آپ نے پھر پوچھا ٹھیک اسی طرح جس طرح سلائی سرمہ دانی میں اور رسی پانی میں؟ جواب دیا جی ہاں
نے پھر پوچھا جانتے بھی ہو زنا کیا ہے؟ کہا ہاں خوب جانتا ہوں یا رسول اللہ جو کچھ خاوند اپنی حلال بیوی سے کرتا ہے وہی میں نے حرام کا
لے کیا آپ نے پھر پوچھا اب تم چاہتے کیا ہو؟ جواب دیا کہ یہی کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے کسی کو حکم دیا کہ اس کا منہ تو سونگھو۔ کوئی نشہ
تو نہیں پیا؟ جب اس طرف سے بھی اطمینان ہو گیا کہ نشے میں نہیں تو آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیدیا ان کے لئے گڑھا نہیں
گیا جب چو طرف سے پتھر برسنے لگے تو یہ بھاگے اور دوڑ کر جانے لگے راستے میں سے ایک صاحب آرہے تھے جن کے ہاتھ میں اونٹ
جبڑے کی مضبوط ہڈی تھی اس نے انھیں مارا اور دوسری جانب سے اور لوگوں کی مار پڑی یہانتک کہ روح پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ وار
آپ کو جب اس کے بھاگنے کی اطلاع ہوئی تو فرمایا تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا اسے میرے پاس لے آتے۔ اسی قصے کے بعض طرق میں
کہ آپ نے فرمایا تو نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دیدی ہے جاؤ اسے لے جاؤ اور رجم کر دو ۷۶۵ ایک سند میں یہ بھی ہے کہ آپ نے
سنا ایک صحابی دوسرے سے کہہ رہے ہیں کہ اسے دیکھا؟ اللہ نے ان کی پردہ پوشی کی لیکن انھوں نے اپنی جان کو نہ چھوڑا یہانتک کہ
کتے کی طرح سنگسار کر دیئے گئے آپ یہ سن کر خاموش ہو رہے کچھ دور جا کر ایک مردہ گدھا دیکھا جو سڑ کر پھول گیا تھا اور اس کی ٹانگیں
اونچی ہو گئی تھیں آپ نے فرمایا فلاں فلاں کہاں ہے؟ ان دونوں نے کہا یہ ہیں ہم دونوں موجود ہیں آپ نے فرمایا اترو اور اس مردہ
گدھے کا کچا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سے کیا تقصیر ہوئی؟ آپ نے فرمایا تم نے جو ابھی اپنے بھائی کی آبرو ریزی کی
اس کے کھانے سے بہت زیادہ بری چیز تھی اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت
جنت کی نہروں میں غسل کر رہے ہیں۔ اسی کی بعض سندوں میں ہے کہ آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا تھا کہ شاید یہ خواب کا قصہ ہو گا
انھوں نے کہا نہیں فرمایا شاید تجھ پر زبردستی کی گئی ہوگی۔ انھوں نے جواب دیا بالکل نہیں یہ سب الفاظ صحیح ہیں بعض روایتوں میں
بھی ہے کہ ان کے لئے حضور کے حکم سے گڑھا کھودا گیا تھا اسے مسلم نے ذکر کیا ہے لیکن یہ بشیر بن مہاجر راوی کی غلطی ہے یہ ما

مسلم نے ان سے اپنی صحیح میں حدیثیں وارد کی ہیں لیکن یہ تو ناممکن نہیں کہ ثقہ سے بھی غلطی ہو جائے پھر یہاں تو یہ بھی ہے کہ امام احمد اور امام ابو حاتم رازی نے ان پر کلام بھی کیا ہے۔ غلطی کی وجہ حضرت غامدیہ کا قصہ ہے۔ ان کے لئے گڑھا کھودا گیا تھا حضرت ماعز کے قصے میں غلطی سے بیان ہو گیا واللہ اعلم ۷۶۶ غامدیہ آپ کے پاس آتی ہیں اور اپنی زناکاری کی پاکیزگی کی آپ سے درخواست کرتی ہیں تو آپ اسے واپس کرتے ہیں تو وہ کہتی ہیں کہ کیا آپ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی طرح مجھے بھی واپس کرنا چاہتے ہیں؟ میں تو حمل سے ہوں آپ نے فرمایا جاؤ جب حمل سے فارغ ہو جاؤ آنا جب وہ فارغ ہوئیں تو بچے کو لے کر آئیں اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور کہنے لگیں کہ اس کا دودھ چھٹ گیا اور کھانا کھانے لگا ہے آپ نے اس بچے کو کسی اور مسلمان کے سپرد کر دیا پھر حکم دیا کہ گڑھا کھودا جائے پھر انھیں سینے تک اس میں داخل کر دیا گیا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ پتھر برسائیں چنانچہ پتھر برسا کر ان کا کام ختم کر دیا گیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر ان کے سر پر دے مارا اس سے خون اڑ کر حضرت خالد کے چہرے پر پڑا تو ان کے منہ سے ان بیوی صاحبہ کو گالی نکل گئی آپ نے فرمایا خالد چپکے رہو۔ اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اسے بھی بخش دیا جاتا پھر آپ نے ان کے جنازے کی نماز کا حکم دیا نماز ادا کی گئی پھر دفن کی گئیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ذکرہ مسلم) ۷۶۷ آپ کے پاس ایک صحابی آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وہ کام کیا ہے جس سے مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے تو وہ حد جاری کیجئے۔ آپ نے اس وقت تو اس سے کوئی سوال نہ کیا نماز کا وقت ہو گیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی نماز کے بعد پھر اس نے اپنی درخواست دہرائی کہ میں نے حد لگنے کا کام کیا ہے کتاب اللہ میں جو حد ہو وہ مجھ پر جاری کیجئے آپ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی اس نے کہا جی ہاں آپ کے ساتھ نماز پڑھی ہے فرمایا پھر تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف فرما دیئے یا فرمایا تیری حد معاف فرما دی (متفق علیہ) اس حدیث کی توجیہ ایک تو یہ ہے کہ اس نے خود کسی گناہ کو کھولا نہیں ایسی صورت میں امام پر واجب نہیں کہ اس سے کرید کر بات پوچھے ہاں اگر وہ خود اس گناہ کو بیان کر دیتا اور ہوتا بھی وہ حد لگنے کے لائق تو آپ اسے ضرور حد لگاتے جیسے کہ آپ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو حد لگائی دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس کی توبہ کی وجہ سے اس کا گناہ معاف ہو گیا گناہ سے توبہ کرنے والا مثل گناہ نہ کرنے والے کے ہے اس بنا پر ظاہر ہے کہ جو شخص اس سے پہلے توبہ کرے کہ اسے پکڑ لیا جائے اس کے اوپر سے اللہ تعالیٰ کا حق ساقط ہو جاتا ہے جیسے جنگ کرنے والے سے۔ ٹھیک بات یہی ہے ۷۶۸ ایک صحابی آپ سے عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے۔ اس پر آیت اَقِمِ الصَّلٰوۃَ نازل ہوئی یعنی دن کے دونوں حصے میں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کرو نیکیاں برائیوں[1] کو دور کر دیتی ہیں یہ ہیں ان کی لئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں یہ سن کر وہ شخص کہنے لگا کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہی ہے؟ آپ نے فرمایا بلکہ میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لئے ہے (بخاری و مسلم) اس حدیث سے بعض لوگوں نے دلیل لی ہے کہ تعزیر واجب

---

[1] ان برائیوں سے مراد گناہ صغیرہ ہیں نہ کہ کبیرہ۔ پانچ وقت نماز پڑھنا ایسے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

نہیں امام اسے معاف کر سکتا ہے لیکن دراصل یہ حدیث ان کی دلیل نہیں بن سکتی تم آپ ہی خود غور کر لو ۷۶۹ ایک عورت نماز کے لئے گھر سے چلیں راہ میں ایک شخص نے انھیں پکڑ لیا اور ان سے حاجت روائی کر کے بھاگا اس کے چیخنے پر لوگ دوڑے آئے اس وقت ایک شخص جو راستے سے جا رہا تھا اس نے انھیں مجرم سمجھ کر پکڑ لیا اس نے یہی خیال کیا کہ یہ وہی ہے اور کہا اس نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگساری کا حکم دیا اس وقت وہ شخص کھڑا ہو گیا جس نے دراصل جرم کیا تھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ بری ہے اور برائی میں نے کی ہے آپ نے اس عورت سے فرمایا تم جاؤ اللہ نے تمھیں تو بخش دیا اور اس شخص سے بھی آپ نے بھلائی کی بات کہی اور اس کی تعریف کی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اسے رجم نہ کریں گے آپ نے فرمایا نہیں اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے اہل مدینہ پر تقسیم کی جائے تو سب کے گناہ معاف ہو جائیں (احمد و سنن) دراصل کوئی فتویٰ اور کوئی حکم اس سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ اگر پوچھا جائے کہ ایک ناکردہ گناہ شخص کو حضور نے رجم کرنے کو کیسے فرما دیا؟ تو جواب یہ ہے کہ آپ نے صرف فرمان دیا تھا جب وہ انکار کرتا آپ اسے ہرگز رجم نہ کرتے یہاں تو وہ قرائن جمع ہو گئے تھے جن سے یہ فرمان بالکل بجا تھا۔ لوگ اسے مجرم کی صورت میں جاتے وقوع سے پکڑ کر لاتے ہیں عورت اسی کو مجرم بتلا رہی ہے وہ اپنی برأت نہیں کرتا نہ انکار کرتا ہے بلکہ خاموش ہے پس ان قرائن سے آپ نے فرمان صادر فرما دیا لعان میں بھی کوئی گواہ نہیں ہوتے لیکن خاوند کی قسموں کے بعد اگر عورت نے خاموشی اختیار کی تو صرف اسی قرینے سے اسے حد ماری جاتی ہے اس سے تو یہ قرائن بہت زیادہ قوی ہیں۔ تم خود غور کرو صرف الزام کی ہی خون کے اور حد کے اور مال کے مقدمہ میں بہت کچھ وقعت ہے۔ قسامہ کے مسائل خونی مقدمات میں موجود ہیں حد کے مسائل لعان میں آپ پا رہے ہیں مال کے مسائل کے بارے میں قرآنی آیت شاہد ہے کہ سفر کی وصیت میں خدائے تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ دونوں شاہد یا دونوں وصی کسی ظلم و خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں تو وارثوں میں سے دو شخص اپنے استحقاق پر قسم کھائیں گے اور ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا اس کے سوا دراصل اور کوئی حکم ہی نہیں اور جبکہ یہ امر ثابت ہے کہ خون اور حد میں الزام کا اثر ہے تو مال میں بطریق اولیٰ ہونا چاہیئے اللہ کے نبی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے باوجود اس کے کہ ایک عورت کہہ رہی ہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں بلکہ اس دوسری کا ہے اسی کو دیدیجئے لڑکا اسی انکاری عورت کو دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ نہیں یہ تیرا ہے اس سے نسب ملا دیتے ہیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے کہ حاکم کے لئے گنجائش ہے کہ جو کام اسے نہ کرنا ہو اس کے کرنے کا اظہار کرے تاکہ حق اور سچائی ظاہر ہو جائے پھر اسی روایت پر دوسری جگہ باب باندھا ہے کہ حاکم کو یہ بھی جائز ہے کہ کسی کے اقرار کے بعد بھی اس اقرار کے خلاف فیصلہ کرے جبکہ اس پر کھل جائے کہ واقعہ اس اقرار کے خلاف ہے دراصل استنباط اور دلیل کے لحاظ سے فی الحقیقت علم بھی یہی ہے۔ پھر اسی پر اور باب باندھا ہے کہ حاکم کو یہ بھی جائز ہے کہ اپنے حکم کو توڑ کر اس سے بہتر حکم یا اسی جیسا اور حکم کرے۔ اور اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں لڑکا دونوں کا ہوگا تاکہ نسب اپنے پہلے جاری ہونے کی جگہ ہی جاری رہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کا فیصلہ کسی شے کو اس کی حقیقت سے اور اصلیت سے نہیں بدلتا۔ اور اس میں ایک عجیب و غریب نہایت نافع اور سود مند بات یہ بھی ہے کہ قدری امر سے شرعی

Marfat.com

امر پر استدلال کرنا چھوٹی عورت کے دل میں بچے کی جو محبت اور اس پر جو شفقت اور رحمت تھی اسے دیکھتے ہوئے آپ نے سمجھ لیا کہ دراصل یہ بچہ اسی کا ہے کہ یہ تو یہن کر کہ اس بچے کو کاٹ کر آدھا آدھا دونوں میں تقسیم کر دیا جائے اپنے تئیں نہ سنبھال سکی اور فوراً چیخ اٹھی کہ بچہ میرا نہیں ہے اسی عورت کو دید یا جائے میں اپنے دعوے سے دست بردار ہوں۔ پھر اس بات کی مزید تقویت اس سے بھی ہوتی کہ بڑی عورت اس بچے کے ٹکڑے ہونے پر راضی ہے یہ چیز ہی صاف بتلا رہی ہے کہ یہ عورت اس بچے کی ماں نہیں ماں اپنے جگر گوشہ کے کٹنے پر کیسے رضامند ہوگی۔ یہ کام تو حاسدوں کا ہے جو دوسروں کی محنت کا بھی زوال چاہتے ہوں کہ جیسے میں گود خالی ہوں یہ بھی ہو جائے۔ دراصل اس فیصلہ سلیمانی سے بہتر اور برحق اور مطابق واقعہ اور کوئی فیصلہ ہو نہیں سکتا اگر کسی حاکم میں ایسی دانائی نہیں تو یقیناً اس کے ہاتھوں بندگان خدا کے حقوق پامال ہوں گے اور وہ معاملات کی تہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

شریعت اور سیاست

ہماری یہ شریعت تمام اگلی شریعتوں کی پاک باتوں کی جامع ہے اس بارے میں ابوالوفا ابن عقیل اور بعض اور فقہا میں ایک مرتبہ مناظرہ بھی ہو چکا ہے ابن عقیل تو فرماتے تھے کہ امام کے لئے سیاست پر عمل ضروری ہے اس سے جو خالی ہو وہ منصب امامت کے لائق نہیں اور لوگ کہہ رہے تھے کہ سیاست وہی ہے جو شرع میں ہو ابن عقیل نے فرمایا سیاست افعال میں ہوتی ہے اسی سے لوگ صلاحیت حاصل کرتے ہیں اور فساد سے رکتے ہیں تجربے اور دانائی کا مالک جو حاکم نہ ہو وہ لوگوں کو نہ صلاحیت پر لا سکتا ہے نہ بندگان خدا میں سے فساد دور کر سکتا ہے اس سے واقعات کی تہ تک پہنچ ہو سکتی ہے گو وہ شریعت میں وارد نہ ہوئی ہو اور گو اس کی بابت خاصتہً کوئی وحی نہ نازل ہوئی ہو اب اگر تمہارے قول کا یہ مطلب ہے کہ جو سیاست خلاف شرع نہ ہو کسی آیت و حدیث کے مخالف نہ ہو تو ہمیں مسلم ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ وہ خود قرآن و حدیث میں موجود ہو تو یہ محض غلط ہے بلکہ اس میں صحابہ کو غلطی پر ماننا لازم آتا ہے خلفاء راشدین کے ہاتھوں جو قتل وغیرہ کے مقدمات فیصل ہوتے ہیں ان کا انکار کسی اس شخص سے ناممکن ہے جو سیرت اور تاریخ کا عالم ہو بالفرض اگر اس قسم کا ایک واقعہ بھی نہ ہوتا تاہم صرف یہی ایک واقعہ کافی تھا کہ صحابہ نے ان مصاحف کو جلا دیا جو مصحف عثمانی کے خلاف تھے اس میں ایک مصلحت ان بزرگوں نے دیکھی اور اسے کیا اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زندیقوں کا کھائیوں میں ڈال کر آگ لگوا کر جلوا دینا اور نصر بن حجاج کو جلا وطن کر دینا میں کہتا ہوں یہ بھی بڑی پھسلنی جگہ ہے دماغ یہاں چکرا جاتا ہے قدم ٹھوکر کھا جاتا ہے نہایت تنگ و تار اور کٹھن راستہ ہے اس میں ایک جماعت نے تو کمی کر دی ہے جس سے حدود خدا معطل ہو گئیں اور حقوق ضائع ہو گئے اور فساق و فجار اپنی بدکاریوں پر دلیر بن گئے ان کی اس بے طرح کی کمی نے لوگوں کی نظروں میں یہ جچا دیا کہ بندوں کی کل مصلحتوں کے لئے شریعت کافی نہیں۔ انھوں نے خود اپنے نفس پر تنگی ڈال لی اور ان صحیح طریقوں کو باطل کر دیا جس سے حق ناحق کی پہچان ہو سکتی تھی یہ خود بھی جانتے تھے اور دنیا کے اور لوگ بھی جانتے تھے کہ فی الواقع یہ دلیلیں ہیں لیکن پھر بھی صرف اس ظن سے کہ یہ قواعد شرع کے خلاف ہیں انھوں نے ان سب کو محض بیکار کر دیا دراصل انھوں نے حقیقت شرع کے سمجھنے میں ذرا سی غلطی کر لی ہے اور کوئی تطبیق نہ دے سکنے کی وجہ سے ان دلیلوں کو انھوں نے رد کر دیا۔ رؤسا اور والیان ملک نے جب ان کی باتیں سنیں تو ایک طرف تو انھیں یہ باتیں سچی معلوم ہوتیں اور

Marfat.com

دوسری طرف انھیں ملکی ضرورتوں اور لوگوں کے معاملات نے مجبور کیا تو انھوں نے سیاسی قانون اپنی طرف سے مرتب کئے اور لوگوں
کے فیصلے ان کی روسے کرنے شروع کئے پس ان علما کی تقصیر نے اوران رؤسا کی ایجاد نے دین میں رخنہ ڈال دیا اور سخت فساد
اور بیحد شر دنیا میں پھیلا دیا جس کا تدارک مشکل بلکہ محال ہوگیا۔ اس جماعت کے مقابل دوسری جماعت ہے جس نے پوری افراط سے
کام لیا اور وہ سیاسی چیزیں داخل کرلیں جو شریعت محمدیہ کے صریح مخالف ہیں ان دونوں جماعتوں کی غلطی کی وجہ صرف یہ ہے کہ
انھوں نے شریعت کی اصلی غرض وغایت کی طرف نظر نہ کی۔ شریعت اس لئے آتی ہے رسول اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ لوگوں میں عدل و
انصاف قائم رہے اسی عدل شرعی کی وجہ سے آسمان وزمین قائم ہیں جس طریق سے نشانات حق واضح ہوجائیں عقلی دلالتیں کھل جائیں
واقعہ کی کامل تحقیق ہوجائے شریعت اسے معتبر مانتی ہے۔ خدا کی رضا دین کی اجازت شریعت کا حکم یہی ہے یہ نہیں ہے کہ شریعت
نے کسی خاص وجہ سے ہی واقعہ کی تحقیق کرنی بتلائی ہو اور اس سے زیادہ وضاحت اور روشنی والے طریقوں کو بے کار کردیا ہو۔ ظاہر ہے کہ
جب اصول شرع یہ ٹھہرا کہ واقعہ کی اصلیت کسی طرح ظاہر ہوجاتے تو حق وعدل کے پہچاننے کے بہترین طریقوں کو وہ بیکار کیسے کردیگی
جس طریقے سے بھی حق ظاہر ہوجاتے جس طرح بھی انسان عدل کرسکے بیشک وہ اس پر عامل ہوسکتا ہے خیال تو کیجئے کہ وسائل اور طریقے
مقصود بالذات نہیں ہوتے ان سے تو صرف ایک غایت تک پہنچنا مقصود ہوتا ہے شریعت نے ان کو اور ان کی مثالوں کو بیان فرما
دیا ہے جو بھی ایسا طریق ہو نا ممکن ہے کہ شریعت کی کوئی نہ کوئی دلالت اس پر نہ ہو۔ ایک کامل شریعت کے ساتھ اس کے خلاف گمان
کرنا لائق ہی نہیں پس عدل وانصاف والی کوئی بھی سیاست شریعت کے خلاف نہیں بلکہ وہ خود شریعت کا ہی ایک حصہ ہے گو اس کا
نام سیاست رکھدیا جاتے۔ دیکھئے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الزام کی بناء پر قید رکھا ہے سزا بھی دی ہے جبکہ ایسے
قرائن ہوگئے جو جرم کو اس کی طرف نسبت کرنے والے تھے۔ دوسرا امر دیکھئے ایک ملزم پیش کیا جاتا ہے جو اپنے فسادوں میں مشہور ہے جو
نقب زنی میں طاق ہے جو بار بار چوریاں کرچکا ہے یا جس کے پاس چوری کا مال موجود ہے پھر حاکم کو کیسے جائز ہوگا ؟ کہ صرف اس بناء پر
اسے چھوڑدے کہ دو عادل گواہ واقعہ کے موجود نہیں ہیں یا اس کی قسم پر اعتبار کرکے اس کی راہ خالی کردے یا اس کے اقرار نہ ہونے
کی وجہ سے اسے بری کردے اگر اس نے ایسا کیا تو یقیناً اس کا یہ فعل سیاست شرعی کے بھی خلاف ہے دیکھئے مال غنیمت میں سے خیانت
کرنیوالے کا غنیمت کا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روک لیا خلفائے راشدین نے اس کا اسباب جلادیا امیر جہاد پر بڑائی کرنیوالے
کو اپنے مقتول کے اسباب سے روک دیا زکوٰۃ کے مانعین سے ان کا آدھا مال چھین لیا جن چیزوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کٹتا ان پر بہت
بڑھا چڑھا کر جرمانہ وصول کیا کوڑے لگوائے۔ گم شدہ جانور کے چھپا لینے والے پر جرمانہ ڈبل احضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے مے خانے جلوادیئے اس گاؤں کو آگ لگوادی جہاں شراب فروشی ہورہی تھی حضرت سعد بن ابی وقاص کے محل کو جس میں فروکش
ہوکر رعیت سے آپ الگ ہوجاتے تھے جلادینے کا حکم فرمادیا نصر بن حجاج کا سر منڈوادیا اور اسے جلا وطن کردیا صبیغ کو جبکہ اس
نے متشابہات کی پیروی اختیار کی دروں سے پٹوایا اسی طرح کے اور بھی بیسیوں سیاسی امور واحکام ہیں جنھیں یہ امت اپنے کام
میں لائی اور وہ مسنون طریقے ہوگئے جو قیامت تک جاری رہیں گے مخالف مخالفت کرتے رہیں اس سے کیا ہوتا ہے ؟

صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کے بارے میں حد لگائی صرف حمل کی وجہ سے، شراب کے بارے میں حد لگائی صرف منہ
کی بو یا قے کی وجہ سے بات بھی یہ بالکل درست ہے قے اور بو دلیل ہے شراب نوشی کی حمل دلیل ہے بدکاری کی۔ بغیر اتنی دلیل سے
دلیل نہایت پختہ ہے پھر کیسے ممکن ہے کہ اس سے پکی دلیل کو شریعت معتبر مانے اور اتنی پکی دلیل کو وہ جہل چھوڑ دے۔ حضرت صدیق نے
کو جلوا دیا۔ حضرت علی نے اس پر اوپر سے پتھر پھینکوائے۔ حضرت عثمان نے لسان قریش کے مطابق مصحف لکھوا کر اس کے خلاف کے
مصاحف کو جلوا دیا۔ اسی ایک پر سب لوگوں کو جمع کر دیا۔ حماد سلمی کو حضرت صدیق نے جلوا دیا۔ حضرت عمر نے لوگوں کے لئے حج کرنا اور
حج کے مہینوں کے سوا اور مہینوں میں عمرہ کرنا پسند فرمایا تاکہ بیت اللہ شریف ہر وقت آباد رہے۔ لوگوں کو ان لونڈیوں کی خرید
وفروخت سے روک دیا جن سے اولاد ہو چکی ہو۔ حالانکہ حضور کے زمانے میں اور حضرت صدیق اکبر کے زمانے میں ان کی فروخت برابر جاری
تھی۔ تین طلاقیں جو ایک ساتھ دی جائیں انہیں لازم کر دیں تاکہ ایسے لوگوں کو سزا ہو جائے کہ خود آپ نے بھی صراحت کے ساتھ اس وجہ
بیان فرما دی ہے ورنہ زمانہ نبوی میں عہد صدیقی میں اور ابتداء خلافت فاروقی میں یہ تینوں شمار میں ایک تھیں۔ اور بھی ایسے
بہت امور ہیں جو سیاست کی وجہ سے جاری ہوئے اور اس امت کے اکابر نے ان کو جاری کیا اور سیاستاً انہیں کام میں لائے۔ یہ
سب اصول شرع اور قواعد دین سے ماخوذ ہیں۔ باوجود اس کے احکام کی تقسیم شریعت اور سیاست کی طرف کرنا ایسا ہی ہے
جیسے شریعت اور حقیقت کی طرف دین کی تقسیم کرنا یا عقل و نقل کی طرف دین کی تقسیم کرنا۔ دراصل یہ سب تقسیمیں باطل ہیں۔

شریعت کامل مکمل ہے

دراصل سیاست، حقیقت، طریقت، عقل ان سب کی دو قسمیں ہیں صحیح اور فاسد۔ صحیح
شریعت میں داخل ہے فاسد نہ شریعت میں داخل نہ شریعت کی تقسیم بلکہ شریعت کے
خلاف شریعت کے منافی۔ اس اصل کو اگر آپ نے خیال میں رکھا تو زمانے والوں کی بہت سی زبردست غلطیوں سے اپنا ایمان بچا سکتے
ہیں۔ اس کی زبردست دلیل یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس عام رسالت کے ساتھ بھیجے گئے ہیں جو بندوں کی تمام
ضروریات کو کافی ہو، کوئی معرفت کوئی طریقت کوئی سیاست کوئی عقل کوئی علم کوئی عمل کوئی عقیدہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں آپ
کی امت کو دوسرے کی ضرورت و حاجت پڑے اور وہ تبلیغ رسول کے سوا اوروں کی طرف جھکے۔ آپ کی رسالت کے دو عموم ہیں
جن میں کوئی خصوصیت کسی طرح کی ہے ہی نہیں۔ ایک عموم تو سب کی طرف رسالت کا دنیا کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک
کوئی ایسا نہیں جس کی طرف آپ رسول نہ ہوں۔ دوسرا عموم اصول و فروع دین میں ہر احتیاج والی چیز کا بیان سب آپ کی کافی
وشافی عام رسالت میں موجود ہے کسی کو کسی امر میں کسی وقت آپ کی رسالت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت و حاجت نہیں یاد رکھو

---

۱ لوطی اسے کہتے ہیں جو عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے بدفعلی کرے یہ بدفعلی دنیا میں سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں رائج ہوئی اسی وجہ
سے اس فعل بد کے کرنے والے کو لوطی کہا جاتا ہے حضرت لوط علیہ السلام نے بہتیرا سمجھایا مگر قوم باز نہ آئی آخر ان کی بستی کو آسمان کے کنارے لیجا کر فرشتوں نے الٹ پھینکا اور
ان پر پتھروں کی بارش ہوئی جس کا مفصل ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ ہود رکوع ۷ میں فرمایا ہے

Marfat.com

آپ پر ایمان لانا اسی وقت کامل ہو سکتا ہے جبکہ آپ کی رسالت کو ان دونوں حیثیتوں میں مطلقاً عام مان لیا جائے نہ کوئی مکلف ایسا جس کی طرف آپ رسول نہ ہوں نہ امت کی کوئی ضرورت ایسی جس کا حکم آپ کی شریعت میں موجود نہ ہو حضور نے اپنے فوت سے پہلے ہی ہر ہر چیز کا علم اپنی امت کو سونپ دیا۔ بھلا جو نبی پاخانے پیشاب کے، جماع اور معاشرت کے سونے جاگنے کے بیٹھنے کے کھانے پینے کے سوار ہونے اور اترنے کے سفر کے اور حضر کے چپ رہنے اور بولنے کے تنہائی کے اور مجمع کے امیری کے اور فقیری تندرستی کے اور بیماری کے موت کے اور حیات کے عرش و کرسی کے فرشتوں اور جنوں کے جنت دوزخ کے قیامت کے اور دنیا کے جزدی اور کلی احکام وغیرہ بیان فرما دیتے غائب چیزوں کا اس طرح بیان کر دیا کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیا بلکہ پہچان لیا۔ خدا کے اوصاف طرح پورے پورے بیان فرمائے اس کی تعریف اس طرح کی کہ گویا لوگوں نے دیکھ لیا اپنی آنکھوں سے اس کا جمال مشاہدہ فرما لیا کے کمال بھرے اوصاف اس کی جلال بھری صفتیں ان کی نگاہوں کے سامنے پھرنے لگیں۔ انبیا اور ان کی امتوں کے واقعات تفصیل اور توضیح سے بیان کئے کہ گویا یہ امت ان کے وقتوں میں موجود تھی اور سب واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ خیر و شر چھوٹے بڑے تمام طریقے ان پر واضح کر دیتے۔ غرض تمام نبیوں نے مل کر اپنی امتوں کے سامنے جو کچھ بیان فرمایا تھا وہ سب سے بہت زائد بیان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے فرما دیا موت اور اس کے بعد کے کل احوال و اہوال عالم برزخ کے واقعات ثواب و عذاب کے نعمت و زحمت کے روح و بدن کے وہ کل آنے والے واقعات بھی ہمارے سامنے رکھ جن سے اگلی امتیں محروم تھیں۔ اسی طرح آپ نے توحید کی نبوت کی قیامت کی سب دلیلیں ہمیں بتلائیں کافروں اور گمراہوں دلیلوں کی تردید ہمیں سکھائی آپ کے بعد اور کسی کی تعلیم کی ہمیں مطلقاً ضرورت ہی نہیں رہی اب تو صرف آپ کے فرامین کی تبلیغ توضیح اور ان کا بیان ہی باقی رہا جو اگلے پچھلوں کو اور پچھلے اپنے بعد والوں کو کرتے رہیں گے اللہ کی مہربانی کے قربان جائیں کہ اس کے نبی اس سے تعلیم پاکر ہمیں میدان جنگ کے نقشے دشمنوں سے لڑنے کی ترکیبیں لڑائی کے داؤں گھات بھی سکھاتے واللہ اگر ہم ان کو جا اور ان پر عمل کرلیں تو ناممکن ہے کہ بڑے سے بڑے طاقتور دشمن کے قدم بھی ہمارے مقابلہ پر تھوڑی سی دیر کے لئے بھی جم سکیں۔ آپ ہمیں شیطانی مکر سے آگاہ کیا اس کے فریب سمجھائے اور ان سے بچنے کی ترکیبیں بھی ہمیں بتلا دیں۔ اسی طرح آپ نے ہمیں نفس کی شر اس کے وسوسے اور اس کے احوال و اوصاف بھی بتلا دیتے اور اس طرح کہ اب ہمیں اس بارے میں کسی اور معلم کی ضرورت نہ رہی اسی طرح دنیا سنبھالنے اسے حاصل کرنے کے طریقے بھی اللہ کے کامل رسول نے ہمیں کمال کے ساتھ سکھا دیتے بخدا اگر مسلمان حضر تعلیم کے ماتحت دنیا کمائیں تو اس میں بھی وہ کمال کو پہنچ سکتے ہیں اور ان سے زیادہ بھلا اور بڑا دنیا حاصل کرنے والا بھی کوئی نہیں سکتا۔ الغرض دنیا آخرت کی تمام بھلائیاں آپ نے اپنی امت کو اس طرح تمام و کمال سکھائیں کہ رہتی دنیا تک انھیں کسی اور معلم کی ضرورت ہی نہ رہے پس جبکہ چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کی تعلیم بھی کامل ہماری شریعت میں موجود ہے پھر کیسے ممکن ہے کہ سیاست کے اور حکمرانی کے اور دنیا کے دین کے مسائل و وسائل اس میں نہ ہوں یا ہوں اور ناقص ہوں اور ہمیں کسی اور سیاست کی ضرورت پڑے اور ہم شریعت کے خارج کسی قیاس یا کسی سیاست یا کسی حقیقت یا کسی طریقت یا کسی معقول کے محتاج ہوں ایسا خیال

Marfat.com

تو اس سے کم نہیں جو یہ خیال کرتا ہو کہ ہمیں آپ کے بعد کسی اور رسول کی ضرورت باقی ہے اس وسوسہ کی وجہ صرف یہی ہے کہ شریعت
کو وہ نہیں جانتا اسے وہ فہم و فراست ہی قدرت نے نہیں دی جس سے دین کے کمال کو وہ پہچان لیتا۔ یہ توفیق اصحاب نبی کو تھی
ون نے رسول کی شریعت کو ہر امر میں کافی جانا اور اسے لے کر دنیا کی تمام تعلیموں سے وہ بے نیاز اور بے پرواہ ہو گئے اسی نبوی تعلیم
کر وہ اٹھے شہروں کو بھی اسی سے فتح کیا اور دلوں کو بھی اسی سے فتح کیا وہ یہی کہتے رہے کہ یہ تعلیم ہمیں ہمارے نبی نے دی اور ہم تمہیں
رہے ہیں مسلمانو! خیال تو کرو کہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو حدیث کی اس طرح کی مشغولی سے روکتے تھے جس میں قرآن
دھیان ہٹ جائے وہ اگر آج لوگوں کو رائے قیاس میں طریقت اور معقول میں ایسا مشغول پاتے کہ انھیں قرآن سے شوق رہا نہ
یث سے ذوق رہا تو نہ جانیں آپ کیا گزرتے؟ ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مدد چاہتے ہیں وہی اس قابل بھی ہے۔ خدائے تبارک و تعالیٰ کا
اد ہے اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ الخ کیا انھیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب اتاری ہے جو ان کے سامنے
ت کی جارہی ہے یقیناً وہ ایمان والوں کے لئے رحمت و عبرت ہے اور آیت میں ہے وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ
لیعنی ہم نے تجھ پر جو کتاب نازل فرمائی ہے اس میں ہر چیز کا بیان ہے وہ مسلمانوں کیلئے ہدایت رحمت اور خوش خبری ہے
یت میں ہے يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ الخ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ آچکا
ینوں کی تمام بیماریوں کیلئے شفا ہے جو مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔ دوستو! یہ مان لیا جائے کہ قرآن و حدیث میں بہت سی
ریں نہیں ہیں تو بتلاؤ تو سہی کہ وہ سینوں کی بیماریوں اور تنگیوں کے لئے کافی ہوگا؟ اگر یہ مان لیا جائے کہ خدا کی معرفت طریقت میں
ہے تو فرمایئے کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ کی ذات اس کی صفات اس کے ناموں اور اس کے کاموں کو بھی پوری طرح بیان نہیں کرتی وہ دلوں
کھٹکوں کو سینوں کے درد کو کیا دور کرے گی؟ جس نے اس کے عام کو ظاہر لفظ کہہ کر اس کی دلالت موقوف مانی اُن امور کے نہ ہونے پر
نھیں وہ خود نہیں جانتا کیا اس نے کتاب اللہ اور شریعت محمدیہ کو کامل مانا؟ یہ تو زبردست بہتان ہے خدا کا دین اس سے بہت
ور ہے میں آپ سے ایک موٹی سی بات پوچھتا ہوں جس کے جواب پر فیصلہ ہو جائے گا یہ بتلاؤ کہ ان قوانین اور ان رائے قیاس کے
صول و فروع کے مرتب ہونے سے پہلے صحابہ اور تابعین ہدایت پر تھے یا نہ تھے انھیں یہ دین جو رائے قیاس کے مسائل اور ان عقلی
ڈھکوسلوں سے اور ان سیاسی امور سے خالی تھا کافی تھا یا نہیں؟ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ پچھلے لوگ ان اگلے لوگوں یعنی صحابہ اور تابعین سے
یادہ ہدایت والے ہیں ان سے زیادہ ذات و صفات خدا کے عالم ہیں ان سے زیادہ شریعت کے سمجھنے والے ہیں ان سے زیادہ شریعت
کے واجبات اور محرمات سے واقف ہیں واللہ اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے کہ صحابہ تابعین سے زیادہ متاخرین کا علم ہے اور متاخرین ہدایت میں
حابہ تابعین سے آگے ہیں تو اس کے بڑھ کر گناہ سوائے شرک کے اور کوئی نہیں جو یہ فاسد خیال اور یہ غلط عقیدہ رکھے کر جناب باری میں
لئے اس سے بدتر کوئی انسان نہیں نہ اس سے زیادہ بوجھل کوئی ہے۔

فصل سیاست شرعیہ میں حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

مسئلہ ۱ فرماتے ہیں کہ ہیجڑے کو جلا وطن کر دیا جائے اس لئے کہ وہ

سوائے فساد کے اور کرتا ہی کیا ہے ؟ امام اسے کسی ایسے شہر میں بھیج دے جہاں کے لوگوں پر اس کا فساد نہ چل سکے ایسا موقع نہ ہو تو اسے قید کر لے ۔ ۲ فرماتے ہیں رمضان کے دن میں جو شراب پی لے یا کوئی ایسا ہی کام کرے تو اس پر حد بھی قائم کی جائے گی اور اور سختی بھی کی جائے گی ۔ ۳ جیسے وہ شخص جو حرم میں کسی کو قتل کر دے اس پر پوری دیت ہے اور تہائی دیت اور بھی ہے ۔ ۴ فرماتے ہیں عورت عورت سے بدکاری کرے تو دونوں کو سزا دینی چاہیئے جو عبرتناک ہو۔ ہمارے اصحاب کا قول ہے کہ اگر امام مصلحت دیکھتا ہو تو لوطی کو جلا سکتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عرب کے بعض گوشوں میں ایک ایسا شخص پایا گیا ہے جو عورتوں کی طرح اپنا نکاح کرتا ہے آپ نے اس کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے مشورہ کیا ان میں سب سے زیادہ سخت قول حضرت علی کا تھا آپ نے فرمایا اس گناہ کو صرف ایک ہی امت نے کیا ہے ان پر جو خدائی عذاب آیا آپ کو معلوم ہے میرے خیال سے تو اس شخص کو جلا دینا چاہیئے اور صحابہ بھی اس خیال پر متفق ہو گئے اور دربار خلافت سے بھی یہی فرمان سرزد ہو گیا اور اس کی تعمیل بھی ہوئی۔ پھر حضرت ابن زبیر نے ایسے لوگوں کو جلایا پھر ہشام بن عبدالملک نے بھی ان مجرموں کے ساتھ یہی سلوک کیا ۔ ۶ امام صاحب فرماتے ہیں کہ صحابہ پر طعنہ کرنے والوں پر امام کو سزا جاری کرنی چاہیئے ایسے لوگوں کو ہرگز نہ چھوڑے ان سے توبہ کرائے اگر کر لیں تو خیر ورنہ سزا دے پھر دے ۔ ۷ ہمارے اصحاب کا فتویٰ ہے کہ جب عورتیں آپس میں مشغول ہو جایا کرتی ہوں تو انھیں تنہائی کا موقع نہ دینا چاہیئے ۔ ۸ جو شخص مسلمان ہوا اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو اسے مجبور کرنا چاہیئے کہ ایک کو پسند کر کے رکھ لے دوسری کو طلاق دیدے اگر وہ انکار کرے تو اسے سزا دی جائے یہاں تک کہ وہ ایسا کر لے ۔ ۹ اسی طرح وہ شخص جو کسی حق کے ادا کرنے سے انکاری ہو اسے سزا دی جائے تا آنکہ وہ حق کو ادا کر دے امام مالک اور ان کے اصحاب کا کلام بھی اس بارے میں مشہور ہے ۔

امام شافعی کا قرائن پر فیصلہ

ہاں اس کے لینے میں سب سے زیادہ دوری برتنے والے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں باوجودیکہ انھوں نے سو سے زائد جگہ قرائن احوال کو معتبر مانا ہے جن میں سے بہت سے مواقع کا ذکر ہم نے کسی اور کتاب میں کر دیا ہے ان میں سے بعض ملاحظہ ہوں ۔ ۱ شب زفاف میں عورت سے اس کا خاوند وطی کر سکتا ہے گو اسے اس نے نہ دیکھا ہو اور گو دو عادل گواہ بھی پیش نہ ہوئے ہوں ۔ ۲ کسی کے پاس کوئی بچہ غلام یا کافر کوئی ہدیہ لائے تو وہ قبول کر سکتا ہے اسے کھا سکتا ہے گو دو گواہ عادل اس بات پر نہ گذرے ہوں کہ ہاں یہ ہدیہ فلاں شخص نے آپ کو بھیجا اس میں یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ ہبہ کا یا ہدیہ کا کہا بھی گیا ہو ۔ ۳ کسی کا دروازہ پٹنا کو اکھٹکھٹانا گو اس کی اجازت بھی نہ ہو جائز ہے ۔ ۴ کسی کرایہ کے مکان اور باغ میں کرایہ دار کا اپنے دوستوں ملاقاتیوں مہمانوں کا اتارنا ٹھہرانا بلانا جائز ہے گو مالک سے لفظوں میں اجازت نہ لی ہو ۔ ۵ جبکہ سامنے کسی کے کھانا لا کر رکھا جائے تو اسے کھانا شروع کر دینا جائز ہے گو اجازت نہ لی ہو ۔ ۶ برتن میں سے پانی پی لینا جائز ہے گو اس کے سامنے پیش بھی نہ کیا گیا ہو گو اس نے اجازت نہ دی ہو ۔ ۷ کسی کے پاخانے میں ضرورت کے وقت حاجت روائی کر لینا جائز ہے گو اس کی اجازت نہ ہو ۔ ۸ کسی کے تکیے سے ٹیک لگا لینا جائز ہے گو اجازت نہ لی ہو ۔ ۹ کسی نے کوئی چیز

بے پرواہی سے ڈال دی اسے کھالینا جائز ہے گو اس نے اسے نہ دی ہو مثلاً اپنی بیوی کے لحاف توشک تکیہ اور برتنوں کو برت سکتا ہے گو اس سے اجازت نہ لی ہو اس کے سوا بھی اور بھی بہت سے ایسے مسائل ہیں جنھیں صرف قرینہ حالیہ کی موجودگی کی وجہ سے امام شافعیؒ نے جائز کہا ہے۔ جب قرینے کی موجودگی یہاں معتبر ہے تو سیاست شرعیہ میں اس کا اعتبار کیسے نہ ہوگا۔ ان قرائن سے کبھی تو معاملے کا بالکل یقین ہو جاتا ہے کبھی غالب گمان ہو جاتا ہے جو دو گواہوں کی گواہی سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے اس باب میں ابھی اور بھی بہت کچھ لکھ سکتے تھے لیکن ہم نے اسی پر بس کیا ہے اور کئی جگہ اس کی تنبیہ کردی ہے جو انشاء اللہ کافی ہے اس بحث کو یوں ہم نے طول دیا کہ مفتی اور حاکم کے لئے بہت کچھ سودمند ہے اب ہم پھر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتووں کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ ہماری مدد کرے۔ آمین۔

کھانے پینے کی چیزوں کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

۷۷۰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھسن حرام ہے؟ فرمایا نہیں حرام تو نہیں لیکن اس کی بدبو کی وجہ سے مجھے اچھا لگتا نہیں (مسلم) ۷۷۱ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمارے لئے پیاز حلال ہے؟ فرمایا ہاں حلال ہے۔ لیکن میرے پاس وہ فرشتے آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے (احمد) ۷۷۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گوہ (جانور) حرام ہے فرمایا نہیں حرام تو نہیں لیکن چونکہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتا اس لئے مجھے گھن آتی ہے (متفق علیہ) ۷۷۳ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھی اور پنیر کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا حلال وہ ہے جسے خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جسے خدا نے اپنی کتاب میں حرام کردیا ہے جن سے حق تعالیٰ خاموش رہا ہے وہ اس کا معاف کردہ ہے (ابن ماجہ) ۷۷۴ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضبع کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کیا ضبع کو بھی کوئی کھاتا ہے ۷۷۵ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیڑیئے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کیا کوئی بھلائی والا شخص بھیڑیئے کو بھی کھائے گا؟ (ترمذی) ۷۷۶ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضبع کے بارے میں آپ کا ارشاد عالی کیا ہے؟ فرمایا اسے کون کھاتا ہے؟ یہ یاد رہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ضبع کی حلت ہے اگر وہ حدیث ثابت ہو جائے اس کی سند سے ذرا دل میں کھٹک ہے تو دونوں حدیثوں میں تطبیق یہ ہے کہ از روئے گھن کے دل نہ چاہنے کی وجہ سے آپ نے ممانعت فرمائی ہو یہ نہیں کہ حرام کردی ہو واللہ اعلم ۷۷۷ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں کیا خبر ذبح کے وقت انھوں نے بسم اللہ بھی کہی ہے یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ تم آپ بسم اللہ کہو اور کھالو (بخاری شریف) ۷۷۸ یہود بطور اعتراض پوچھتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ کہ ہم اپنے ہاتھ سے کسی جانور کی جان لیں تو اس کا کھانا حلال اور جسے خود خدا موت دیدے تو حرام ہو جائے؟ اس پر یہ آیت اتری وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الخ یعنی نام خدا جس کے ذبح کے وقت لیا گیا اس کے نہ کھانے کی کیا وجہ (ابو داؤد) اس حدیث میں تو یہود کا ہی ذکر ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ سائل مشرک تھے اور یہ صحیح بھی ہے اس لئے کہ یہ صورت مکیہ ہے اور اس لئے بھی کہ یہودیوں کے ہاں بھی مردہ جانور حرام ہے جیسے مسلمانوں کے ہاں پھر وہ یہ سوال کیوں کرتے؟ اور اس لئے بھی کہ

Marfat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قول ہے لِیُجَادِلُوْکُمْ پس یہ سوال بطور مجادلے کا تھا۔ . . . اور یہود کو اس مسئلے میں مجادلے کی کوئی ضرورت
ہی نہ تھی۔ ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مسلمان نے یہ سوال کیا تھا ممکن ہے اصل سوال مشرکین کی طرف سے ہو کسی مسلمان
نے بھی سمجھنے کے لئے اور جواب معلوم کرنے کے لئے آپ سے سوال کر لیا ہو باقی یہود کا ذکر تو کسی راوی کا وہم ہی ہے واللہ اعلم س ۴۷۹
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کھانے سے میری شہوت بھڑک اٹھتی ہے اس لئے میں نے تو گوشت کا کھانا اپنے اوپر حرام کر لیا
ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا الخ اے ایمان والو اللہ کی حلال کردہ پاک چیزوں کو اپنے
اوپر حرام نہ کر لیا کرو حد سے آگے قدم نہ رکھو ورنہ اللہ کے دشمن ٹھہر جاؤ گے حلال طیب روزی جو داد خدا ہے کھاؤ پیو (ترمذی) س ۴۸۰ مسند
احمد میں ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر حضور ہو کر عرض کیا کہ ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے ہیں وہ لوگ سور کا
گوشت کھاتے ہیں شرابیں پیتے ہیں تو ان کے برتنوں کو اور ہنڈیا کو ہم کس طرح استعمال میں لائیں ؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر برتن تمہیں نہ
ملیں تو انہیں دھو کر صاف کر کے ان میں پکا لو س ۴۸۱ اچھا حضور ہم پر کیا حرام ہے اور کیا حلال ہے ؟ فرمایا پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ
کچلیوں والے درندے سب حرام ہیں (مسند احمد) س ۴۸۲ صحیح مسلم شریف میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ثابت ہے
کہ آپ نے فرمایا ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے ان دونوں روایتوں میں سے ان کی تاویل بالکل کٹ جاتی ہے جو کہتے ہیں کہ
یہ منع فرمانا بطور کراہت کے ہے نہ کہ بطور حرمت کے یہ تاویل بالکل فاسد اور محض غلط ہے وباللہ التوفیق س ۴۸۳ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیا ذبیحہ گلے میں اور نرخرے پر ہی ہوتا ہے ؟ فرمایا اگر تو ران میں بھی چوکہ لگا دے تو کافی ہے (ابو داؤد) یہ یاد رہے کہ یہ صورت
ذبیحے کی اس جانور کے بارے میں ہے . . . . . . جو کنوئیں میں یا گڑھے میں گر گیا ہو۔ جہاں ضرورت ہو جہاں قدرت نہ ہو س ۴۸۴
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ بکری یا گائے ہم ذبح کریں اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلے تو کیا اسے ہم پھینک دیں یا کھالیں ؟
فرمایا اگر چاہو تو کھا سکتے ہو اس کی ماں کا ذبیحہ اسی کا ذبیحہ ہے۔ اس سے ان لوگوں کی تاویل باطل ہو گئی جو کہتے ہیں کھا تو لیں لیکن
ذبح کر کے۔ یہ غلط ہے اس لئے آپ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ اس کی ماں کا ذبیحہ اسی کا ذبیحہ ہے اور اس لئے کہ یہ اس کا جز ہے تو جس
طرح اس کے اور اعضاء کو الگ الگ ذبح کرنے کی ضرورت نہیں اس کی بھی ضرورت نہیں س ۴۸۵ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کل دشمن سے بھڑ جائیں گے ہمارے ساتھ چھریاں نہیں تو کیا ہم بانس کے ٹکڑوں سے ذبح کر سکتے ہیں ؟ فرمایا جو چیز خون بہا دے
اور اس پر نام خدا بھی لیا جاوے اسے کھالو، ہاں دانت اور ناخن سے ذبیحہ نہ ہو دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کی چھری ہے (متفق
علیہ) س ۴۸۶ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سائل ہیں کہ شکار ملا چھری پاس نہیں تو کیا دھار دار پتھر سے ذبیحہ کر لیں ؟ اور
نوک دار لکڑی سے ذبیحہ کر لیں ؟ فرمایا خون بہا دے اور نام خدا لے لے (مسند احمد) س ۴۸۷ یارسول اللہؐ ایک بکری مرنے لگی
لونڈی نے دھار دار پتھر لے کر اسے ذبح کر لیا ؟ آپ نے اسے کھانے کا حکم دیدیا (بخاری شریف) س ۴۸۸ یارسول اللہ بھیڑئیے نے
بکری پر پنجہ مار دیا اسے دھار دار پتھر سے ہم نے ذبح کر لیا ؟ فرمایا جاؤ کھالو (نسائی) س ۴۸۹ یارسول اللہ پانی ہٹ گیا اور ایک مردہ
مچھلی وہاں پڑی پائی ؟ فرمایا شوق سے کھاؤ اللہ نے تمہارے لئے روزی نکال دی ہے اگر تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ

Marfat.com

(متفق علیہ)

شکار کے مسائل

۷۹۰ حضرت ابو ثعلبہ سوال کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں شکار بہت ہے ہم تیر کمان سے بھی شکار کھیلتے ہیں اور اپنے سدھائے ہوئے کتوں سے اور بے سدھائے کتوں سے بھی تو فرمائیے اس میں کیا کیا درست ہے؟ فرمایا جو شکار تیر کمان سے کھیلا ہے اور نام خدا بھی اس پر ذکر کیا ہے وہ تو کھالے ۷۹۱ جو شکار سدھائے ہوئے کتوں سے کیا ہے اور نام خدا اس پر لیا ہے وہ بھی کھالے ۷۹۲ اور جو شکار بے سدھائے کتے سے کیا ہے اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا (متفق علیہ) اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نام خدا حلت میں شرط ہے یہ دلالت اس کی اس سے بھی زیادہ واضح ہے جتنی دلالت بے سدھائے کتے کے شکار کردہ کے نہ کھانے کی ہے ۷۹۳ حضرت عدی بن حاتم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں کہ میں اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتا ہوں وہ میرے لئے شکار کو روک رکھتا ہے میں اسے نام خدا پڑھ کر چھوڑتا ہوں؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے سدھائے ہوئے شکاری کتے کو شکار پر چھوڑے اور نام خدا بھی تو نے لیا ہو تو جس جانور کو وہ پکڑے تو اسے کھا سکتا ہے ۷۹۴ میں نے پھر پوچھا کہ گو کتوں نے اسے مار بھی ڈالا ہو؟ آپ نے فرمایا گو مار بھی ڈالا ہو بشرطیکہ ان میں ان کا غیر شامل نہ ہوا ہو۔

۷۹۵ میں نے کہا جو شکار میں اپنے نیزے سے کروں؟ فرمایا جب نوک سے شکار ہوا ہو تو کھا سکتا ہے اور جب وہ اپنی چوڑائی سے لگا ہو تو نہ کھا (متفق علیہ) ۷۹۶ اس کے بعض الفاظ میں یہ بھی ہے کہ اگر کتے نے شکار پکڑ کر اسے کھا لیا ہو تو تو نہ کھا مجھے ڈر ہے کہ اس نے تیرے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے ہی شکار کو پکڑا ہے ۷۹۷ اگر شکار پر تیرے چھوڑے ہوئے کتوں کے سوا اور کتے بھی لپٹ گئے ہوں تو بھی نہ کھا کیونکہ تو نے نام خدا اپنے کتے پر لیا ہے اوروں پر نہیں لیا ۷۹۸ بعض طرق میں ہے کہ جب تو تیر چلاتے اللہ کا نام ذکر کرلے اگر شکار تیر کھا کر دو تین روز بعد تجھے ملے اور تو اس میں اپنے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی اثر نہ پائے تو اسے کھانے کا تجھے اختیار ہے ۷۹۹ اگر تو اسے پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو نہ کھا کیا خبر غرقابی سے مرا یا تیرے تیر سے ۸۰۰ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ میرے پاس سدھائے ہوئے شکاری کتے ہیں میں ان سے شکار کھیلتا ہوں آپ نے فتویٰ دیا کہ جس جانور کو وہ تیرے لئے پکڑ لیں تو اسے کھا سکتا ہے ۸۰۱ پوچھا کہ جب اسے ذبح کر سکوں تب؟ یا ذبح نہ کر سکوں تب بھی؟ فرمایا دونوں حالتوں میں۔

۸۰۲ پوچھا اگر کتے نے اس میں سے کھا لیا ہو تب بھی؟ فرمایا ہاں کھا لیا ہو جب بھی ۸۰۳ اچھا یا رسول اللہ تیر کمان کے شکار کا بھی فتویٰ عنایت فرمائیے؟ فرمایا تیر سے کھیلا ہوا شکار بھی کھا سکتے ہو ۸۰۴ پوچھا ذبح کیا ہوا اور بے ذبح کیا ہوا دونوں؟ فرمایا ہاں دونوں؟ ۸۰۵ دریافت کیا گیا کہ گو تیر کھا کر غائب ہو پھر ملے جب بھی؟ فرمایا ہاں پھر بھی لیکن یہ شرط ہے کہ سڑ نہ گیا ہو ۸۰۶ اور اس میں تیرے تیر کے سوا اور کوئی نشان نہ ہو ابوداؤد میں حضرت عدی کے سوال میں جو گذرا ہے کہ اگر کتے نے اس میں سے کھا لیا ہو تو نہ کھا اور اس میں ہے پھر بھی کھالے۔ ان دونوں فرمان میں تطبیق یہ ہے کہ جب کتا سدھا نہ ہوا اور کھالے تو تو نہ کھانا چاہیئے اور سدھا ہوا کتا اگر کھالے تو اس کا وہی حکم ہے جو حکم ذبح کے بعد کھا لینے کا ہے ۸۰۷ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا اس شکار کے بارے میں جو تین دن کے بعد ملے فرمایا جب سڑ نہ جائے تو کھا سکتے ہو ۸۰۸ ایک گھر کے لوگ جو حرہ میں رہتے

تھے اور بہت محتاج و مفلس تھے ان کے پاس ان کا یا کسی اور کا اونٹ مر گیا تھا انھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کھا لینے کی رخصت دی پس اس نے ان کی باقی بکریاں بچا لیں (مسند احمد) ابوداؤد میں ہے کہ ایک شخص مع اپنی اہل وعیال کے حرہ میں اترا اسے کسی اور نے کہا کہ میری اونٹنی گم ہوگئی ہے اگر مل جائے تو پکڑ لینا اسے مل گئی پکڑ لی لیکن مالک نہیں ملا وہ بیمار پڑ گئی اس کی بیوی نے کہا اسے نحر کر ڈالو لیکن یہ نہ مانا آخر مر کر پھول گئی۔ اس نے کہا اس کی کھال اتار لو تاکہ ہم چربی کے ٹکڑے کر لیں اور گوشت کھا لیں اس نے کہا نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں پھر وہ حاضر حضور ہوا آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تمہارے پاس اتنی غنا ہے کہ تمہیں بے پرواہ کر دے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا جاؤ کھاؤ اس کے بعد اس کے مالک سے ملاقات ہوئی اس نے سارا قصہ سنایا اس نے کہا تم نے اسے نحر کیوں نہ کر ڈالا؟ اس نے جواب دیا آپ کے لحاظ سے۔ یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ مضطر مردار کو اپنے لئے روک سکتا ہے ۸۰۹ ایک صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ بعض کھانے کی چیزوں سے طبیعت نفرت کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے دل میں کوئی چیز ایسی نہ کھٹکنی چاہیئے جس میں تجھے نصرانیت سے مشابہت ہو جائے (مسند احمد) حقیقی علم تو اللہ ہی کو ہے بظاہر اس کے معنی یہ معلوم ہوتے ہیں کہ نہی اس سے ہے جو نصرانیوں کے کھانے سے مشابہ ہو مطلب یہ ہے کہ اس میں تنگ نہ کر بلکہ اسے چھوڑ دے پس یہ جواب خاص ہے۔ یہودیوں کو بیان نہ کرنا صرف اس لئے ہے کہ نصاریٰ کسی طعام کو حرام ہی نہیں سمجھتے بلکہ ان کے ہاں تو ہاتھی سے لے کر مچھر تک سب جانور حلال ہیں۔

مہمانداری کے مسائل

۸۱۰ حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں کام کاج کو بھیجتے ہیں ہم کہیں جا کر قیام کرتے ہیں وہ لوگ ہماری مہمانداری ہی نہیں کرتے تو فرمائیے اس وقت ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا جب تم کسی قوم میں اترو اور وہ تمہارے لئے وہ انتظام کر دیں جو مہمان کے لئے ہونا چاہیئے تو تم قبول کرو اگر نہ کریں تو پھر تم ان کی حیثیت کے مطابق حق مہمانداری وصول کر لو (بخاری) ۸۱۱ ترمذی شریف میں ہے کہ ہم لوگوں کے پاس اترتے ہیں وہ نہ ہماری مہمانداری کرتے ہیں نہ ہمارے حق ادا کرتے ہیں جو ان پر ہیں اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ انکار کریں مگر یہ کہ تم ان سے مہمانی لو تو لے لو ۸۱۲ ابوداؤد میں ہے کہ ضیافت کی رات ہر مسلمان پر حق ہے اگر اس کے آنگن پر کوئی محروم رہا تو اس پر قرض ہے اگر چاہے تو اس پر تقاضا کرے اگر چاہے تو چھوڑ دے ۸۱۳ ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی قوم کا مہمان ٹھہرے تو ان پر اس کی مہمانداری ضروری ہے اگر وہ مہمانداری نہ کریں تو اسے حق ہے اپنی مہمانداری جتنا ان سے وصول کرے بطور سزا کے۔ وجوب ضیافت کی یہ دلیل ہے اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ جس کا کوئی حق کسی پر ہو اور وہ دینے سے انکاری ہو تو اس کے برابر وہ وصول کر سکتا ہے مسئلہ ظفر کی دلیل بھی اسی سے لی گئی ہے لیکن دراصل اس کی کوئی دلیل اس میں نہیں کیونکہ یہاں پر تو سبب حق ظاہر ہے لینے والے پر کسی قسم کا الزام نہیں آ سکتا۔ جیسے کہ ہندہ اور ابوسفیان کے قصے میں پہلے بیان ہو چکا ہے ۸۱۴ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص کے ہاں میں گیا اور اس نے میری مہمانی نہیں کی اب وہ میرے ہاں آئے تو میں بھی اس کی مہمانی نہ کروں اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں ایسا نہ کرو بلکہ اس کی مہمانی کر دے ۸۱۵ کہتے ہیں

Marfat.com

کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میلی کچیلی حالت میں دیکھ کر مجھ سے دریافت فرمایا کہ تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا ہاں ہر قسم کا مال ہے خدا نے مجھے اپنی مہربانی سے اونٹ بکریاں وغیرہ دے رکھی ہیں آپ نے فرمایا اس کا اثر بھی تجھ پر ظاہر ہونا چاہئے۔ (ترمذی) ۸۱۶ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کے لئے تکلف کب تک کرنا چاہیئے؟ فرمایا ایک دن رات ۸۱۷ اور ضیافت تین دن رات اس کے بعد صدقہ ہے ۸۱۸ اور کسی کو حلال نہیں کہ دوسرے کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ اسے بار پڑ جائے اور وہ اکتا جائے (متفق علیہ)

عقیقہ ۸۱۹ عقیقے کی بابت آپ سے سوال ہوا تو گویا آپ نے یہ نام مکروہ رکھا اور فرمایا جس کے ہاں بچہ تولد ہوا اور وہ ذبیحہ کرنا پسند کرے تو کرلے (مسند احمد) ۸۲۰ اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا عقوق کو اللہ پسند نہیں فرماتا گویا کہ اس نام کو آپ نے مکروہ سمجھا ۸۲۱ تو لوگوں نے کہا کہ ہم ہمارے ہاں جو بچے ہوتے ہیں ان کی بابت سوال کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کے ہاں بچہ ہوا اور وہ اس کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

فصل پانی اور شراب کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

۸۲۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سانس سے مجھے تو آسودگی حاصل نہیں ہوتی؟ فرمایا پیالہ منہ سے دور کرکے سانس لے لیا کر ۸۲۳ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پانی میں کوئی کوڑا دیکھوں تو فرمایا گرا دے (مالک) ۸۲۴ ترمذی میں ہے کہ آپ نے پانی میں سانس چھوڑنے سے منع فرمایا تو ایک صاحب نے کہا اگر پانی کے برتن میں کوئی کوڑا نظر آئے تو؟ فرمایا اسے بہا دو اس نے کہا ایک سانس میں میری سیری نہیں ہوتی فرمایا پھر برتن منہ سے جدا کر دیا کر۔ یہ حدیث صحیح ہے ۸۲۵ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبع کی بابت کیا فرمان ہے؟ فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لائے وہ حرام ہے (بخاری مسلم) ۸۲۶ حضرت ابوموسیٰ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ حضور ہمارے یہاں یمن میں دو قسم کی شرابیں بناتے ہیں ایک تو تبع یہ شہد کی نبیذ ہے جس میں جھاگ آجائیں دوسرا مزر یہ جوار اور جو کی نبیذ ہے جس میں جھاگ اٹھنے لگیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے (متفق علیہ) ۸۲۷ حضرت طارق بن سوید آپ سے شراب بنانے کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے انھیں منع فرما دیا ۸۲۸ انھوں نے کہا میں دوا کے لئے بناتا ہوں آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے ۸۲۹ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ ہمارے ہاں یمن میں ایک شراب بنتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے پوچھا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ جواب دیا ہاں جی نشہ ہوتا ہے فرمایا نشے والی ہر چیز حرام ہے اور حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ کی چیز پئے گا اللہ تعالیٰ اسے طینۃ الخبال پلائے گا ۸۳۰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا جہنمیوں کا پسینہ ان کا نچوڑ ۸۳۱ قبیلہ عبدالقیس کا ایک شخص آپ سے پوچھتا ہے کہ ہم اپنے ہاں کے پھلوں کی ایک شراب بناتے ہیں اس کے پینے میں جناب کا فتویٰ کیا ہے؟ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے تین بار یہی سوال کیا یہاں تک کہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ بعد از

Marfat.com

فراغت آپ نے فرمایا اسے نہ خود پی نہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو پلا اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یا فرمایا اس کی قسم
جس کی ذات کی قسم کھائے جانے کے لائق ہے کہ جو شخص نشے کی لذت حاصل کرنے کی غرض سے اسے پیئے گا وہ جنت کی شراب طہور
سے محروم رہے گا (مسند احمد) س ۸۳۲ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا سرکہ بنا لیا جائے فرمایا ہرگز نہیں (مسلم) س ۸۳۳
حضرت ابو طلحہ دریافت کرتے ہیں کہ چند یتیموں کو ورثے میں شراب ملی ہے؟ فرمایا اسے بہا دو س ۸۳۴ پوچھا سرکہ نہ بنا لیں؟ فرمایا
ہرگز نہیں (مسند احمد) س ۸۳۵ ایک روایت میں ہے کہ ایک یتیم آپ کی پرورش میں تھا اس کی طرف سے اس کے روپے سے
حضرت ابو طلحہ نے شراب خرید کی تھی جب حرمت شراب کے احکام نازل ہوئے تو حضور سے پوچھا گیا کہ ہم اس کا سرکہ نہ بنا لیں
آپ نے منع فرمادیا س ۸۳۶ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نبیذ بناتے ہیں صبح وشام کھانا کھانے کے بعد اسے پیا کرتے ہیں؟ فرمایا
پیو لیکن نشے سے بچو س ۸۳۷ انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے فرمایا نشے والی ہر چیز سے خدا کی ممانعت ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا بہت
(دار قطنی) س ۸۳۸ حضرت عبداللہ بن فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارے ہاں
انگور کے باغات بکثرت ہیں شراب منع ہو چکی ہے اب ہم کیا کریں؟ فرمایا کشمش بنا لیا کرو س ۸۳۹ پھر کشمش کا کیا کریں؟ فرمایا
صبح بھگو دو شام کو پی لو شام کو بھگو دو صبح کو پی لو س ۸۴۰ یارسول اللہ ہم جن میں سے ہیں آپ کو معلوم ہے جن میں ہیں وہ بھی آپ
جانتے ہیں فرمائیے ہمارا والی کون ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول پھر تو راضی ہو کر کہنے لگے۔ بس یارسول اللہ کافی ہے

قسموں اور نذروں کی بابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

س ۸۴۱ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جاہلیت کا زمانہ ابھی ہی
تو ہم نے چھوڑا ہے اسی پرانی عادت کے مطابق میری زبان سے لات وعزیٰ کی قسم نکل گئی تو اب کیا کرنا چاہیئے؟ جواب لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ تین مرتبہ پڑھ لو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دو پھر اعوذ پڑھ لو خبردار آئندہ ایسا نہ کرنا۔ سائل حضرت سعد بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ تھے ملاحظہ ہو مسند احمد س ۸۴۲ حضور نے بیان فرمایا جو شخص اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق مارے اس پر جنت حرام
ہے اور اس کے لئے دوزخ واجب ہے تو صحابہ نے سوال کیا کہ گو کوئی حقیر سی چیز ہو؟ فرمایا گو پیلو کی مسواک ہی ہو (مسلم) س ۸۴۳ ایک
صحابی رات کو دیر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے رہے جب اپنے گھر گئے تو دیکھا کہ بچے بھوکے سو
گئے ہیں گھر والوں نے کھانا لاکر سامنے رکھا تو انہوں نے کھانا نہ کھانے پر قسم کھالی کہ تم نے بچوں کو بھوکا سلادیا پھر کچھ دیر بعد انہوں
نے کھا لیا حضرت سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا جو شخص کوئی قسم کھا چکے پھر اس کے سوا میں بہتری دیکھے تو وہ بہتری والا
کام کرلے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے (مسلم) س ۸۴۴ مالک بن نضیلہ حاضر حضور ہو کر عرض کرتے ہیں کہ میرے چچازاد بھائی میری
حاجت کے وقت مجھے کچھ دیتا تو درکنار مجھ سے منہ پھیر لیتے ہیں پھر اپنی حاجت کے وقت بے کھٹکے میرے پاس چلے آتے ہیں اب
تو میں نے بھی قسم کھائی ہے کہ نہ اسے دوں گا نہ اس سے سلوک کروں گا آپ نے فرمایا وہ کر جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے
س ۸۴۵ حضرت سوید بن حنظلہ اور حضرت وائل بن حجر اپنی قوم کے ساتھ خدمت نبوی کے ارادے سے چلے راستے میں حضرت

Marfat.com

وائل کو ان کے دشمنوں نے گرفتار کر لیا تو قسم کھا کر انھیں اپنا بھائی کہنے سے اور لوگ تو رک گئے لیکن حضرت سوید نے قسم
کھا کر کہا کہ یہ میرے بھائی ہیں انھوں نے انھیں چھوڑ دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا ان سب سے
زیادہ نیک سلوک اور زیادہ سچا تو ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے (مسند احمد) م ۸۴۶ حضور سے اس شخص کی بابت سوال کیا گیا جس نے
نذر مانی تھی کہ دھوپ میں ہی کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں روزہ رکھے چلا جائے گا بے روزہ رہے گا ہی نہیں سایہ میں نہ بیٹھے گا نہ کسی
سے بات چیت کرے گا۔ آپ نے فرمایا جاؤ اسے حکم کرو سایہ حاصل کرے بول چال شروع کر دے بیٹھ جائے ہاں روزہ پورا کرے
(بخاری) یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ جس نے ایسی نذر مانی ہو جس میں کچھ حصہ مطابق شرع ہو کچھ خلاف شرع ہو تو جتنا حصہ
مطابق ہے اسے پورا کرے جتنا حصہ خلاف ہے اسے پورا نہ کرے یہی حکم وقف کی شرطوں کا ہے م ۸۴۷ حضرت عمر نے آپ سے
پوچھا کہ مسجد حرام میں ایک رات کے اعتکاف کی میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی آپ نے انھیں نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا
(متفق علیہ) اس سے بعض لوگوں نے دلیل پکڑی ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں لیکن ان کے لئے یہ روایت دلیل بن نہیں سکتی
کیونکہ اس کے بعض الفاظ میں ذکر ہے کہ دن رات کے اعتکاف کی میں نے نذر مانی ہے انھیں روزے کا حکم نہ دینا اس لئے تھا کہ یہ
بات معلوم و معروف ہے کہ مشروع اعتکاف روزہ کی حالت میں ہی ہے پس مطلق محمول ہوگا مشروع پر م ۸۴۸ ایک عورت نے
پیدل ننگے پاؤں ننگے سر حج بیت اللہ کی نذر مانی تھی تو آپ نے حکم دیا سوار ہولے اور سر ڈھک لے اور تین روزے رکھ لے (مسند)
م ۸۴۹ صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ میری ہمشیرہ نے پیادہ پا حج کرنے کی منت مانی تھی پھر اس نے مجھے
کہا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھ لوں آپ نے فرمایا وہ چلیں بھی اور سوار بھی ہوں م ۸۵۰ مسند میں ہے کہ وہ ناطاقت
تھیں حضور نے فرمایا اللہ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے وہ سواری پر جائے اور ایک قربانی دے م ۸۵۱ خطبہ پڑھتے
ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک اعرابی پر پڑی جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ اس نے
کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے سے فارغ نہ ہو لیں میں دھوپ میں ہی کھڑا رہوں گا آپ
نے فرمایا یہ نذر نہیں نذر صرف ان امور میں ہوتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی جستجو ہو (مسند احمد) م ۸۵۲ حضور نے دیکھا
کہ ایک بوڑھے کو دو شخص تھامے ہوئے لئے جا رہے ہیں پوچھا کیا بات ہے؟ جواب ملا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے آپ نے
فرمایا یہ اپنے نفس کو عذاب کرے اس سے خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے آپ نے اسے سوار ہو جانے کا حکم دیا (متفق علیہ) م ۸۵۳
دو شخصوں کو ملے جلے چلتے ہوئے دیکھ کر آپ نے سبب دریافت فرمایا معلوم ہوا کہ ان کی نذر اس طرح کی ہے فرمایا یہ کوئی نذر نہ ہوئی
نذر تو صرف اسی میں ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہو (مسند احمد) م ۸۵۴ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں فوت
ہو گئی اور ان کے ذمے نذر کے روزے رہ گئے ہیں فرمایا اس کے ولی ادا کر لیں (ابن ماجہ) م ۸۵۵ یہ فرمان بھی صحت کے ساتھ ثابت
ہے کہ جو مر جائے اور اس کے ذمہ روزے رہ گئے ہوں اس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھے پس ایک گروہ کا تو خیال ہے کہ
نذر کے روزے ہوں یا فرض روزے ہوں سب عام طور پر اسی حکم میں داخل ہیں دوسری جماعت کا خیال ہے کہ دونوں قسم کے روزے

Marfat.com

ولی ادا نہیں کر سکتے تیسری جماعت کا قول ہے کہ نذر کے روزے رکھ سکتے ہیں اصلی فرض کے نہیں رکھ سکتے ابن عباس اور ان
کے اصحاب کا یہی قول ہے۔ امام احمد اور ان کے اصحاب کا بھی یہی فتویٰ ہے اور ہے بھی یہی صحیح اس لئے کہ فرض روزے فرض
نماز کی طرح ہیں پس جس طرح نماز کوئی کسی کے بدلے پڑھ نہیں سکتا جس طرح اسلام کوئی کسی کے بدلے لا نہیں سکتا اسی طرح
روزے بھی کوئی کسی کے بدلے رکھ نہیں سکتا۔ نذر تو مثل قرض کے اپنے ذمے ایک چیز کا لازم کر لینا ہے پس اس میں ولی کی قضا بھی معتبر
ہے جیسے قرض کی ادائیگی میں اس کی ولایت مقبول ہے یہ بالکل فقہ ہے اسی قاعدے کے مطابق اس کی طرف سے حج بھی
کیا جائے اور زکوۃ بھی ادا نہ کی جائے سوائے اس صورت کے کہ وہ تاخیر میں معذور ہو جیسے کہ ولی ان روزوں کے بدلے کھانا کھلا
سکتا ہے جو بوجہ عذر کے چھوٹ گئے ہوں لیکن جس نے قصور کیا ہو اور بلا عذر ترک کر دیئے ہوں اُسے دوسرے کی ادائیگی فرائض
خداوندی کے بارے میں مطلقاً نفع نہ دے گی خدا کا حکم اسی پر تھا اور وہ صرف امتحاناً و بطور آزمائش تھا اس کے ولی کو یہ حکم نہ تھا
ایک کی توبہ دوسرے کو ایک کا اسلام دوسرے کو ایک کی نماز دوسرے کو اسی طرح اور فرائض ایک دوسرے کو فائدہ نہ دیں گے
جبکہ مرنے والے نے قصور کی وجہ سے بے پرواہی اور لاابالی کی وجہ سے مرتے دم تک انھیں ادا ہی نہیں کئے واللہ اعلم ۸۵۶ ایک
عورت کہتی ہے کہ میں نے تو نذر مانی ہے کہ آپ کے سر پر دف بجاؤں گی آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرے ۸۵۷ میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں
جگہ جانور ذبح کروں وہاں اہل جاہلیت ذبیحہ کیا کرتے ہیں پوچھا کسی بت کے لئے اس نے کہا نہیں فرمایا کسی اور پوجے جانے کی چیز کے
لئے؟ کہا نہیں۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرے (ابوداؤد) ۸۵۸ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بوانہ نامی جگہ ایک اونٹ کے نحر
کرنے کی نذر مانی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بت پرستی تو نہیں ہوتی تھی؟ لوگوں نے کہا نہیں؟ لوگ
وہاں ان کا کوئی میلہ تو نہیں لگتا تھا؟ لوگوں نے اس کا بھی انکار کیا تب آپ نے فرمایا جاؤ اپنی نذر پوری کرو۔ یاد رکھو خدا کی نافرمانی میں
اور جس چیز کا انسان مالک نہ ہو اس میں نذر کوئی چیز نہیں (ابوداؤد)

فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے فتوے

۸۵۹ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظالم سرداروں
سے ہم لڑیں؟ فرمایا جب تک وہ نماز کو قائم رکھیں
ان سے لڑائی نہ کرو ۸۶۰ تمہارے بہتر سردار وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو اور جو تم سے محبت رکھیں تم ان کے لئے دعائیں کرو اور وہ
تمہارے لئے۔ تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جنھیں تم ناپسند کرو اور وہ تم سے بغض رکھیں تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت
کریں ۸۶۱ پھر یا رسول اللہ ہم انھیں الگ ہی نہ کر دیں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز کو قائم رکھیں۔ جب تک نماز
کو قائم رکھیں تم انھیں الگ نہ کرو ۸۶۲ پھر فرمایا سنو جس پر جو والی بنا دیا گیا ہو وہ پھر اسے خدا کی کسی معصیت کو کرتے دیکھے
اس کی اس نافرمانی کو برا جانے لیکن اطاعت سے دست بردار نہ ہو (مسلم) ۸۶۳ فرماتے ہیں تم پر سردار مقرر کئے جائیں گے
کہ تم ان میں اچھائیاں برائیاں دونوں پاؤ گے پس جو شخص منکر وہ سمجھے وہ بری ہو گیا جو انکار کرے وہ سلامتی میں آ گیا لیکن
جو راضی رہے اور تابعداری کرے، تو لوگوں نے پوچھا پھر ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے

Marfat.com

رہیں (مسلم، مسند میں ہے جب تک وہ پانچوں نمازیں پڑھتے رہیں ۸۶۴؎ یا رسول اللہ اگر ہم پر امیر و سردار ایسے ہوں کہ ہمیں ہمارے حق نہ دیں اور ہم سے اپنے حق طلب کریں؟ فرمایا تم سنو اور مانو ان پر وہ ہے جو انھوں نے اٹھایا اور تم پر وہ ہے جو تم پر لادا گیا ہے۔ (ترمذی) ۸۶۵؎ فرماتے ہیں میرے بعد حقداروں پر غیر مستحقین کو ترجیح ہو جائیگی اور ایسے کام ہوں گے جنھیں تم برا مانو گے پھر یا رسول اللہ ہم میں سے جو اسے پائے اس کے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا جو حق تم پر ہے اسے ادا کرو اور جو حق تمہارا ہے اسے اللہ سے طلب کرو (متفق علیہ) ۸۶۶؎ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو؟ فرمایا میں تو ایسا کوئی عمل نہیں پاتا پھر فرمانے لگے کیا تجھ سے یہ ہو سکے گا کہ مجاہد کے گھر سے نکلتے ہی تو مسجد میں چلا جائے اور بے تھکے قیام میں برابر مشغول ہی رہے روزے رکھتا چلا جائے کسی دن نہ چھوڑے۔ اس نے کہا یہ طاقت کسے ہے؟ فرمایا راہ خدا کے مجاہد کی مثال اس شخص جیسی ہے جو صیام و قیام میں اور خدا کے احکام کی بجا آوری میں مشغول ہے بالکل نہ تھکے نہ غفلت کرے یہانتک کہ مجاہد لوٹ کر واپس اپنے گھر پہنچ جائے (صحیح مسلم شریف) ۸۶۷؎ یا رسول اللہ سب سے افضل کون شخص ہے؟ فرمایا مومن مجاہد جو جان و مال راہ خدا میں لٹا دے ۸۶۸؎ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا وہ جو کسی گھاٹی میں ہو خدا سے ڈرتا ہو اور لوگوں کی ایذا رسانی سے الگ ہو (متفق علیہ) ۸۶۹؎ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں راہ خدا میں قتل کیا جاؤں صبر کے ساتھ طلب ثواب کی نیت سے آگے بڑھتا ہوا نہ کہ پیچھے ہٹتا ہوا تو کیا اللہ رب العالمین میری تمام خطائیں معاف فرما دے گا؟ فرمایا ہاں پھر دریافت کیا تم نے کیا سوال کیا تھا؟ اس نے اپنا سوال دوہرا دیا تو آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر پوچھا کہ تیرا سوال کیا تھا؟ اس نے پھر سے دوہرا دیا۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر قرض ابھی ابھی جبرئیل نے مجھ سے پوشیدہ پوشیدہ یہ فرما دیا (مسند احمد) ۸۷۰؎ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر کیا وجہ ہے کہ تمام مومنوں کی قبر میں آزمائش ہوتی ہے مگر شہیدوں کی نہیں ہوتی؟ فرمایا تلوار کی چمک نے اس کی پوری آزمائش کر لی ہے (نسائی) ۸۷۱؎ اے محترم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام شہیدوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا جو صف میں آنے کے بعد اپنا منہ پھیرے بغیر راہ خدا میں کھپ جائے یہ جنت کے اعلیٰ بالاخانوں میں براجمان ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف ہنس کر دیکھتا ہے اور جب اس کی نظر ہنسی کے ساتھ کسی بندے پر پڑ گئی وہ حساب کتاب سے پاک صاف ہو گیا (مسند احمد) ۸۷۲؎ اللہ کے رسول کا کیا فتویٰ ہے؟ کہ ایک شخص بہادری دکھانے کے لئے، دوسرا حمایت قومی میں تیسرا ریاکاری سے میدان جنگ میں لڑ رہا ہے تو راہ خدا میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو خدائی کلمے کو بلند کرنے کے لئے جہاد کرے وہ ہے راہ خدا میں (متفق علیہ) ۸۷۳؎ ایک اعرابی نے حضور سے دریافت کیا کہ ایک شخص شہرت کے لئے ایک شخص اپنی بڑائی کے لئے ایک شخص غنیمت حاصل کرنے کے لئے ایک شخص اپنی بہادری کے جھنڈے بلند کرنے کے لئے لڑ رہا ہے تو راہ خدا کا مجاہد کون ہے فرمایا وہ جو کلمۂ خدا کو بلند کرنے کے لئے لڑے وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے ۸۷۴؎ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے جواب میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص راہ خدا کا جہاد کرتا ہے لیکن وہ دنیا کا فائدہ چاہتا ہے آپ نے فرمایا وہ ثواب سے محروم ہے لوگوں کو یہ بات بڑی معلوم ہوئی اور اس سائل سے کہا کہ دوبارہ پوچھو شاید تم اپنا مطلب واضح نہیں کر سکے اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر یہی جواب دیا لوگوں نے اس سے پھر یہی کہا اس

Marfat.com

نے سہ بارہ پوچھا تیسری بار بھی حضور نے یہی فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں (ابوداؤد) ۸۷۵ یارسول اللہ ایک شخص غزوہ کرتا ہے اجر وذکر دونوں چاہتا ہے اسے کیا ملے گا؟ فرمایا اسے کچھ نہ ملے گا تین مرتبہ اس نے اپنا سوال دہرایا اور تینوں مرتبہ یہی جواب پایا۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو اسی کے لئے خالص ہو اور اس سے اسی کی رضا جوئی مطلوب ہو۔ (نسائی) ۸۷۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوت میں سوال لاتی ہیں کہ مرد تو جہاد کرتے ہیں عورتوں کے لئے جہاد نہیں عورتیں میراث میں بھی مردوں سے نصف پر ہیں تو یہ آیت اتری وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الخ یعنی جو فضیلت وبزرگی اللہ نے ایک کو ایک پر دے رکھی ہے اس کی تمنائیں نہ کیا کرو (مسند احمد) ۸۷۷ حضور سے شہیدوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ جو راہ خدا میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے جو راہ خدا میں مرجائے وہ شہید ہے جو طاعون میں مرجائے وہ شہید ہے جو پیٹ کی بیماری میں مرجائے وہ شہید ہے۔

فصل دوا اور علاج کی بابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے

۸۷۸ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم دوا کرائیں؟ آپ نے فرمایا ہاں سنو اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کے علاج بھی پیدا کئے ہیں جو انھیں جانتے ہیں جانتے ہیں جو انجان ہیں انجان ہیں (مسند احمد) ۸۷۹ سنن میں ہے کہ اعراب کے اس سوال پر آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو علاج کرایا کرو اللہ نے جو بیماری رکھی ہے اس کی شفا بھی رکھی ہے سوائے ایک بیماری کے ۸۸۰ یارسول اللہ وہ بیماری کیا ہے؟ فرمایا بڑھاپا ۸۸۱ حضور سے سوال کیا گیا کہ جو دم جھاڑا ہم کراتے ہیں جو دوا علاج کراتے ہیں اور جو بچاؤ کی تدبیریں کرتے ہیں کیا ان سے تقدیر میں کچھ رد وبدل ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا خود وہ بھی تقدیر میں لکھا ہوا ہے (ترمذی) ۸۸۲ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دوا علاج کوئی فائدہ کرتا ہے؟ فرمایا سبحان اللہ وہ کونسی بیماری ہے جس کی شفا اللہ تعالیٰ نے مقرر نہ فرمائی ہو (مسند احمد) ۸۸۳ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت کے جو ستر ہزار آدمی بے حساب جنت میں جائیں گے وہ کون ہیں؟ فرمایا جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے جو شگون نہیں لیتے جو داغ نہیں لگواتے جو اپنے رب پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں (متفق علیہ) ۸۸۴ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ آل عمرو بن حزم نے خدمت نبوی میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دم کرنا یاد تھا جس سے ہم بچھو اتارا کرتے تھے اب آپ نے دم کرنے سے روک دیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو پڑھ کر دم کرتے تھے مجھے سناؤ انھوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی کلمہ خلاف نہیں جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ کرلے ۸۸۵ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے استفتا کیا کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میرے بدن میں اس جگہ درد ہے آپ نے فرمایا وہیں اپنا ہاتھ رکھ لو اور یہ پڑھو تین دفعہ بسم اللہ اور سات دفعہ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (مسلم) ۸۸۶ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ آزمائش والا کون ہے؟ فرمایا انبیاء علیہم السلام پھر ان سے کم درجے کے لوگ پھر ان سے کم درجے والے انسان کی آزمائش اس کے دین کے اندازے پر ہوتی ہے اگر وہ کمزور دین والا ہے تو ویسی ہی اس کی آزمائش ہوتی ہے انسان پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں

Marfat.com

یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلنے پھرنے لگتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی خطا نہیں ہوتی (احمد ترمذی) ۸۸۷ ابن ماجہ میں
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ بلاؤں والے کون ہیں؟ فرمایا انبیا علیہ السلام ۸۸۸ یا رسول اللہ ان
کے بعد اور کون؟ فرمایا نیک صالح لوگ ان میں سے ایک ایک کی فقیری کے ساتھ یہاں تک آزمائش ہوتی تھی کہ اسے سوائے
عبادت کے کوئی اور چیز میسر نہیں آتی تھی سنو وہ تو بلاؤں میں ایسے خوش رہتے تھے جیسے عافیت میں تم خوش رہتے ہو (ابن ماجہ)
۸۸۹ یا رسول اللہ یہ جو بیماریاں ہمیں آتی رہتی ہیں تو ان میں ہمیں کوئی اجر بھی ملتا ہے؟ فرمایا یہ تمہارے گناہوں کی کفارہ بن
جاتی ہیں ۸۹۰ اس پر حضرت ابوسعید نے پوچھا کہ گو تھوڑی سی ہو؟ آپ نے فرمایا گو کانٹا ہی لگا ہو یا اس سے بھی کم ہو۔ حضرت
ابوسعید خدری نے اس پر دعا کی کہ مجھے ہمیشہ بخار رہے لیکن حج سے عمرے سے، راہ خدا کے جہاد سے، نماز کی فرض نمازوں سے میں
محروم نہ رہ جاؤں پس آپ کو آخری وقت تک جو انسان ہاتھ لگاتا تو بدن میں بخار موجود پاتا (مسند احمد) ۸۹۱ بدویوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات شروع کئے کہ کیا اس میں کوئی حرج ہے۔ کیا فلاں بات میں کوئی حرج ہے کیا فلاں بات میں
کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے سب حرج ہٹا دیئے ہیں حرج صرف اس پر ہے جو اپنے بھائی مسلمان
کی کسی طرح کی آبرو ریزی کرے یہ حرج کی بات ہے ۸۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دوا علاج میں کوئی گناہ ہے؟ فرمایا
اے اللہ کے بندو دوا علاج کرو اللہ نے جو بیماری رکھی ہے اس کی شفا بھی رکھی ہے سوائے بڑھاپے کے ۸۹۳ پھر پوچھا یا رسول اللہ
بہترین چیز جو خدا کی طرف سے بندے کو عطا ہوئی کیا ہے؟ فرمایا اچھے اخلاق (ابن ماجہ) ۸۹۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
جھاڑ پھونک کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اپنے جھاڑنے پھونکنے کو میرے سامنے پیش کرو۔ پھر فرمایا جس میں شرکیہ کلمات
نہ ہوں اس میں کوئی حرج نہیں (مسلم) ۸۹۵ ایک طبیب نے حضور سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کی بابت سوال کیا تو آپ نے
انھیں اس کے قتل سے منع فرما دیا (سنن) ۸۹۶ حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے جوئیں پڑ جانے
کی شکایت کی تو آپ نے انھیں ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی (صحیح بخاری) ۸۹۷ حضور نے فتویٰ دیا ہے کہ جو طب نہ جانتا ہو
اور پھر علاج کرے وہ ذمے دار ہے اس کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ماہر طبیب ہو پھر اس سے کسی کے علاج میں خطا ہو جائے تو
اس کی پکڑ نہیں ۸۹۸ حج کے راستے میں پیدل چلنے والوں نے آپ سے اپنے تھک جانے اور کمزور ہو جانے کی شکایت کی تو آپ
نے فرمایا چھوٹے چھوٹے قدموں سے کچھ دیر تیز چل لیا کرو اس سے تمہیں کچھ مدد مل جائے گی چنانچہ لوگوں نے ایسا کیا اور ہلکا پن بھی
انہیں محسوس ہوا۔ ابن مسعود دمشقی نے تو اس روایت کا حوالہ صحیح مسلم کا دیا ہے لیکن یہ حدیث مسلم شریف میں نہیں ہے بلکہ یہ
مسلم والی حضرت جابر کی روایت کردہ مطول حدیث میں زیادتی ہے جو صفت حج نبی میں مروی ہے ہاں اسناد اس کی بھی
حسن ہے ۸۹۹ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے کہا کہ جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلد لگ جایا کرتی ہے کیا دم
کرانے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر جانے والی ہوتی تو نظر سبقت کر جاتی (مسند احمد) ۹۰۰
موطا مالک میں ہے کہ حضرت جعفر کے دونوں بچوں کو لے کر ان کے کھلانے والی حضور کے پاس آئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ

Marfat.com

یہ بچے استنے کمزور کیوں ہیں ؟ انھوں نے کہا حضور انھیں تو لپک کر نظر لگتی ہے اور ہم اس لئے دم نہیں کراتے کہ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کی مرضی کے مطابق ہو یا نہ ہو؟ آپ نے فرمایا دم کرا لیا کرو اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ جانے والی ہوتی تو نظر ہوتی ۹۰۱ جس پر جادو کیا گیا ہو اس پر سے جادو ہٹانے کی بابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شیطانی کام ہے (مسند احمد اور ابو داؤد) جادو کا اتروانا دو قسم پر ہے ایک تو جادو کو اسی جیسے جادو سے اتروانا۔ یہ شیطانی فعل ہے، جادو شیطان کا کام ہے جب اتارنے والا اور اتروانے والا اس سے نزدیکی کرتا ہے تو وہ اپنا عمل اس پر باطل کر دیتا ہے جس پر جادو کیا گیا ہے دوسری قسم یہ ہے کہ جادو کو جائز دم سے اور اعوذ پڑھنے سے اور دعاؤں سے اور دواؤں سے اتارا جائے یہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ حضرت حسن کا فرمان ہے جادوگر ہی جادو کھولتا ہے اس سے مراد بھی پہلی قسم ہے جو بری قسم ہے۔

فصل ۹۰۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی نسبت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ عذاب ہے جو تم سے پہلے کے لوگوں پر بھیجا گیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے جو شخص کسی شہر میں ہو اور وہاں طاعون آجائے پھر بھی وہیں ٹھہرا رہے صبر کے ساتھ طلب ثواب کی نیت سے یہ یقین کر کے کہ خدا نے اس کی قسمت میں جو لکھا ہے وہی لے پہنچے گا تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے (بخاری) ۹۰۳ حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حضور جہاں ہم رہتے ہیں اور جہاں ہمارا کام کاج وغیرہ ہے وہ جگہ بڑی وبائی جگہ ہے وہاں سخت وبا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اسے چھوڑ دو قرب میں تو برباد ہونا ہے۔ سبحان اللہ اس حدیث شریف میں تندرستی کا زبردست گر بتلایا گیا ہے زمین اور ہوا کی صلاحیت حاصل کرنا سمجھایا گیا ہے جیسے کہ پانی اور غذا کی صلاحیت ضروری چیز ہے ان چاروں کی صلاحیت سے بدن بھی صلاحیت والا ہو جاتا ہے اور تندرستی بفضلہ قائم رہتی ہے ۹۰۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شگون کوئی چیز نہیں بہترین شگون نیک فالی ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا نیک کلمہ جسے تم میں سے کوئی سن لے (متفق علیہ) ۹۰۵ اور روایت میں ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی نہ شگون کوئی چیز ہے۔ ہاں مجھے فال اچھی لگتی ہے۔ صحابہ نے پوچھا فال کیا ہے فرمایا نیک کلمہ ۹۰۶ جب آپ نے یہ فرمایا کہ بیماری میں تعدی نہیں ہوتی اور شگون بھی کوئی چیز نہیں نہ ہامہ کوئی چیز ہے تو ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ اونٹوں میں کھجلی والا اونٹ آکر مل جائے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ بیماری کا متعدی ہونا نہیں بلکہ تقدیر میں یونہی تھا ورنہ بتلاؤ پہلے والے کو کس نے کھجلی کی؟ (مسند احمد) جو لوگ اس بات کے منکر ہیں ان کے لئے یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی اس میں تو تقدیر کا اثبات ہے اور کل اسباب کا فاعل اول خدائے تعالیٰ کی طرف لوٹانا ہے اس لئے کہ اگر سبب اپنے سے اگلے سبب کی طرف پھر وہ اس سے اگلے کی طرف اس طرح چلا ہی جائے تو اسباب کا تسلسل لازم آئے گا جو ممتنع ہے پس حضور نے اس تسلسل کو یہ فرما کر توڑ دیا کہ پہلے کھجلی والے اونٹ پر کس کی بیماری نے تعدی کی؟ اس لئے کہ اگر اس کا جواب یہ ہو کہ اسے کسی اور کی خارش لگی تو پھر سوال ہوگا کہ اسے کس کی لگی اس طرح تسلسل لازم آئے گا جو محال ہے ۹۰۷ ایک عورت نے آپ سے کہا کہ حضور ہم نے ایک نئے گھر میں رہنا سہنا شروع کیا ہے ہمارے

تعداد آنے کے وقت بہت تھی لیکن یہاں تعداد بھی کم ہوگئی اور مال میں بھی کمی آگئی آپ نے فرمایا پھر اسے برائی والا کر کے چھوڑ دو (مالک مرسلاً) ۹۰۸ یہ حدیث اس حدیث کے موافق ہے جس میں ہے کہ اگر کسی چیز میں بدشگونی ہے تو تین چیزوں میں ہے گھوڑا گھر اور عورت۔ اس میں باریک اسباب کے اثبات کی دلیل ہے جو عموماً لوگوں کی نگاہوں میں نہیں جچتا ہاں جب اس کا عمل ہو جاتا ہے تب نگاہ وہاں تک پہنچتی ہے بہت سے ایسے اسباب بھی ہیں جن کا اسباب ہونا اسی وقت معلوم ہوتا ہے جب ان کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے یہ باریک اور پوشیدہ اسباب ہیں ان کے برخلاف ایسے اسباب بھی ہیں جن کی سببیت بالکل ظاہر ہے لوگوں کا یہ قول اسباب خفی میں ہے کہ فلاں منحوس طالع کا آدمی ہے فلاں کے قدم بے برکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اسی پوشیدہ سبب کی طرف اشارہ کیا ہے اس شق کو باطل نہیں کیا آپ کے اس فرمان کا کہ اگر کسی چیز میں بدشگونی ہے تو ان تین میں ہے یہ مطلب ہے کہ ان میں ہے یہ مراد نہیں کہ اور کسی میں نہیں جیسے آپ کا یہ فرمان ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں شفا ہے تو سینگی لگوانے میں شہد کے شربت میں اور آگ کے داغ میں ہے لیکن میں آگ سے داغنا ناپسند رکھتا ہوں (بخاری شریف) ۹۰۹ فرماتے ہیں جو شخص اپنے کسی کام سے کسی بدشگونی کی بنا پر لوٹ آئے وہ مشرک ہو گیا لوگوں نے پوچھا پھر اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کہدینا اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ ۰ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ (احمد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متفرق قسم کے فتاوے

۹۱۰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے تو کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری والدہ حیات ہیں؟ اس نے کہا نہیں پوچھا تمہاری خالہ ہیں؟ کہا ہاں فرمایا ان سے سلوک اور احسان کرو (ترمذی) ۹۱۱ ایک انصاری مسلمان مرتد ہو گیا مشرکوں میں جا ملا پھر نادم ہو کر اپنی قوم والوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ ان کے سوال پر آیت كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ سے لے کر غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۰ تک نازل ہوئی آپ نے اسے اس کی خبر کی وہ پھر سے مسلمان ہو گیا (نسائی) ۹۱۲ ایک صاحب نے کوئی ایسا کام کر لیا جس سے جہنمی بن جاتے آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو (احمد) ۹۱۳ یا رسول اللہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مومن بزدل ہو؟ فرمایا۔ ہاں ۹۱۴ تو کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی مومن بخیل ہو؟ فرمایا ہاں ۹۱۵ تو کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ مومن جھوٹا ہو؟ فرمایا ہرگز نہیں (مالک) ۹۱۶ ایک عورت نے سرکار مدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میری سوکن ہے تو کیا مجھے اجازت ہے کہ میرے خاوند نے جو مجھے نہ دیا ہو وہ بھی اس کے دینے میں ظاہر کروں؟ آپ نے فرمایا جو نہ دیا گیا ہو اس کا ظاہر کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے دو جھوٹ کے کپڑے پہننے والا (متفق علیہ) ۹۱۷ ایک روایت میں ہے کہ اس کا سوال یہ تھا کہ کیا مجھے جائز ہے کہ جو کچھ میرے خاوند نے مجھے نہ دیا ہو میں مشہور کر دوں کہ اس نے مجھے یہ دیا اور وہ دیا ۹۱۸ ایک صاحب نے اللہ کے رسول رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی عورت پر کوئی جھوٹ بات کہہ سکتا ہوں؟ آپ نے

Marfat.com

فرمایا جھوٹ میں کوئی بھلائی نہیں ہے ۹۱۹ اچھا تو کیا میں اسے دھمکا سکتا ہوں اور باتیں بنا سکتا ہوں ؟ فرمایا اس میں کوئی گناہ نہیں (مالک) نمبر ۹۲۰ فرمان رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے سنا کہ شرک سے ہوشیار رہو اس کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ رہتی ہے تو آپ سے سوال کیا کہ پھر ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں فرمایا یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ یعنی اے اللہ ہم تیرے ساتھ شرک کرنے سے تیری ہی پناہ چاہتے ہیں جسے ہم جانتے ہوں اور تجھ سے استغفار کرتے ہیں اس سے جسے ہم نہ جانتے ہوں (مسند احمد) نمبر ۹۲۱ ایک مرتبہ زبان رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سنا کہ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر چھوٹے شرک کا ہے تو پوچھا کہ چھوٹا شرک کیا ہے ؟ آپ نے بتلایا کہ وہ ریاکاری ہے ان سے قیامت والے دن جب ہر شخص کو بدلہ دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ جن کے دکھانے کے لئے تم نے نیکیاں کی تھیں انہی کے پاس جاؤ دیکھو تو وہاں کوئی بدلہ پاتے ہو (مسند احمد) نمبر ۹۲۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے کون ہیں ؟ فرمایا زیادہ مال والے لوگ سوائے ان کے جو ہر وقت اس طرح کیا کریں یعنی دائیں بائیں آگے پیچھے (یعنی ہر نیک کام میں خرچ کرتے ہیں) ایسے لوگ بہت کم ہیں نمبر ۹۲۳ آیت اترتی ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پھر اپنے ایمان کو ظلم سے بچائے رکھا ان کے لئے امن ہے اور وہی راہ یافتہ ہیں تو صحابہ نے سوال کیا کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو گناہ سے بالکل ہی بچا ہوا ہو ؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہاں ظلم سے مراد مطلق گناہ نہیں بلکہ ظلم سے مراد یہاں شرک ہے کیا تم نے حضرت لقمان کا اپنے بیٹے سے یہ فرمانا نہیں سنا یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ پیارے بچے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا دیکھو شرک بڑا بھاری ظلم ہے (متفق علیہ) نمبر ۹۲۴ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ان میں مسیح دجال کی بات گفتگو ہو رہی تھی تو آپ نے فرمایا سنو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک چیز پوشیدہ شرک ہے انھوں نے دریافت کیا کہ یہ پوشیدہ شرک کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا انسان نماز کے لئے کھڑا ہوا اور دیکھے کہ فلاں کی نگاہ مجھ پر ہے تو بہت اچھی طرح سنوار کر نماز ادا کرے کیونکہ وہ دوسرا اسے دیکھ رہا ہے (ابن ماجہ) نمبر ۹۲۵ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سردار کی بھی اطاعت کی جائے جس نے لکڑیاں جمع کرا کر ان میں آگ لگوا کر لوگوں کو اس میں کودنے کا حکم دیا ہو ؟ فرمایا اگر وہ اس میں کود پڑیں گے تو اس سے نکلیں گے بھی نہیں طاعت تو شرعی امور میں ہے نمبر ۹۲۶ اور روایت میں ہے کہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت کوئی چیز نہیں نمبر ۹۲۷ اور روایت میں ہے کہ ان سرداروں میں سے تمھیں جو بھی خدا کی کسی نافرمانی کو کہے اس کی بات نہ مانو حضرت کے اس فتوے سے صاف ثابت ہو گیا کہ کوئی بھی امیر و سردار ہو کسی کی بھی معصیت میں حکم برداری حلال نہیں اس میں کسی کی بھی کوئی تخصیص نہیں نمبر ۹۲۸ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی صحابہ نے یہ حدیث سنی کہ تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے ماں باپ کو گالی دے تو انھوں نے آپ سے سوال کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے ماں باپ کو گالی دے آپ نے فرمایا اس طرح کہ یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے (صحیحین) نمبر ۹۲۹ امام احمد کی مسند میں ہے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے تو آپ سے سوال ہوا کہ ماں باپ کی نافرمانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کسی کے ماں باپ کو یہ گالی دے تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذرائع کا اعتبار شریعت میں ہے شریعت چاہتی ہے کہ برائی کے ذریعے بھی بند کر دے۔ اس قاعدے کے بہت سے شاہد گزر چکے ہیں اس لئے ہم یہاں انھیں نہیں دوہراتے نمبر ۹۳۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے پوچھتے ہیں کہ تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے کہا وہ حرام ہے آپ نے فرمایا سنو دس عورتوں سے زنا کرنا آسان ہے کہ انسان اپنی پڑوسن سے زنا کرے نمبر ۹۳۱ اچھا بتلاؤ چوری کی بابت کیا کہتے ہو؟ جواب دیا کہ حرام ہے فرمایا دس گھروں سے چوری کرنا اس سے ہلکا ہے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے ہاں سے چوری کرے (مسند احمد) نمبر ۹۳۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ عالم ہے فرمایا اپنے بھائی مسلمان کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے مکروہ معلوم ہو نمبر ۹۳۳ یارسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ بات واقعہ میں ہو تب بھی؟ فرمایا اگر ہو جبھی غیبت ہے اور اگر نہ ہو تو بہتان ہے (مسلم) نمبر ۹۳۴ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیبت کیا ہے؟ فرمایا تیرا کسی شخص کا وہ ذکر کرنا جو اگر وہ سنے تو اسے برا معلوم ہو نمبر ۹۳۵ یارسول اللہ گو وہ بات سچی ہی ہو؟ فرمایا جب غلط ہو تو بہتان ہے (مسند و موطا)

کبیرہ گناہوں کا بیان

نمبر ۹۳۶ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ نمبر ۹۳۷ اللہ کے ساتھ شریک کرنا نمبر ۹۳۸ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا نمبر ۹۳۹ اور جھوٹ بولنا نمبر ۹۴۰ اور بے وجہ ناحق قتل کرنا نمبر ۹۴۱ اور میدان جنگ سے منہ موڑنا نمبر ۹۴۲ اور جھوٹی قسم کھانا نمبر ۹۴۳ اور اولاد کو اس لئے قتل کر دینا کہ اسے کھلانا پڑے گا نمبر ۹۴۴ اور پڑوس کی عورت سے بدکاری کرنا نمبر ۹۴۵ اور جادو نمبر ۹۴۶ اور یتیم کا مال کھا جانا نمبر ۹۴۷ اور پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔ یہ مجموعہ ہے کئی احادیث کا۔

فصل

نمبر ۹۴۸ نماز کو چھوڑ دینا نمبر ۹۴۹ زکوۃ نہ دینا نمبر ۹۵۰ باوجود طاقت کے حج نہ کرنا نمبر ۹۵۱ بغیر عذر کے رمضان شریف کا روزہ چھوڑ دینا نمبر ۹۵۲ شراب پینا، چوری کرنا نمبر ۹۵۳ زنا کرنا نمبر ۹۵۴ لواطت کرنا نمبر ۹۵۵ حق کے خلاف حکم کرنا نمبر ۹۵۶ فیصلوں میں اور حکموں میں رشوت لینا نمبر ۹۵۷ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا نمبر ۹۵۸ اللہ تعالیٰ کے ناموں صفتوں فعلوں اور احکام میں جھوٹ بولنا نمبر ۹۵۹ اس لئے اور اس کے رسول نے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں ان کا انکار کر دینا نمبر ۹۶۰ یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ رسول کے کلام سے یقین کا فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا ظاہر باطل اور خطا ہے بلکہ کفر ضلالت اور تشبیہ ہے نمبر ۹۶۱ قرآن حدیث کو چھوڑ کر کسی کا قول لینا نمبر ۹۶۲ عقلیات کو ظالمانہ سیاسیات کو باطل خیالات کو فاسد رائے قیاس کو ذوق و شوق وجد کشف کو حدیث پر مقدم کرنا نمبر ۹۶۳ چنگی وصول کرنا نمبر ۹۶۴ رعایا پر ظلم کرنا نمبر ۹۶۵ فے کے مال کو غیر مستحقین کو دینا نمبر ۹۶۶ تکبر کرنا نمبر ۹۶۷ فخر کرنا نمبر ۹۶۸ غرور کرنا نمبر ۹۶۹ اکڑنا نمبر ۹۷۰ ریاکاری کرنا نمبر ۹۷۱ شہرت طلب کرنا نمبر ۹۷۲ مخلوق کے خوف کو خالق کے خوف پر مقدم رکھنا نمبر ۹۷۳ مخلوق کی محبت کو خالق کی محبت پر مقدم کرنا نمبر ۹۷۴ مخلوق کی امید کو خالق کی امید

پر مقدم رکھنا ۔ ۹۷۵ ملک میں سربلندی اور فساد کا ارادہ رکھنا گو نہ بھی کر سکے ۔ ۹۷۶ صحابہ کو برا کہنا ۔ ۹۷۷ ڈاکے ڈالنا ۔ ۹۷۸ اپنے گھر میں برائی دیکھ کر پھر چپ رہنا ۔ ۹۷۹ چغلی کرنا ۔ ۹۸۰ پیشاب سے نہ بچنا ۔ ۹۸۱ مرد کا عورت کی چال چلنا ۔ ۹۸۲ عورت کا مرد سے مشابہت کرنا ۔ ۹۸۳ عورت کا اپنے بال بڑھانے کے لئے ان میں اور بال ملانا ۔ ۹۸۴ اور اسے طلب کرنا ۔ ۹۸۵ خوبصورتی کے لئے دانتوں کو الگ الگ کرنا ۔ ۹۸۶ خوبصورتی کے لئے دانتوں کو الگ الگ کرانا ۔ ۹۸۷ گودنا ۔ ۹۸۸ گدوانا ۔ ۹۸۹ تل لگوانا ۔ ۹۹۰ تل لگانا ۔ ۹۹۱ نسب میں طعنہ زنی کرنا ۔ ۹۹۲ اپنے باپ سے بیزاری اور علیحدگی کرنا ۔ ۹۹۳ باپ کا اولاد سے برأت کرنا ۔ ۹۹۴ عورت کا اپنے خاوند کے بچے کے سوا اس کی اولاد میں اور کے بچے کو ملانا ۔ ۹۹۵ نوحہ خوانی کرنا ۔ ۹۹۶ طمانچے لگانا ۔ ۹۹۷ کپڑے پھاڑنا ۔ ۹۹۸ موت وغیرہ کی مصیبت کے وقت عورتوں کا سر منڈوا دینا ۔ ۹۹۹ زمین کے نشانات کا الٹ پلٹ کر دینا ۔ ۱۰۰۰ قطع رحمی کرنا ۔ ۱۰۰۱ وصیت میں ظلم کرنا ۔ ۱۰۰۲ وارث کا حق مارنا ۔ ۱۰۰۳ مردار کھانا ۔ ۱۰۰۴ خون کھانا ۔ ۱۰۰۵ سور کا گوشت کھانا ۔ ۱۰۰۶ حلالہ کرانا ۔ ۱۰۰۷ حلالہ کرنا ۔ ۱۰۰۸ حلالہ سے مطلقہ عورت کو حلال جاننا ۔ ۱۰۰۹ خدا کے واجبات کو گرانے کے لئے حیلے سازیاں کرنا ۔ ۱۰۱۰ خدا کے حرام کو حیلوں سے حلال کرنا ۔ ۱۰۱۱ اس کے فرائض کو حیلہ جوئی کر کے ہٹا دینا ۔ ۱۰۱۲ آزاد کو غلام کر کے بیچ دینا ۔ ۱۰۱۳ غلام کو اس کے آقا سے مفرور کرا دینا ۔ ۱۰۱۴ عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکانا ۔ ۱۰۱۵ جب علم کو ظاہر کرنے کی ضرورت ہو اسے چھپا لینا ۔ ۱۰۱۶ دینی علم دنیا کمانے کے لئے سیکھنا ۔ ۱۰۱۷ وجاہت طلبی کرنا ۔ ۱۰۱۸ لوگوں میں بلندی چاہنا ۔ ۱۰۱۹ وعدہ شکنی کرنا ۔ ۱۰۲۰ جھگڑوں میں گالیاں بکنا ۔ ۱۰۲۱ عورتوں کی دبر میں وطی کرنا ۔ ۱۰۲۲ حیض کی حالت میں ہمبستری کرنا ۔ ۱۰۲۳ صدقہ دے کر احسان جتانا ۔ ۱۰۲۴ کوتی او نیکی کر کے بھولنا ۔ ۱۰۲۵ اللہ کے ساتھ بدگمانی رکھنا ۔ ۱۰۲۶ تقدیری یا دینی احکام میں اس پر اعتراض کرنا ۔ ۱۰۲۷ قضا و قدر کو جھٹلانا ۔ ۱۰۲۸ استوا علی العرش کو نہ ماننا ۔ ۱۰۲۹ خدا کو بندوں کے اوپر نہ جاننا ۔ ۱۰۳۰ اللہ کے رسول صلوات اللہ وسلامہ کی معراج کا نہ ماننا ۔ ۱۰۳۱ حضرت مسیح علیہ السلام کو اس کی طرف چڑھا ہوا نہ ماننا ۔ ۱۰۳۲ پاک کلموں کا اس کی طرف چڑھا ہوا نہ ماننا ۔ ۱۰۳۳ اسے نہ ماننا کہ اس نے ایک کتاب لکھی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت کر گئی ہے وہ کتاب اس کے پاس اس کے عرش پر ہے ۔ ۱۰۳۴ یہ نہ ماننا کہ وہ ہر رات آدھی رات کے گذرنے کے وقت آسمان اول کی طرف نزول فرماتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے استغفار کرے اور میں اسے بخش دوں ۔ ۱۰۳۵ اسے نہ ماننا کہ اس نے حضرت موسیٰ سے باتیں کیں ۔ ۱۰۳۶ اسے نہ ماننا کہ اس نے پہاڑ پر تجلی ڈالی جس سے اس کے ٹکڑے اڑ گئے ۔ ۱۰۳۷ اس نے حضرت ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اس سے انکار کرنا ۔ ۱۰۳۸ یہ بھی نہ ماننا کہ اس نے حضرت آدم و حوا کو ندا دی ۔ ۱۰۳۹ اس نے حضرت موسیٰ کو

سلہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ ہر جگہ ہے وہ حاضر و ناظر ہے قرآن و احادیث کے بالکل خلاف ہے اللہ اپنے تمام بندوں سے سب سے اوپر عرش پر مستقیم ہے مگر اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا اور اس (اللہ) کا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں ہیں ۔

Marfat.com

نمبر ۱۰۴۰ وہ اپنے بندوں کو قیامت کے دن پکارے گا نمبر ۱۰۴۱ . اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضرت آدم کو پیدا کیا نمبر ۱۰۴۲ وہ قیامت کے دن تمام آسمانوں کو اپنے ایک ہاتھ میں لے لیگا نمبر ۱۰۴۳ اور زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں۔

فصل نمبر ۱۰۴۴ ان لوگوں کی باتیں کان دھر کر سننا جو اپنی باتیں نہ سنانا چاہتے ہوں نمبر ۱۰۴۵ عورت کو خاوند کے خلاف بھڑکانا نمبر ۱۰۴۶ غلام کو اس کے آقا کے خلاف ورغلانا نمبر ۱۰۴۷ جاندار کی تصویریں بنانا خواہ ان کا سایہ ہو یا نہ ہو، جھوٹا خواب بیان کرنا نمبر ۱۰۴۸ سود لینا نمبر ۱۰۴۹ سود دینا نمبر ۱۰۵۰ سودی قرض پر گواہ رہنا نمبر ۱۰۵۱ . سودی لین دین پر گواہ رہنا نمبر ۱۰۵۲ شراب نوشی کرنا نمبر ۱۰۵۳ شراب بنانا نمبر ۱۰۵۴ شراب بنوانا نمبر ۱۰۵۵ شراب کو اٹھانا نمبر ۱۰۵۶ شراب کو بیچنا نمبر ۱۰۵۷ شراب کی قیمت لینا نمبر ۱۰۵۸ اس پر لعنت کرنا جو مستحق لعنت نہ ہو نمبر ۱۰۵۹ کاہنوں کے پاس جانا نمبر ۱۰۶۰ نجومیوں کے پاس جانا نمبر ۱۰۶۱ پیش گوئیاں کرنے والوں غیب کی خبریں دینے والوں کے پاس جانا نمبر ۱۰۶۲ جادوگروں کے پاس جانا نمبر ۱۰۶۳ انھیں سچا جاننا نمبر ۱۰۶۴ ان کی باتوں پر عمل کرنا نمبر ۱۰۶۵ اللہ کے سوا دوسروں کو سجدہ کرنا نمبر ۱۰۶۶ اللہ کے سوا دوسروں کی قسم کھانا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا نمبر ۱۰۶۷ بعض لوگ اسے مکروہ کہتے ہیں یہ ان کی کمزوری ہے کیا جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک بتلاتے ہیں تو اس کا مرتبہ کبیرہ گناہ سے بھی کم کیسے رہے گا ؟ بلکہ اس کا لوجہ کبیرہ گناہ سے بہت بڑا ہے نمبر ۱۰۶۸ قبروں کو مسجد بنا لینا نمبر ۱۰۶۹ قبروں کو بتوں کی طرح پوجنا نمبر ۱۰۷۰ قبروں پر میلے اور عرس کرنا نمبر ۱۰۷۱ ان کی طرف سجدے کرنا نمبر ۱۰۷۲ ان کی طرف نماز ادا کرنا نمبر ۱۰۷۳ ان کا طواف کرنا نمبر ۱۰۷۴ یہ عقیدہ رکھنا کہ ان قبروں کے پاس دعا کرنا اللہ کے ان گھروں میں بھی دعا کرنے سے افضل ہے جن میں خدا کا پکارا جانا اس کی عبادت کرنا اس کی نماز پڑھنا اس کے لئے سجدہ کرنا مشروع ہے نمبر ۱۰۷۵ اولیا اللہ سے دشمنی رکھنا تہمد ٹخنے سے نیچے لٹکانا نمبر ۱۰۷۶ پاجامہ ٹخنے سے نیچا کرنا نمبر ۱۰۷۷ عمامہ وغیرہ حد شرع سے زیادہ لٹکانا نمبر ۱۰۷۸ اکڑ کر چلنا۔ نمبر ۱۰۷۹ خواہش کی اتباع کرنا نمبر ۱۰۸۰ دلی چاہت کا ماننا نمبر ۱۰۸۱ اپنے نفس کو پسند کر کے اپنی عقل پر بھروسہ کرنا نمبر ۱۰۸۲ جن اقارب کا نان نفقہ ادا کرنا ضروری ہے انھیں برباد کر دینا مثلاً بیوی غلام نوکر چاکر وغیرہ نمبر ۱۰۸۳ غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ کرنا نمبر ۱۰۸۴ مسلم بھائی سے سال بھر تک میل جول ترک رکھنا جیسے کہ صحیح حاکم میں ابو خراش ہذلی اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے مسلمان بھائی سے سال بھر تک میل ملاپ ترک کئے رہنا اس کے قتل کے برابر

نمبر ۱۰۸۵ ہاں تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھنا ممکن ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہی ہو اور ہو سکتا ہے کہ نہ ہو نمبر ۱۰۸۶ خدا کی کسی حد کے نہ جاری ہونے دینے کی شفاعت کرنا ابن عمر سے مرفوع حدیث ہے کہ جس کی سفارش خدا کی کسی حد کے آگے آئی. اس نے اللہ کے امر میں اس کی مخالفت کی (مسند احمد وغیرہ) نمبر ۱۰۸۷ نہایت لاپرواہی سے خدا کی ناراضگی کا کوئی کلمہ منہ سے نکال دینا نمبر ۱۰۸۸ ! کسی بدعت کی طرف کسی کو بلانا نمبر ۱۰۸۹ کسی گمراہی کی دعوت کسی کو دینا نمبر ۱۰۹۰ کسی سنت کے چھوڑنے پر کسی کو مائل کرنا یہ تینوں اکبر الکبائر ہیں کیونکہ ان میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے نمبر ۱۰۹۱ نمبر ۱۰۹۲ نمبر ۱۰۹۳ ان کبیرہ گناہوں میں یہ بھی ہیں جو حاکم نے اپنی صحیح میں بروایت حضرت مستورد بن شداد وارد کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

فرمان ہے کہ جو کسی مسلمان کی برائی میں کوئی لقمہ کھلتے اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم کی آگ کھلاتے گا اور جو کسی مسلمان کی بدی کر کے کسی جگہ پہنچے اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دکھلانے سنانے کی جگہ کھڑا کر کے عذاب کرے گا اور جو کسی مسلمان کی برائی میں کسی کپڑے کو پائے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کے کپڑے پہناتے گا یعنی جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹ باندھ کر اس کا مذاق اڑا کر اس پر عیب گیری کر کے اسے ملامت کر کے اس پر لعنہ کر کے اس کی آبرو ریزی کر کے اس پر جھوٹی گواہی دے کر اس کے کسی دشمن کے سامنے اس کی برائی اور حقارت کر کے غرض کسی نہ کسی طرح کسی مسلمان کے خلاف کر کے ان چیزوں میں سے کسی چیز کو پاتے وہ ان عذابوں کا مستحق ہے افسوس آج بہت سے لوگ ان باتوں میں ڈوبے ہوتے ہیں اللہ اپنی پناہ میں رکھے ۱۰۹۴ اپنے جیسے بدکاروں میں بیٹھ کر اپنے گناہ پر فخر و غرور اور اظہار خوشی کرنا گو اللہ تعالیٰ اسی گناہگار کو جس نے پردے میں اپنا گناہ رکھا ہو معاف بھی فرما دے لیکن اس اظہار کرنے والے سے درگذر نہ فرماتے گا ۱۰۹۵ منافق طبع شخص جو اس جماعت کے پاس اس جیسی زبان اور منہ رکھتا ہے اور دوسری جماعت کے سامنے ان کا سا منہ اور ان جیسی زبان کر لیتا ہے ۱۰۹۶ اس درجہ کی بدگوئی اور بدزبانی کہ لوگ اس سے تنگ آجائیں ۱۰۹۷ ناحق پر ہوتے ہوئے اکڑنا اور جھگڑنا باوجودیکہ اپنا باطل پر ہونا معلوم ہے ۱۰۹۸ جھوٹا دعویٰ کرنا باوجود اس کے کہ جھوٹ کے علم ہے ۱۰۹۹ باوجود اہل بیت رسول میں داخل نہ ہونے کے اپنے تئیں اس میں داخل کرنا ۱۱۰۰ یہ دعویٰ کرنا کہ میں فلاں کا لڑکا ہوں حالانکہ اس کا باپ اور کوئی ہو ۱۱۰۱ بخاری مسلم کی حدیث میں ہے کہ جو اپنے باپ کے سوا اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے اس پر جنت حرام ہے ۱۱۰۲ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اپنے باپوں سے مت پھرو جو اپنے باپ سے پھر جاتے وہ کافر ہے ۱۱۰۳ بخاری شریف میں ہے جو شخص باوجود اپنے باپ کے سوا اور پر باپ ہونے کا دعویٰ کرے وہ کافر ہو گیا ۱۱۰۴ جس نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں وہ ہماری جماعت سے خارج ہے اسے چاہیئے کہ اپنی جگہ جہنم میں مقرر کر لے ۱۱۰۵ جو شخص دوسرے کو کافر کہے یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ لفظ اسی پر لوٹ آتے گا ۱۱۰۶ پس کبیرہ گناہوں میں سے اسے کافر کہنا ہے جسے اللہ نے اور اس کے رسول نے کافر نہ کہا ہو۔ اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجیوں سے لڑنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ جتنے مقتول آسمان تلے ہیں ان سب سے بدترین یہ ہیں اور فرمایا کہ یہ دین اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے ان کا مذہب مسلمانوں کو گناہوں کی وجہ سے کافر کہنا ہے پھر طرہ یہ ہے کہ وہ سنت کے منکر تمام مسلمانوں کے خلاف حدیث کی نسبت وہ رائے رکھتے ہیں نہ اس سے فیصلہ کرنا جائز جانتے ہیں نہ اس کی طرف کوئی فیصلہ لے جاتے ہیں ۱۱۰۷ اسلام میں کسی بدعت کا ایجاد کرنا ۱۱۰۸ کسی بدعتی کی مدد و اعانت کرنا ۱۱۰۹ صحیحین میں ہے کہ جو شخص کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو جگہ اور پناہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو اس کی توبہ قبول فرمائیگا نہ فدیہ ۱۱۱۰ بدترین بدعت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو معطل کر دینا اور ان کے خلاف مسائل ایجاد کر دینا اور ایسے مسائل نکالنے والوں کی امداد کرنا ان کے دشمنوں کو ٹالنا اور کتاب و سنت سے دعوت دینے والوں سے دشمنی رکھنا ہے ۱۱۱۱ شعائر خداوندی کی حرم میں اور حالت احرام میں بے حرمتی کرنا جیسے شکار کھیلنا اور حرم خداوندی میں جنگ کو جائز سمجھ لینا ۱۱۱۲

Marfat.com

مردوں کا ریشم پہننا ۱۱۱۳ مردوں کا سونا پہننا ۱۱۱۴ سونے چاندی کے برتنوں کو مردوں کا استعمال کرنا ۱۱۱۵ فرمان رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ شگون لینا شرک ہے پس ممکن ہے کہ یہ بھی گناہ کبیرا ہو اور ممکن ہے اس سے ہلکے درجے کا ہو ۱۱۱۶ مال
غنیمت میں سے خیانت کرنا ۱۱۱۷ امام اور سردار کا رعیت سے دھوکہ کرنا ۱۱۱۸ محرمات ابدیہ سے نکاح کرنا ۱۱۱۹ جانوروں سے
وطی کرنا ۱۱۲۰ مسلمان سے مکر کرنا ۱۱۲۱ مسلمانوں سے فریب بازی کرنا ۱۱۲۲ مسلمانوں کو ضرر پہنچانا ۱۱۲۳ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ ملعون ہے جو مسلمان سے مکر کرے یا اسے نقصان پہنچائے ۱۱۲۴ قرآن کریم کی بے حرمتی کرنا اس کی اہانت
کرنا جیسے وہ لوگ کرتے ہیں جو اسے کلام اللہ نہیں جانتے جیسے پیر اوپر رکھ دینا وغیرہ ۱۱۲۵ کسی اندھے کو راستے سے کھٹکا دینا ۱۱۲۶
ایسا کرنے والا بزبان معصوم صلی اللہ علیہ وسلم ملعون ہے ۱۱۲۷ پس کتنا بڑا لعنتی اور کیسے کبیرہ گناہ کا مرتکب وہ ہے جو راہ خدا
سے اور صراط مستقیم سے بندگان خدا کو بہکائے ۱۱۲۸ کسی انسان کے منہ پر داغ لگوانا ۱۱۲۹ کسی جانور کے منہ کو داغنا ۱۱۳۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخصوں پر لعنت فرمائی ہے ۱۱۳۱ اپنے مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھانا ۱۱۳۲ ایسا کرنے والے
پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں ۱۱۳۳ وہ کہنا جو خود نہ کرنا جناب باری عزوجل کا ارشاد ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا
لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ خدا کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہیں کرتے ۱۱۳۴ کتاب اللہ میں بے علم جھگڑنا ۱۱۳۵ دین خدا
میں بے علمی سے جھگڑنا ۱۱۳۶ اپنے ماتحتوں سے سختی سے پیش آنا ۱۱۳۷ حدیث شریف میں ہے کہ بدخصلت شخص جنت میں
نہ جائے گا ۱۱۳۸ اپنی حاجت کی چیز نہ ہو پھر بھی حاجت مند سے روک رکھنا حالانکہ وہ چیز بھی اس کی بنائی ہوئی نہ ہو ۱۱۳۹ جوا کھیلنا
۱۱۴۰ شطرنج کھیلنا کیونکہ اس کے کھیلنے والے کو حدیث میں خون وگوشت خنزیر میں ہاتھ رنگنے والے سے تشبیہ دی گئی ہے جبکہ
شطرنج میں بازی بھی نہ ہو اس وقت تو یہ تشبیہ بالکل پوری ہو جاتی ہے کھیلنا خون میں ہاتھ بھگونا ہے اور مال حاصل کرنا اس کا
گوشت کھانا ہے ۱۱۴۱ نماز باجماعت کو چھوڑنا کیونکہ حضور نے ایسے لوگوں کے جلا دینے کا عزم کیا تھا ایسے تو آپ نہ تھے کہ صغیرہ
گناہ کے مرتکب لوگوں کو جلا دیں ابن مسعود کا ثابت فرمان ہے کہ ہم نے تو اپنے تئیں دیکھا ہے جماعت سے پیچھے وہی لوگ رہا کرتے
تھے جو منافق تھے اور جن کا نفاق بھی بالکل کھلا ہوا تھا ظاہر ہے کہ نفاق کبیرہ گناہ سے بھی اونچے درجے کی چیز ہے ۱۱۴۲ جمعہ کی
نماز کا چھوڑ دینا ۱۱۴۳ صحیح مسلم شریف میں ہے یا تو لوگ جمعہ کے چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا
پھر وہ بالکل غافلوں میں جا ملیں گے ۱۱۴۴ سنن کی حدیث میں ہے کہ جو شخص سستی اور کاہلی سے تین جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالےٰ
اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے ۱۱۴۵ اپنے ورثے سے اپنے کسی وارث کو محروم کر دینا ۱۱۴۶ یا کسی کو اس پر ترجیح ۱۱۴۷ یا ایسے حیلے
سکھانا ۱۱۴۸ مخلوق کے بارے میں حد سے تجاوز کر جانا یہ کبیرہ گناہ وہ ہے جو کبھی شرک تک ترقی کر جاتا ہے ۱۱۴۹ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں غلو کرنے سے بچو تم سے اگلے لوگوں کو اسی نے تباہ کیا ۱۱۵۰ حسد کرنا ۱۱۵۱ حضور فرماتے ہیں حسد
نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو ۱۱۵۲ نمازی کے سامنے سے گذر جانا۔ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے اگر یہ صغیرہ
گناہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کرنے والے سے لڑائی کرنے کو نہ فرماتے نہ یہ فرماتے کہ چالیس سال تک اس

Marfat.com

کا ٹھہرا رہنا بھی اس کے حق میں نمازی کے سامنے سے گذر جانے سے بہتر ہے جیسے کہ مسند بزار میں ہے واللہ اعلم۔

ختم المرسلین امام النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے متفرق فتووں کی فصل

۱۱۵۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ جب تو نماز قائم رکھے زکوٰۃ دے تو تو مہاجر ہے گو حضرمہ میں ہی تیرا انتقال ہو یہ شہر یمن میں ہے مراد وطن میں مرنا ہے (مسند احمد) ۱۱۵۴ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ اپنی کوئی پسندیدہ جگہ میرے رہنے کے لئے تجویز فرما دیجئے تو آپ نے شام کے ملک کی نسبت فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے اسے پسندیدہ ہے اس کے بہترین بندے اسی کی طرف جائیں گے ۱۱۵۵ اگر یہ نہیں تو یمن میں سکونت رکھو اور اسی اپنے حوض کا پانی پیو اللہ تعالیٰ شام اور شامیوں پر میرا وکیل ہے (ابوداؤد) ۱۱۵۶ حضرت بزبن حکیم کے دادا حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کہاں کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہاں کا اور اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا (ترمذی) ۱۱۵۷ یہودیوں نے آپ سے پوچھا کہ کڑکا کیا ہے؟ فرمایا ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر داروغہ ہے وہ اپنے آتشیں کوڑوں سے انہیں جہاں خدا کا حکم ہو ہانکے جاتا ہے ۱۱۵۸ یہ جو آواز سنی جاتی ہے یہ کیا ہے؟ فرمایا اس کا بادلوں کو ڈانٹنا یہاں تک کہ جہاں کا حکم ہو وہاں پہنچ جائیں انہوں نے کہا آپ سچے ہیں ۱۱۵۹ یہ بھی بتلائیے کہ حضرت اسرائیل علیہ السلام نے اپنے نفس پر کیا چیز حرام کر لی تھی۔ فرمایا انہیں عرق النساء کا درد تھا پس کوئی چیز اسے ٹھیک پڑنے والی بجز اونٹ کے گوشت اور دودھ کے نہ پائی اس لئے انہوں نے اسے اپنے اوپر حرام کر لیا انہوں نے کہا یہ بھی آپ نے سچ فرمایا (ترمذی) ۱۱۶۰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا موجودہ بندر اور سؤر ان یہودیوں کی نسل میں سے ہیں؟ فرمایا جس قوم کی شکلیں خدا کی لعنت سے بدل جاتی ہیں وہ یونہی بلا نسل غارت ہو جاتی ہیں یہ تو خدا کی الگ جداگانہ[1] مخلوق ہے یہودیوں پر غضب خدا نازل ہوا اور انہیں ان کی شکل میں کر دیا تھا (مسند احمد) ۱۱۶۱ ارشاد ہوتا ہے کہ تم میں مغرب لوگ ہیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دریافت فرماتی ہیں وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ جن میں جنات کی شرکت ہوتی ہے (ابوداؤد) اس سے مراد شیطانوں کی مشارکت ہے انسانوں کی اولاد میں مغرب انہیں اس لئے کہا گیا کہ ان کے نسب میں اور ان کے اصول میں بہت دوری ہو جاتی ہے عربوں کا قول عنقا مغرب بھی اسی سے ماخوذ ہے ۱۱۶۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا تہمد کہاں باندھوں؟ آپ نے اپنی پنڈلی کی اونچی ہڈی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہاں۔ پھر فرمایا کہ اگر اسے نہ مانے تو یہاں اس سے ذرا نیچے اگر اس سے بھی انکار کرے تو یہاں ٹخنے سے

---

[1] اس فرمان سے معلوم ہوا کہ انسان کو بندر سے کوئی تعلق نہیں۔ آجکل کے بعض لوگ انسان کا بندر سے تعلق بتاتے ہیں یہ محض ان کی اٹکل کی وگمراہ کن باتیں ہیں اور حیوان کی باتوں پر یقین رکھے ان کا یہ یقین قرآن اور فرمان رسول اللہ کے خلاف ہے۔

Marfat.com

دیرا اور اگر اس سے بھی انکار کرے سن لے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اکڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتا (مسند احمد) مسئلہ ۱۱۶۳ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ میں اگر اپنا تہمد ہر وقت سنبھالے نہ رہوں تو وہ نیچے سرک آتا ہے۔ آپ نے فرمایا
تم ان میں سے نہیں ہو جو گھمنڈ اور غرور کے طور پر تہمد لٹکایا کرتے ہیں مسئلہ ۱۱۶۴ ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص اپنا کپڑا فخر وغرور کے ساتھ
لٹکائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے
دریافت کرتی ہیں کہ عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ایک بالشت لٹکالیں۔ عرض کیا کہ اس صورت میں ان کے قدم
کھل جائیں گے فرمایا پھر ایک ہاتھ لٹکالیا کریں اس سے زیادہ نہیں مسئلہ ۱۱۶۵ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ
میری لڑکی کے بال بیماری سے بالکل جھڑ گئے ہیں تو میں اس کے بالوں میں اور بال ملالوں؟ فرمایا ملانے والی اور ملوانے والی پر خدا
کی لعنت ہے (متفق علیہ) مسئلہ ۱۱۶۶ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاہنوں کے پاس جانے کی نسبت آپ کا کیا فرمان ہے؟ فرمایا ان
کے پاس نہ جاؤ مسئلہ ۱۱۶۷ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک شگون کی بابت حضور کا کیا فتویٰ ہے؟ جواب دیا کہ لوگ اسے اپنے دلوں میں
پاتے ہیں لیکن یہ چیز انھیں کسی کام سے روک نہ دے مسئلہ ۱۱۶۸ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خط کھینچنے کی بابت حضور کا کیا فتویٰ ہے
فرمایا نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جس کا خط ان کے خط سے موافقت کر جانے تو کر جائے مسئلہ ۱۱۶۹ یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ کاہن کیا ہیں؟ فرمایا کوئی چیز نہیں ہیں مسئلہ ۱۱۷۰ لیکن یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی تو ان میں سے کسی کی کوئی
بات سچ نکل آتی ہے؟ فرمایا یہ دراصل سچی خبر ہوتی ہے جو جنات اڑا لاتے ہیں اور کسی کے کان میں پھونک دیتے ہیں پھر وہ اسی میں
سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر پھیلاتے ہیں (متفق علیہ) مسئلہ ۱۱۷۱ یارسول اللہ قرآن شریف کی آیت لَهُمُ الْبُشْرٰى الخ میں بشارت
سے کیا مراد ہے؟ فرمایا نیک خواب جنھیں کوئی آدمی دیکھے یا اس کے لئے دکھائے جائیں (مسند احمد) مسئلہ ۱۱۷۲ ام المومنین حضرت خدیجہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ورقہ بن نوفل کی بابت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتی ہیں کہ وہ آپ کی صداقت مانتا تھا اور آپ
کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی انتقال کر گیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے اسے خواب میں سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے اگر وہ جہنمی
ہوتا تو اس پر اس کے سوا اور کوئی لباس ہوتا مسئلہ ۱۱۷۳ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ
میرا سر کاٹ دیا گیا وہ لڑھکنے لگا میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑا ہوا جا رہا ہوں آپ نے فرمایا ایسے کھیل جو تیرے ساتھ نیند میں شیطان
کھیلے ان کا بیان نہ کیا کر (مسلم) مسئلہ ۱۱۷۴ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر
آپ فرمائیں تو ہم گھوڑی پر گدھا ڈال کر خچر کی نسل لیں اور آپ کی سواری کے لئے اسے تیار کریں؟ آپ نے فرمایا یہ کام ان کا ہے جو
بے علم ہوں (مسند احمد) مسئلہ ۱۱۷۵ مال یتیم کے بارے میں جب سختی کی گئی تو یتیموں کے والیوں نے ان کا کھانا پینا اپنے کھانے پینے
سے الگ کر دیا جب اس میں تنگی اور نقصان ہونے لگا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا اسی وقت یہ آیت وَيَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الْيَتٰمٰى الخ نازل ہوئی یعنی لوگ تجھ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو جواب دے کہ ان کے لئے اصلاح ہر حال
میں بہتر ہے۔ اگر تم ان کے مال اپنے مال سے ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، اب صحابہ نے ان کا اور اپنا کھانا پینا ایک کر دیا

Marfat.com

س۱۱۷۶ جب آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ الخ اتری تو حضرت عائشہ کے سوال پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم انھیں دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو سمجھ لینا کہ انہی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ان سے بچتے رہنا (متفق علیہ) س۱۱۷۷ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں حضرت مریم کا یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ کے لفظ سے ذکر ہے تو کیا وہ حضرت موسیٰ کے بھائی حضرت ہارون کی بہن تھیں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ لوگ اپنے نبیوں اور اپنی قوم کے نیک لوگوں کے نام پر اپنے اور اپنی اولاد کے نام رکھ لیا کرتے تھے س۱۱۷۸ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم یونس کی گنتی کی بابت قرآن میں ہے کہ ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ زیادہ کی طرف بھیجا تھا تو فرمایئے وہ زیادہ کتنی تھی؟ جواب دیا کہ بیس ہزار کی س۱۱۷۹ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن کریم میں ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۱ نے ایمان والو تم اپنے تئیں سنبھالے رہو تو اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھی باتیں لوگوں کو بتاتے رہو بری باتوں سے روکتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخیلی کی اطاعت خواہش کی پیروی دنیا کی ترجیح ہر ہر شخص کا اپنے خیال میں مگن رہنا شروع ہو گیا تو صرف اپنے آپ کو ہی بچانے کی فکر میں لگ جاؤ، لوگوں کو چھوڑ دو۔ یاد رکھو تمہارے پیچھے صبر کا زمانہ آرہا ہے اس وقت دین پر صبر کر کے جم جانا ایسا کٹھن ہوگا جیسے آگ کے انگارے کو تھام لینا۔ اس وقت دین کے عامل کو تم میں سے پچاس کے برابر اجر ملے گا (ابو داؤد) س۱۱۸۰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا جب کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھا (ترمذی) س۱۱۸۱ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نبوت کا شروع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میری والدہ کا خواب کہ ان کے جسم سے نور نکلتا ہے جس سے ان کے سامنے شام کے محلات روشن ہو جاتے ہیں (مسند احمد) س۱۱۸۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ نبوت کا سب سے پہلا امر آپ نے کیا دیکھا؟ آپ جواب مرحمت فرماتے ہیں کہ جب میں بیس سال کچھ ماہ کا تھا جنگل میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف اپنے سر ہی کے پاس ہی باتوں کی آواز سنی کہ ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ کیا یہ وہی ہیں؟ اب دونوں میرے سامنے آتے ان جیسے نورانی پاک اور خوبصورت چہرے میں نے تو دیکھے نہیں ان جیسے دماغ کو مہکا دینے والی روح پرور خوشبو میں نے کبھی سونگھی اور نہ ان جیسے کپڑے کسی کے اوپر دیکھے انھوں نے میرے سامنے آتے ہی میرے بازو تھام لئے لیکن پکڑنے کی کوئی حس میں نے نہیں پائی پھر ایک نے دوسرے سے کہا انھیں لٹا دو چنانچہ دونوں نے مل کر مجھے لٹا دیا لیکن لیٹنے میں بھی مجھے کوئی حرکت یا تکلیف نہ ہوئی پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کا سینہ چاک کر دو چنانچہ ایک صاحب نے میرا سینہ چاک کیا لیکن نہ مجھے اس میں کوئی تکلیف ہوئی نہ خون نکلا نہ اور کچھ محسوس ہوا اب اس دوسرے نے کہا اس میں سے حسد و بغض برائی اور بدی نکال ڈالو پس اس نے کوئی چیز نکالی جیسے کوئی لوتھڑا ہو اسے الگ پھینک دیا پھر کہا اسے شفقت اور مہربانی سے پُر کر دو پھر چاندی جیسی شفاف کوئی چیز اس نکالی ہوئی چیز کے بدلے رکھ دی گئی پھر میرے دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہلا کر کہا جاؤ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ چنانچہ میں چلا آیا لیکن میں نے دیکھا کہ ہر چھوٹے شخص

Marfat.com

...ے دل میں محبت ورحمت ہے اور بڑے کے لئے میرے دل میں الفت ومحبت ہے (مسند احمد) نمبر ۱۱۸۳ یارسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کونسا زمانہ سب سے بہتر ہے؟ فرمایا وہ زمانہ جس میں میں ہوں پھر اس کے بعد کا دوسرا زمانہ پھر اس کے بھی بعد کا
تیسرا زمانہ (صحیح مسلم شریف) نمبر ۱۱۸۴ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ محبوب آپ کو کون ہے؟ فرمایا عائشہ (ام المومنین
رضی اللہ عنہا) نمبر ۱۱۸۵ اچھا حضور مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمبر ۱۱۸۶ ان کے
بعد؟ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمبر ۱۱۸۷ حضرت علی اور حضرت عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں
کہ آپ کی اہل میں سے سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ فرماتے ہیں حضرت فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رضی
اللہ تعالیٰ عنہا) سے نمبر ۱۱۸۸ حضور سوال کا یہ مطلب نہیں. تو فرمایا پھر سب سے زیادہ میرا محبوب میری اہل میں سے وہ ہے جس
پر انعام خدا ہے اور انعام رسول ہے یعنی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمبر ۱۱۸۹ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان کے
بعد کون؟ فرمایا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نمبر ۱۱۹۰ تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پھر تو آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر ہی میں رکھا؟ آپ نے فرمایا حضرت علی نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے (ترمذی
وحسنہ) نمبر ۱۱۹۱ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اہل بیت میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ فرمایا حسنؓ اور حسینؓ
(ترمذی) نمبر ۱۱۹۲ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اعمال میں خدائے تعالیٰ کے نزدیک محبوب تر عمل کونسا ہے؟ فرمایا اللہ کے
لئے محبت اور عداوت رکھنا (مسند احمد) نمبر ۱۱۹۳ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت تھیں جو نماز روزے میں خوب مستعد تھیں
مگر اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی تھیں فرمایا وہ جہنم میں گئی نمبر ۱۱۹۴ اچھا حضور ایک اور تھیں جو روزے نماز اور صدقے
میں اتنی زیادہ مشہور نہ تھیں لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی تھیں آپ نے فرمایا وہ جنتی ہیں (مسند احمد)
نمبر ۱۱۹۵ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں تو میں
ہدیہ کسے دوں؟ فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو (صحیح بخاری شریف) نمبر ۱۱۹۶ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو آپ نے راستوں
میں بیٹھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ وہ اس کا حق ادا کریں تو صحابہ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے کے حقوق کیا ہیں؟
آپ نے جواب دیا کہ نگاہ روکے رکھنا کسی کو ایذا نہ دینا سلام کا جواب دینا بھلی باتوں کا حکم کرنا۔ بری بات سے روکنا نمبر ۱۱۹۷ یارسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مال اور اولاد والا شخص ہوں میرے والد بھی ہیں اور وہ میرے مال کے محتاج ہیں؟ آپ نے فرمایا تم خود اور
تمہارا مال تمہارے باپ ہی کا ہے۔ سنو تمہاری اولاد تمہاری بہترین پاک کمائی ہے پس تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھا سکتے ہو (ابو
داؤد) نمبر ۱۱۹۸ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی طرف ہجرت کرنے اور اپنے ساتھ مل کر جہاد کرنے کی اجازت دیجئے؟
آپ نے فرمایا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ صحابی نے عرض کیا جی ہاں زندہ ہیں؟ فرمایا ان کے پاس چلے جاؤ اور ان کی خاطر خواہ خدمت
کرو (مسلم) نمبر ۱۱۹۹ ایک اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسی سوال پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ کیا تمہاری
والدہ حیات ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں وہ حیات ہیں آپ نے فرمایا ان کے قدم تھام لو وہیں جنت ہے (ابن ماجہ) نمبر ۱۲۰۰ ایک

Marfat.com

انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا میں اپنے ماں باپ کی کوئی خدمت اور ان سے کوئی سلوک ان کے انتقال
کے بعد بھی کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں چار کام کرو اولاً تو ان کے لئے دعا استغفار کرتے رہو. دوسرے انھوں نے جو وعدہ کیا ہو اسے پورا
کرو. تیسرے ان کے دوستوں کی عزت اور توقیر کرتے رہو چوتھے ان کی وجہ سے جو رشتے ناتے قائم ہوتے ہیں انھیں نبھاؤ اور ان سے
سے اچھا سلوک اور صلہ رحمی کرتے رہو والدین کے انتقال کے بعد ان سے سلوک اور نیکی کے یہی راستے ہیں (مسند احمد) م ١٢٠١ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ کے اپنی اولاد پر کیا کیا حق ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ وہی دونوں تیرے لئے جنت دوزخ ہیں (یعنی ان
کی خوشی میں جنت ان کی ناراضگی میں جہنم ہے) (ابن ماجہ) م ١٢٠٢ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اپنے قرابت داروں سے
سلوک کرتا رہتا ہوں رشتہ داری نبھاتا جاتا ہوں لیکن وہ نہ تو مجھ سے سلوک کرتے ہیں نہ قرابت داری کا لحاظ رکھتے ہیں. میں ان سے
احسان کرتا ہوں وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں میں ان سے درگذر کرتا ہوں لیکن وہ مجھ پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتے تو کیا مجھے اب بھی
اجازت ہے کہ میں ان سے اپنا بدلہ لوں اور جو وہ میرے ساتھ کرتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ کروں؟ آپ نے جواب دیا نہیں نہیں
ایسا کرنے سے تم سب کے برابر ہو جاؤ گے تو فضیلت لئے رہ ان سے سلوک کرتا رہ رشتے داری کو تو جوڑ جب تک تو اس نیکی پر قائم رہے گا
اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے ساتھ رہے گی (مسند احمد) م ١٢٠٣ صحیح مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ تب تک اللہ کی طرف کا مددگار تیرے
ساتھ برابر رہے گا اور تو انھیں زک دیتا اور شرمندہ کرتا رہے گا م ١٢٠٤ اے خدا کے سچے رسول رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ کہ خاوند کے ذمے عورت کے حق کیا کیا ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ جب خود کھاتے اسے بھی کھلائے
جب خود پہنتا تب اسے بھی پہناتے اس کے منہ پر نہ مارے اسے گالی گلوچ نہ دیتا رہے اگر کسی وجہ سے بول چال چھوڑنی پڑے تو اپنے
گھر میں رکھ کر ہی چھوڑے (ابو داؤد) م ١٢٠٥ یا رسول اللہ کیا میں اپنی والدہ کے پاس جانے کے لئے بھی ان سے اجازت چاہوں؟
فرمایا ہوں م ١٢٠٦ میں اور وہ ایک ہی مکان میں رہتے ہیں پھر بھی؟ فرمایا ہاں م ١٢٠٧ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی ان کا
تمام کام کاج مثل خادموں کے کرتا ہوں پھر بھی؟ فرمایا ہاں اجازت طلب کر لیا کرو کیا تم چاہتے ہو کہ کسی وقت انھیں ننگا دیکھ لو
جواب دیا کہ یہ تو میں ہرگز نہیں چاہتا فرمایا بس تو پھر اجازت طلب کر لیا کرو (موطا مالک) م ١٢٠٨ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قرآن کریم میں جو حکم ہے کہ حَتّٰی تَسْتَأْنِسُوْا الخ یہاں تک کہ تم انس حاصل کر لو اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا انسان کا کسی
مکان میں جانے کے لئے اس کی دہلیز پر پہنچ کر اپنے پہنچنے کی اطلاع کے طور پر سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
کہہ دینا یا کھنکار دینا اور گھر والوں کا اجازت دینا (ابن ماجہ) م ١٢٠٩ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھینک آئی تو انھوں نے پوچھا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس موقع پر کیا کہنا چاہیے آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو م ١٢١٠ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
یا پھر یہ سنکر ہمیں اس کے لئے کیا کہنا چاہیے، آپ نے فرمایا تم یَرْحَمُکَ اللّٰہُ م ١٢١١ تو پہلے صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا پھر انہیں کیا
کہوں؟ آپ نے فرمایا تم کہو یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ یہ حدیث مسند احمد میں موجود ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَ
علمہ اکمل واتم۔ فقط

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ الخ"

پس (اے مسلمانو) اگر تم کسی امر میں اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف پھیرو الخ

فتاویٰ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

دینی و دنیاوی مسائل پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو فتاویٰ کا قابلِ قدر مجموعہ

اسلامی پبلشنگ کمپنی، لاہور

قیمت ۔/۴۰ روپے

Marfat.com